صلوا كما رأيتموني أصلي

رسولِ کریم ﷺ کا طریقہ نماز

نماز

کیسے پڑھیں

www.KitaboSunnat.com

ابو الحسن مبشر احمد ربانی

مکتبہ قدوسیہ
مکتبہ بیت السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نماز

کیسے پڑھیں؟

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلُّوا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ

رسولِ کریم ﷺ کا طریقہ نماز

نماز

کیسے پڑھیں

تالیف

ابوالحسن مُبشّر احمد ربّانی

مکتبہ قدّوسیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت

کی

نشر واشاعت

کے لیے

کوشاں

اس کتاب کے
جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں

اہتمام طباعت

ابوبکر قدوسی

اشاعت ـــــ ۲۰۱۳ء

مکتبہ قدوسیہ

رحمان مارکیٹ ⊙ غزنی سٹریٹ ⊙ اردو بازار ⊙ لاہور پاکستان

قدوسیہ اسلامک پریس

Tel: +92-42-37351124,37230585
Cell: 0321-7351350
maktaba_quddusia@yahoo.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- عرضِ ناشر 11
- حرف اوّل 13
- نیت زبان سے یا دل سے؟ 16

وضو کا بیان

- وضو شروع کرتے وقت کی دعا 18
- وضو کا طریقہ 18
- مسح کا طریقہ 19
- کانوں کا مسح 19
- وضو سے فراغت کی دعا 20
- ناخن پالش کے ساتھ وضو 21
- پیشاب کے قطروں کا حکم 22
- غسل کا طریقہ 22
- تیمّم کا طریقہ 23

اذان کا بیان

- اذان کی فضیلت 25
- اذان کے کلمات 25
- دوہری اذان 26
- اذان کا جواب 26

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اقامت کے کلمات 27
- اذان کے بعد درود 28
- اذان کے بعد کی دعا 29
- اذان اور اقامت کے درمیان قبولیت دعا کا وقت 29

نماز کا بیان

- نماز کے اذکار اور طریقہ 30
- رفع الیدین کرنا 30
- نماز میں ہاتھ باندھنا 31
- دعائے استفتاح 33
- دعائے استفتاح کے بعد تعوذ پڑھیں 34
- سورۃ الفاتحہ کے بغیر نماز نہیں 35
- سورۃ الفاتحہ کی قراءت کے بعد باآواز بلند'' آمین کہنا 36
- یہودیوں کا'' آمین'' سے چڑنا 36
- مسنون قراءت 37
- فجر کی نماز میں 37
- ظہر اور عصر کی نماز میں 37
- مغرب کی نماز میں 38
- عشاء کی نماز میں 38
- جمعہ کے دن نماز فجر میں 38
- نماز جمعہ اور عیدین میں 38
- قراءت کا مسنون طریقہ 39
- جہری نماز میں قرآنی آیات کا جواب دینا 39
- نماز میں سورتوں کی ترتیب 40

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نماز میں امام کو لقمہ دینا ... 42
- رکوع کا طریقہ ... 42
- رکوع کی دعائیں ... 43
- رکوع کے بعد قیام کی دعائیں ... 44
- سجدے کی کیفیت ... 46
- سجدہ میں گھٹنے پہلے رکھیں یا ہاتھ ... 47
- سجدہ میں پاؤں کی حالت ... 47
- سجدے کی دعائیں ... 48
- دو سجدوں کے درمیان جلسہ اور دعا ... 49
- دوسری رکعت کے اذکار، التحیات کا طریقہ اور دعائیں ... 50
- تشہد میں انگلی کو حرکت کس وقت دیں؟ ... 52
- تشہد میں کیا پڑھیں ... 53
- آخری تشہد میں سلام سے قبل دعا ... 54
- سلام پھیرنا ... 56
- سلام کے بعد کی دعائیں ... 56
- صبح کی نماز کے بعد اذکار کی فضیلت ... 61
- فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا ... 62

نماز کے متفرق مسائل

- صف بندی ... 64
- صف بندی کس طرح ہو؟ ... 65
- جماعت میں اکیلے کھڑے ہونے کا حکم ... 66
- بچوں کو پچھلی صف میں کھڑا کرنا ... 68
- اکیلے آدمی کے ساتھ جماعت ... 69

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سترہ 70
- ''بسم اللہ'' آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنا 72
- فجر کی سنتیں 72
- فجر کی جماعت کے دوران سنتیں 72
- فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا 74
- ظہر کی سنتیں 75
- ۱۲ رکعات سنن کی فضیلت 76
- مغرب سے پہلے دو رکعات 76
- کیا مقیم دو نمازیں جمع کر سکتا ہے؟ 77
- مقیم کے لیے جمع کا طریقہ 77
- مسافر کے لیے جمع کا طریقہ 79
- مقیم امام کے پیچھے مسافر کی نماز 79
- جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو دوسری کوئی نماز نہیں 80
- ایک مسجد میں دوبارہ جماعت کا حکم 81
- نفل ادا کرنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز 82
- قنوتِ نازلہ 83
- قنوت نازلہ کی دعائیں 85
- وتر کی تعداد 86
- تین وتر ادا کرنے کے طریقے 87
- وتروں کے بعد دو رکعت پڑھنے کا ثبوت 88
- قنوت وتر 89
- دعائے قنوت، رکوع سے پہلے یا بعد؟ 90
- امام کی اقتدا 91

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام کی پیروی کا صحیح طریقہ 93
سجدہ سہو 95
عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں 96

نماز جمعہ کے مسائل

خطبہ جمعہ کے دوران سنتیں پڑھنا 105
جمعہ کے بعد کی سنتیں 107
جس کا جمعہ فوت ہو جائے 108

نماز جنازہ

نماز جنازہ کا طریقہ 110
مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا 111
نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا 112
کفن پر قرآنی آیات لکھنا 113
نماز جنازہ کی دعائیں 114
شہید کی نماز جنازہ 116
جنازہ اٹھاتے وقت بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھنا اور ذکر کرنا 118
قبروں والی مسجد میں نماز کی شرعی حیثیت 119
نماز تہجد 122
نماز تراویح 123
نماز اشراق 125
نماز استخارہ 127

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز عیدین

- نماز عید کی تکبیرات 130
- صدقۃ الفطر کا حکم 131

نماز استسقاء

- استسقاء کے لیے دعائیں 134
- نماز کسوف اور خسوف 136
- تحیۃ المسجد 137

متفرق مسائلِ نماز

- بیل بوٹے والی جائے نماز پر نماز پڑھنے کا حکم 139
- نماز میں کپڑوں اور بالوں سے کھیلنا 139
- فرض نماز گھر میں پڑھنا کیسا ہے؟ 140
- ننگے سر نماز کا مسئلہ 141
- ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا 143
- آداب المسجد 144
- نماز میں خشوع وخضوع کے مسائل 145
- نابالغ بچوں کا مسجد میں آنا 147
- دورانِ نماز جیب میں روپے رکھنے کا حکم 148
- جوتے پہن کر نماز 151
- کیا مغرب کے بعد صلوٰۃ الاوابین ہے؟ 152
- دوران سفر ادائیگی نماز 152

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

قرآن کریم میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝﴾

(الروم: ۳۱)

''اللہ رب العزت کی طرف رجوع کرنے والے ہو جاؤ اور اس کا تقویٰ اختیار کرو اور نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔''

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے صریح الفاظ میں معلوم ہو رہا ہے کہ نماز قائم کرنے والے مشرکین میں شمار ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں وہ لوگ جو نماز کے عقیدۃً تارک ہیں، نماز کی مسنون ہیئت کے منکر ہیں، جو اس کو محض ایک نظام سمجھتے ہیں اور رکوع وسجود دیگر ارکان ادا کرنے کو محض اٹھک بیٹھک خیال کرتے ہیں، وہ بدترین گمراہی کا شکار ہیں اور ان کا شمار مشرکین میں سے ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی مندرجہ بالا نص اس پر گواہی دے رہی ہے۔ اس طرح ایک حدیث میں ہے کہ بندے اور شرک کے درمیان فرق نماز ہے۔

گویا یہ حدیث قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ کی تفسیر کر رہی ہے۔ نماز کی اہمیت و افضلیت کے بارے میں کتنی ہی آیات و احادیث ہیں جن میں سے بعض زبان زدِ عام ہیں۔ مثلاً نماز دین کا ستون ہے، روزِ آخرت سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ نماز ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ جو شخص نماز کا منکر ہے، اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہیں کیا جا سکتا کیونکہ نماز کا منکر مشرک اور کافر تو ہو سکتا ہے، مسلمان نہیں۔ بھلے وہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا ہو، اس کا نام بھی مسلمانوں والا ہو، لیکن چونکہ وہ صرف بے عمل مسلمان نہیں بلکہ اعتقادی طور پر منکر ہے تو اس کے کفر و شرک میں معمولی سا شائبہ بھی نہیں ہوگا اگرچہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبوری مشرک نہ بھی ہو۔

کچھ سال قبل مکتبہ قدوسیہ کی طرف سے جیبی سائز میں فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی ﷾ کی ایک کتاب ''نماز کیسے پڑھیں'' شائع ہوئی جو اپنی جامعیت واختصار اور صحت احادیث کی وجہ سے بے حد پسند کی گئی۔ اس وقت یہ خواہش تھی کہ اس کتاب میں اضافہ کر کے کتابی سائز میں شائع کیا جاسکے تا کہ لوگ بہتر انداز سے استفادہ کر سکیں۔ چنانچہ شیخ ربانی ﷾ کی کتاب ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' (طبع: مکتبہ قدوسیہ) کی تینوں جلدوں میں موجود نماز کے بارے میں مسائل اس کتاب میں اپنی اپنی جگہ پر شامل کر دیے گئے ہیں۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ ایک عام قاری کو نماز کے تمام اہم مباحث سے آگاہی ہو جائے لیکن اس انداز میں کہ وہ خود کو دلائل اور مسائل کے بوجھ تلے محسوس نہ کرے۔ ہمارے فاضل مؤلف علماء وعوام کے حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ ان کے قلم کی ثقاہت اور تحریر کی روانی قاری کو متاثر کیے بغیر نہیں رہتی۔ اختلافی مسائل میں وہ ٹھوس دلائل سے گفتگو کرتے نظر آتے ہیں۔ جس بات کو کتاب وسنت کے منافی کہتے ہیں، بے لاگ انداز سے اس کو مسترد کرتے ہیں اور جو بات کتاب وسنت کے مطابق سمجھتے ہیں، اسے بیان کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔

راقم السطور جناب شیخ ربانی ﷾ کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے اس کتاب کی جمع و ترتیب کی اجازت دی۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس مختصر مگر جامع کتاب کو بے حد نافع بنائے۔ عامۃ الناس اس سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے کتاب وسنت کی روشنی میں نہ صرف اپنے عقائد کی اصلاح کریں بلکہ اپنی نمازوں کی بھی درستگی کریں۔ آمین

عمر فاروق قدوسی

مارچ 2013ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف اوّل

تمام اعمال صالحہ کی قبولیت کا دارو مدار عقیدہ توحید پر ہے۔ اگر عقیدہ توحید صحیح نہیں تو تمام اعمال بے کار اور رائیگاں ہیں۔ توحید اور شرک ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ مسلمان جب کلمہ شہادت پڑھتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت اور عدم شرک کا اقرار کرتا ہے اور محمد ﷺ کی عبدیت و رسالت کی بھی گواہی دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت وفرماں برداری کا مکمل اقرار کر لیتا ہے پھر اس کے بعد پہلا فریضہ جو اس پر عائد ہوتا ہے، وہ نماز ہے۔ نماز دین کا اہم ستون ہے اور ارکان خمسہ میں سے دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ عمل بھی ہے اور ایمان بھی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ﴾ (البقرہ : ۱۴۳)

''اور اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان (یعنی نماز) کو ضائع نہیں کرے گا۔''

فقہاء محدثین کرام ﷭ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت میں ایمان سے مراد نماز ہے۔ ❶

معلوم ہوا کہ نماز عمل کے ساتھ ساتھ ایمان بھی ہے۔ جو آدمی نماز ادا نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہے۔ اس کی اہمیت قرآن حکیم میں بار بار اور بہت زیادہ بیان ہوئی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (الروم : ۳۱)

''نماز قائم کرو اور مشرکوں سے نہ ہو جاؤ۔''

یعنی ایمان وتقویٰ اور اقامت صلوٰۃ سے گریز کر کے مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ بلکہ ایسے موحدین میں سے ہو جاؤ جو خالص اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اس کے سوا کسی کی عبادت

❶ شرح صحیح مسلم للنووی : ۱/ ۳۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَيْنَ الْعَبْدِ وَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَ الْإِيْمَانِ الصَّلَاةُ فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ .)) ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ .)) ❷

''بے شک آدمی اور شرک وکفر کے درمیان (فرق) نماز چھوڑنا ہے۔''

معلوم ہوا کہ نماز کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے اور اس کے ترک پر بہت وعیدیں ہیں۔ اس لیے ہمیں نماز کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ نماز کی ادائیگی تبھی صحیح ہوگی جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر ادا کیا جائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

(النور : ٥٥)

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اس آیت کریمہ میں اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ کے حکم کے بعد اطاعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ یہ امور تب ہی صحیح ادا ہوں گے جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے طریقے کے مطابق ہوں گے۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشاد گرامی ہے:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ .)) ❸

---

❶ شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالكائى : ٤/ ٨٢٢۔ اس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔الترغیب والترهیب : ١/ ٣٧٩ میں امام منذری نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الایمان : ١٣٤ .

❸ صحیح بخاری ، کتاب الأذان، باب الأذان للمسافرين اذا كانوا جماعة : ٦٣١ ، شرح السنه : ٢/ ٢٩٦ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم نماز اس طرح پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''

معلوم ہوا کہ حکم نبوی کی بھی تعمیل تبھی صحیح ہوگی جب نماز سنت کے مطابق ادا ہوگی۔ اس مختصر سی کتاب میں ہم نے نماز کی ادائیگی کا مختصر طریقہ اور اس کے اہم مسائل صحیح اور حسن احادیث سے درج کر دیے ہیں تاکہ عام مسلمان اسے پڑھ کر نماز کو ترجمے سمیت یاد بھی کرلیں اور اس کی ادائیگی بھی سنت کے مطابق بنالیں۔ اللہ تعالیٰ اس ناتمام سی کاوش کو میرے لیے، میرے اہل و عیال، والدین، بہن بھائیوں اور ناشر کے لیے ذریعہ نجات بنادے اور خالص اپنی رضا کے لیے درجہ قبولیت سے نواز دے۔ آمین یارب العالمین

میری یہ تالیف اس سے قبل پاکٹ سائز میں طبع ہوتی رہی ہے۔ اب ''مکتبہ قدوسیہ'' کے بھائی عمر فاروق قدوسی نے میری متفرق تحریریں بالخصوص ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کی تینوں جلدوں میں پھیلے ہوئے مسائل نماز ایک خاص ترتیب سے جمع کر دیے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب نہ صرف ضخامت میں پہلے سے کافی زیادہ ہوگئی ہے، بلکہ حسن ترتیب کے اعتبار سے بھی بے حد مفید ہوگئی ہے۔ امید ہے اور دعا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے امت کے لیے نفع بخش بنائیں اور لوگ سنتِ مطہرہ کی روشنی میں اپنی نمازوں کی اصلاح کرلیں۔ آمین

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

۲۲ جنوری ۲۰۱۳ء

۹ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیت زبان سے یا دل سے؟

نیت کا معنی قصد اور ارادہ ہے۔ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قصد و ارادہ دل کا فعل ہے نہ کہ زبان کا۔ اس لیے نماز کی نیت دل میں کی جائے گی نہ کہ زبان سے۔ ویسے بھی جس وقت نمازی وضو کے ارادے سے اٹھتا ہے، اس کی نیت نماز کی ہوتی ہے تو وہ اپنی جگہ سے وضو کے لیے حرکت کرتا ہے۔ اس کا حرکت کرنا ہی نماز کی نیت ہے۔

مولانا انور شاہ کاشمیری حنفی نے بھی فیض الباری ۱/ ۸ پر لکھا ہے کہ فَالنِّيَّةُ أَمْرٌ قَلْبِيٌّ ''نیت دل کا معاملہ ہے۔'' لہٰذا اگر نمازی نے دل سے نیت کرلی تو تمام ائمہ کے نزدیک اس کی نماز صحیح ہوگی۔ زبان سے نیت کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے اور نہ یہ نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ سے ثابت ہے۔ اگر کوئی شخص زبان سے نیت کرتا ہے تو وہ جان لے کہ اس نے اپنی ذات میں نیکی کا ایک ایسا کام کیا جو نبی مکرم ﷺ نے نہیں کیا اور نہ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو اس کا حکم دیا۔

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی حنفی لکھتے ہیں کہ:

''زبان سے نیت کرنا رسول اللہ ﷺ سے سند صحیح بلکہ سند ضعیف سے بھی ثابت نہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ زبان سے نیت نہیں کرتے تھے بلکہ جب اقامت کہتے تو صرف اللہ اکبر کہتے تھے (اور نماز شروع کر دیتے) زبان سے نیت بدعت ہے۔''[1]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر کوئی انسان سیدنا نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر تلاش کرتا رہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

[1] مکتوبات دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر ۱۸۶ ص ۷۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے زبان سے نیت کی ہو تو وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوگا سوائے سفید جھوٹ بولنے کے۔ اگر اس میں بھلائی ہوتی (یعنی یہ نیکی کا کام ہوتا) تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب سے پہلے کرتے اور ہمیں بتا کر جاتے۔'' ❶

---

❶ اغاثۃ اللهفان ١/ ١٥٨ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو کا بیان

وضو شروع کرتے وقت کی دعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو وضو کے وقت فرمایا: ((تَوَضَّؤُا بِسْمِ اللّٰهِ.)) ❶

''بسم اللہ کہتے ہوئے وضو شروع کرو۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں رکھا پھر فرمایا: ((بِسْمِ اللّٰهِ.)) پھر فرمایا: ''اچھی طرح وضو کرو۔'' ❷

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ وضو کی ابتدا میں ((بِسْمِ اللّٰهِ.)) پڑھنا چاہیے۔

وضو کا طریقہ:

سیدنا حمران، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام بیان کرتے ہیں کہ:

''میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انھوں نے وضو کیا، اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور انھیں دھویا، پھر تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر چہرے کو تین بار دھویا، پھر دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا، پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر دائیں پاؤں کو ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا، پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو دھویا، پھر فرمایا:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انھوں نے میری طرح وضو کیا، پھر فرمایا: جس نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں ادا کیں اور ان دو رکعتوں میں اپنے

---

❶ عبدالرزاق: ١١/ ٢٧٦، مسند احمد: ٣/ ١٦٥، سنن النسائی: ٧٨.

❷ مسند احمد: ٣/ ٢٩٢، الدارمی: ١/ ٢١، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے البداية والنهاية: ٦/ ٨٥) میں اس کی سند کو جید کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس سے باتیں نہیں کیں، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' ❶

وضو کرتے وقت ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ ❷

پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال چھوٹی انگلی سے کریں۔ ❸

داڑھی والا شخص اپنی داڑھی کا خلال کرے۔ ❹

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ایک ہی چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر ہے۔ ❺ اس میں سہولت ہے۔ اگر کوئی شخص پسند کرے تو وہ کلی اور ناک کے لیے علیحدہ علیحدہ پانی بھی لے سکتا ہے۔

مسح کا طریقہ:

سیدنا عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں میں پانی ڈالا پھر سر کے اگلے حصے سے اپنے دونوں ہاتھوں کو شروع کر کے پیچھے گدی تک لے گئے، پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہاں دوبارہ اپنے ہاتھوں کو لوٹایا۔ ❻

نوٹ:..... گردن کے مسح کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ اس لیے سنت کے مطابق اجر و ثواب حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ گردن پر مسح جیسی چھوٹی چھوٹی بدعات سے بھی اجتناب کیا جائے۔

کانوں کا مسح:

کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے

❶ مؤطا: ۱/ ۵۱، ۵۲، صحیح البخاری: ۱۵۹؟.

❷ ابو داود: ۱٤۲، ترمذی: ۳۸، ۳۹، ابن ماجه: ٤٤۷.

❸ تقدمة الجرح التعديل ص: ۳۱، ابن ماجه: ٤٤٦، ترمذی: ٤۰، ابوداود: ۱٤۸.

❹ ترمذی: ۳۱، ابن ماجه: ٤۳۰، المنتقٰی لابن الجارود: ۷۲.

❺ صحیح بخاری کتاب الوضوء، باب من مضمض واستنشق من غرفة واحدة: ۱۹۱.

❻ مؤطا للامام مالك: ۳۹، ٤۰۔ صحیح مسلم: ۱۸۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پشت پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کریں۔ ❶

کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینا ضروری نہیں کیونکہ کانوں کا تعلق سر سے ہے جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)) ❷

''کان سر میں ہی شامل ہیں۔''

اگر کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لے لیں تو یہ بھی درست ہے۔ ❸

وضو سے فراغت کی دعا:

((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.))

''میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔''

یہ دعا پڑھنے والے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے، وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔ ❹

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ.))

''اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، میں شہادت دیتا ہوں کہ

---

❶ نسائی، کتاب الطهارة، باب مسح الأذنين من الرأس: ۱۰۲۔ ابن ماجه، باب ما جاء في مسح الأذنين: ۴۳۹۔ عن ابن عباس رضی الله عنهما.

❷ سلسلة الاحاديث الصحيحه: ۳۶۰۔ نصب الراية: ۱/ ۱۹.

❸ بیهقی۔ حاکم۔ البدر المنیر۔ اسے امام حاکم امام بیہقی امام ذہبی اور امام ابن الملقن نے صحیح کہا ہے۔

❹ صحیح مسلم: ۲۳۴۔ سنن ابی داود: ۱۶۹۔ سنن النسائی: ۱۴۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔''

اس دعا کو مہر لگا کر اللہ کے عرش کی طرف اٹھا دیا جاتا ہے جہاں وہ مہر قیامت تک نہیں توڑی جائے گی۔ ❶

نوٹ: ......دوران وضو اعضائے وضو کے دھونے کی علیحدہ علیحدہ دعائیں کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ اسی طرح وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اور انگلی اٹھا کر دعا کرنا بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ بظاہر یہ معمولی سی بات ہے لیکن دین ہماری مرضی کا نام نہیں۔ اس لیے ہم ان باتوں میں بھی حتی الامکان سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

ناخن پالش کے ساتھ وضو:

قرآن حکیم میں وضو کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ﴾ (المآئدة : ٦)

''اے ایمان والو! جب تم اقامت صلوٰۃ کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو دھولو۔''

اس آیت کریمہ میں چہرے اور ہاتھوں کو دھونے کا حکم ہے۔ ان کا دھونا وضو میں فرض ہے جب ناخنوں پر نیل پالش لگی ہو تو ناخن دھوئے نہیں جاتے جس کی بنا پر وضو نہیں ہوتا۔ وضو کی حالت میں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال اسی لیے مشروع کیا گیا ہے، تاکہ پانی کی تری کا اثر ہر عضو پر صحیح طرح پہنچ جائے۔ اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

''اللہ کے نبی ﷺ ایک سفر میں ہم سے پیچھے تھے۔ آپ نے ہمیں اس حالت میں پایا کہ نماز کا وقت تھا اور ہم وضو کر رہے تھے۔ ہم اپنے پاؤں کو ہلکا سا دھو

❶ عمل اليوم والليلة : ٨١، ٨٣۔ مستدرك حاكم : ١/ ٥٦٤۔ یہی دعا کفارہ مجلس کے لیے بھی پڑھی جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے کہا:

"وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ"

خشک ایڑیوں کی آگ سے ہلاکت ہے۔" ❶

اسی طرح صحیح البخاری کتاب الوضوء باب غسل الاعقاب میں امام ابن سیرین تابعی رحمہ اللہ کے بارے میں ہے کہ وہ جب وضوء کرتے تو انگوٹھی والی جگہ کو دھوتے تھے۔ یہ صرف اسی لیے تھا کہ انگلیاں خشک نہ رہ جائیں کیونکہ وضوء میں جو اعضاء دھونے والے ہیں ان کا خشک رہ جانا صحیح نہیں۔ نیل پالش لگنے سے ناخنوں پر تہہ جم جاتی ہے اور ناخنوں تک پانی نہیں پہنچ پاتا اس لیے ضروری ہے کہ وضوء کے وقت پالش اتاری جائے تاکہ اعضائے وضو کو اچھی طرح دھو لیا جائے۔ اگر نیل پالش لگی رہی تو وضو نہیں ہوگا۔

پیشاب کے قطروں کا حکم:

اگر کسی شخص کو مسلسل پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہوں تو وہ ہر نماز کے لیے وضوء کر کے نماز پڑھ لے۔ ہر نماز کے لیے وضو کرنا اس کی طہارت ہے، لہٰذا وہ امامت بھی کروا سکتا ہے۔ اس کی نظیر شریعت اسلامیہ میں استحاضہ والی عورت کی ہے جیسا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ انہیں استحاضہ کی حالت تھی تو نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا:

"جب [ناپاکی کے] ایام کا خون ہو جو سیاہ ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے تو نماز سے رک جا اور جب دوسرا ہو تو وضو کر اور نماز ادا کر وہ تو روگ ہے۔ ❷

غسل کا طریقہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر نماز کی طرح وضو کرتے، پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے ان کے ذریعے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے، پھر اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے اور پھر

❶ صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من رفع صوته بالعلم (٦٠).

❷ ابوداؤد، کتاب الطهارة (٢٨٦) نسائی کتاب الحیض والاستحاضه: (٣٦٠).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارے جسم پر پانی بہاتے۔ ❶

اگر دوران غسل شرمگاہ کو ہاتھ لگ گیا تو وضوٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.))

''جب تم میں سے کوئی اپنے آلہ تناسل کو چھوئے تو وضو کرے۔'' ❷

تیمّم کا طریقہ:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَوٰةَ وَأَنْتُمْ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا﴾ (النساء: ٤٣)

''اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ تم جان لو جو تم کہتے ہو اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ غسل نہ کرلو، مگر راستہ عبور کرتے ہوئے اور اگر تم بیمار ہو یا تم سفر پر ہو تو تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آئے یا اس نے عورتوں سے مباشرت کی ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرو، پس مسح کرو اپنے منہ اور ہاتھوں کا، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔''

یاد رہے شراب ونشہ کی قطعی حرمت اللہ تعالیٰ نے مکمل طور پر سورۃ مائدہ آیت نمبر ۹۰ میں کردی ہے۔

---

❶ صحيح البخاري :٢٤٨ ، مؤطا للامام مالك : ١/ ٦٥ .

❷ مؤطا للامام مالك ، احمد ، ابوداود وغيرهم بحواله مشكوة : ٣١٩ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حالت سفر میں جنبی ہوگیا اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے مٹی میں لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ پھر میں نے نماز پڑھی اور واپس آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے اس طرح ہی کافی تھا۔'' پھر آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر ایک بار مارا اور ان میں پھونک ماری پھر ان کے ساتھ اپنے منہ اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔''[1]

یعنی بائیں ہتھیلی کے ساتھ دائیں ہاتھ کی پشت پر اور دائیں ہتھیلی کے ساتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کریں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ تیمّم کے لیے ایک ضرب ہی کافی ہے۔

[1] صحیح البخاری: ۳۳۸۔ صحیح مسلم: ۳۶۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان کا بیان

اذان کی فضیلت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور پہلی صف میں کیا اجر ہے تو پھر ان کے لیے قرعہ اندازی کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہے۔ پھر وہ قرعہ اندازی سے کام لیں۔'' ❶

اذان کے کلمات:

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.)) ❷

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، نماز کی طرف آجاؤ، نماز کی طرف آجاؤ۔ کامیابی کی طرف آجاؤ، کامیابی کی طرف آجاؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔''

---

❶ صحیح البخاری : ٦٥٤ ۔ صحیح مسلم : ٤٣٧ .

❷ سنن ابی داود : ٤٩٩ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوہری اذان:

اذان میں شہادت کے چاروں کلمات کو پہلے آہستہ آواز سے کہنا پھر دوبارہ بلند آواز سے کہنا ''ترجیع'' کہلاتا ہے۔ یہ اذان آپ ﷺ نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھلائی۔ ❶

ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان میں انیس (۱۹) اور اقامت میں سترہ (۱۷) کلمات تھے۔ ❷

یعنی دوہری اذان اور دوہری اقامت لیکن بعض افراد نے دوہری اقامت کو لے لیا مگر دوہری اذان کو بالکل ترک کر دیا ہے اسی طرح اکہری اقامت کو بھی ترک کر دیا ہے حالانکہ دونوں طرح صحیح احادیث سے ثابت ہے یعنی دوہری اذان کے ساتھ دوہری اقامت اور اکہری اذان کے ساتھ اکہری اقامت۔ اگر آپ نے اقامت دوہری کہنی ہے تو پھر اذان بھی دوہری دیں۔

صبح کی اذان میں ((حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ)) کے بعد مؤذن دو مرتبہ کہے:

((اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ.))

''نماز نیند سے بہتر ہے۔'' ❸

یہ نبی ﷺ کی سنت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایجاد نہیں، جیسا کہ شیعہ حضرات کا خیال ہے۔ نیز شیعہ کی اذان میں جو ((اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ ..... الخ)) والا اضافہ ہے۔ یہ تو فقہ جعفری کی رو سے بھی درست نہیں۔ ❹

اذان کا جواب:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب مؤذن ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ)) کہے تو تم بھی:

---

❶ ابو داود: ۵۰۳۔ مسلم: ۳۷۹.

❷ ابو داود: ۵۰۲،۔ مسلم: ۳۷۹.

❸ سنن ابی داود: ۵۰۰۔ ابن خزيمة: ۳۸۵۔۳۸۶.

❹ فقيه من لا يحضره الفقيه: ۱/ ۱۸۸) تفصیل کے لیے دیکھیں (آپ کے مسائل اور ان کا حل، جلد نمبر ۱، صفحات ۱۰۱ تا ۱۰۸، طبع مکتبہ قدوسیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ)) کہو!

پھر وہ: ((أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) کہے،

تو تم بھی: ((أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) کہو!

پھر وہ: ((أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) کہے،

تو تم بھی: ((أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) کہو!

پھر جب وہ کہے: ((حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ))

تو تم کہو: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

پھر وہ: ((حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ)) کہے،

تو تم: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) کہو!

پھر وہ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ)) کہے،

تو تم بھی: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ)) کہو،

پھر جب وہ: ((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))

کہے تو تم بھی:

((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) کہو، جس نے دل سے یہ کلمات کہے وہ جنت میں داخل ہوگیا۔"[1]

نوٹ:...... اذان میں حضرت محمد ﷺ کا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ حضرات صحابہ کا معمول تھا کہ وہ آپ ﷺ کا اسم مبارک سن کر درود شریف پڑھتے تھے نہ کہ انگوٹھوں سے منہ بند کر لیتے تھے۔

اقامت کے کلمات:

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.))

[1] صحیح مسلم: ۳۸۵۔ سنن ابی داود: ۵۲۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، بے شک نماز کھڑی ہوگئی، بے شک نماز کھڑی ہوگئی۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

((اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ)) کے جواب میں علیحدہ کلمات کہنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں بلکہ ان کلمات کو اسی طرح دہرانا چاہیے اسی طرح: ((قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ)) کے جواب میں: ((اَقَامَهَا اللّٰهُ وَ اَدَامَهَا)) کہنا بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

اذان کے بعد درود:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مثل کلمات کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو! جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو، وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے علاوہ کسی کے لائق نہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ جس نے اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے شفاعت حلال ہوگئی۔'' [1]

اذان سے قبل درود پڑھنا ثابت نہیں، اگرچہ درود ابراہیمی ہی کیوں نہ ہو۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر بجلی منقطع ہو تو یہ درود بھی منقطع ہو جاتا ہے۔ جبکہ حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں اذان کے بعد درود پڑھنا چاہیے۔ مزید یہ کہ نبی کریم ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہمیں درود وہی پڑھنا چاہیے جو صحیح حدیث سے ثابت ہو اور وہ درود ابراہیمی ہے۔

---

[1] صحیح مسلم: ۳۸۴۔ سنن ابی داود: ۵۲۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان کے بعد کی دعا:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ.)) ❶

''اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انھیں مقام محمود پر فائز فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔''

مندرجہ بالا دعا پڑھنے والے کے لیے قیامت کے دن نبی ﷺ کی شفاعت حلال ہو جائے گی۔ نیز اس دعا میں: ((وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ)) اور: ((وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) کا اضافہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اس لیے ہمیں اپنی حدود میں رہنا چاہیے اور ہماری حدود کا تعین کتاب وسنت میں بخوبی ہو چکا ہے۔

((أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا.)) ❷

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔''

اذان اور اقامت کے درمیان قبولیت دعا کا وقت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی، پس تم دعا کرو۔'' ❸

ان بابرکت ساعتوں سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو نماز باجماعت کے لیے مسجد میں جائیں اور نماز کے وقت سے کچھ لمحات پہلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسے خوش نصیبوں میں فرمادے۔

---

❶ صحیح البخاری: ٦١٤ـ سنن ابی داود: ٥٢٩.

❷ صحیح مسلم: ٣٨٦ـ سنن ابی داود: ٥٢٥.

❸ ابن خزیمه: ٤٢٦، ٤٢٧ـ شرح السنة: ١٣٦٥ـ نیل المقصود: ٥٢١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کا بیان

نماز کے اذکار اور طریقہ:

غسل اور وضو سے اچھی طرح مسنون طریقے سے فارغ ہو کر جو نماز پڑھنی ہو، اس کے لیے قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں اور سینے پر باندھ لیں۔

نوٹ:...... زبان سے نیت کرنے کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

رفع الیدین کرنا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَ إِذَا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَ كَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ.)) ❶

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کندھوں تک رفع الیدین کرتے، اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے اور ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہتے اور سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔"

نماز اگر تین یا چار رکعت پر مشتمل ہو تو دوسری رکعت کے بعد تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا بھی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِى الصَّلٰوةِ وَ إِذَآ أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ وَرَفَعَ

❶ بخاری: ۷۲۵۔ صحیح مسلم: ۳۹۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَأْسَهُ وَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُهُ.)) ❶

''نبی کریم ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اور دوسری رکعت سے کھڑے ہوتے تو ان تمام مقامات پر رفع الیدین کرتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔''

یہی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے غلام نافع نے بھی بیان کی ہے۔ ❷ رفع الیدین کی احادیث متواتر ہیں۔ ❸ رفع الیدین کا منسوخ ہونا ثابت نہیں ہے۔ ❹ نیز بغلوں میں بت چھپانے والا جو قصہ عوام میں مشہور ہے اس کا ذکر کسی حدیث یا تاریخ کی کتاب میں موجود نہیں، یہ عقلاً بھی محال ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی ایک پیاری سنت کے بارے میں اس طرح کا قصہ بیان کرنا اور لوگوں کو گمراہ کرنا سخت گناہ کا کام ہے۔ ان واعظین اور مولوی صاحبان کو اللہ سے ڈرنا چاہیے جو ایسا کرتے ہیں۔ روزِ آخرت وہ اللہ رب العزت کے حضور اس کا کیا جواب دیں گے؟ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے۔ ❺ آپ ﷺ کے ہاتھوں کی انگلیاں نہ زیادہ کھلی ہوتیں اور نہ خوب ملی ہوتیں۔ ❻

نماز میں ہاتھ باندھنا:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

---

❶ سنن النسائي: ١١٨١- ابن خزيمة: ١/ ٣٤٤.

❷ صحيح البخاري: ٧٣٩.

❸ ملاحظہ ہوں: قطف الازهار المتناثرة للسيوطي ص: ٩٥- نظم المتناثر من الحديث المتواتر لابي الفيض الكتاني ص: ٥٨- لقط اللآلي المتناثرة في الاحاديث المتواترة للزبيدي ص: ٢٠٧.

❹ تفصیل کے لیے دیکھیں: التحقيق الراسخ في ان احاديث رفع اليدين ليس لها ناسخ.

❺ ابو داود: ٧٥٣)، ترمذي (٢٣٩).

❻ ابن خزيمه باب نشر الاصابع عند رفع اليدين في الصلاة: ٤٥٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ.)) ❶

''لوگوں کوحکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ذراع پر باندھیں۔''

عربی زبان میں درمیانی انگلی سے لے کر کہنی تک کو ذراع کہتے ہیں۔ اگر دائیں ہاتھ کو بائیں ذراع یعنی بائیں کہنی تک پہنچایا جائے تو ہاتھ لامحالہ ناف سے اوپر یعنی سینے پر ہی آتے ہیں۔

حضرت ہلب طائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَ رَأَيْتُهُ يَضَعُ هٰذِهٖ عَلٰى صَدْرِهٖ.)) ❷

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی دائیں اور بائیں دونوں جانب سے (نماز سے) پھرتے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا اس (ہاتھ) کو اپنے سینے پر رکھتے تھے۔''

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ.)) ❸

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کے اوپر سینے پر رکھا۔''

نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارے میں اہل حدیث اور احناف کے دلائل کا مطالعہ کرنے کے لیے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب ''نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟''

---

❶ صحیح البخاري: ٧٤٠.

❷ مسند احمد: ٥/ ٢٢٦.

❸ صحیح ابن خزیمة: ١/ ٢٤٣، ٤٧٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائے استفتاح:

پھر اس کے بعد مذکورہ دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھیے!

((اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا، کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْأَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.)) [1]

''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب میں کی ہے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے ایسے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔''

((وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ، وَنُسُکِیْ، وَ مَحْیَایَ، وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، لَا شَرِیْكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ. اَللّٰھُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ. أَنْتَ رَبِّیْ وَ أَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا إِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّآ أَنْتَ، وَ اھْدِنِیْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِأَحْسَنِھَا إِلَّآ أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا، لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا إِلَّآ أَنْتَ، لَبَّیْكَ وَ سَعْدَیْكَ، وَالْخَیْرُ کُلُّهُ بِیَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ إِلَیْكَ أَنَا بِكَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَیْكَ.)) [2]

''میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی جانب سونپ دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، یکسو مسلمان ہو کر اور میں مشرکوں سے نہیں، یقیناً میری نماز،

---

[1] صحیح البخاری: ٧٤٤۔ صحیح مسلم: ٥٩٨.

[2] سنن ابی داود: ٧٦٠۔ صحیح مسلم: ٧٧١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری قربانی، میری زندگی، میری موت، اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جو سب جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔ میرے سارے گناہ بخش دے، تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔ تو اچھے اخلاق کی طرف میری راہنمائی کر، تیرے سوا اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں، مجھ سے برے اخلاق پھیر دے، تیرے سوا برے اخلاق پھیرنے والا کوئی نہیں۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، تمام نیکیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائیوں کو تیری جانب منسوب نہیں کیا جاتا، میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف التجا کرتا ہوں، تو برکت والا اور بلندیوں والا ہے، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔''

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ أَصِيلًا.)) ❶

''اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، بکثرت اور صبح شام ہم اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔''

دعائے استفتاح کے بعد تعوذ پڑھیں:

((أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَ نَفْخِهِ وَ نَفْثِهِ.))

''میں اللہ تعالیٰ کی، سننے والے اور جاننے والے کی پناہ میں آتا ہوں، شیطان مردود سے، اس کے وسوسے سے، تکبر کی ہوا اور جادو کی پھنکار سے۔''

---

❶ سنن ابی داود: ۸۰۷۔ مسند احمد: ٤/ ۸۵.

❷ سنن ابی داود: ۷۷۵۔ مصنف عبدالرزاق: ۲/ ۷۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد "بِسْمِ اللّٰهِ" سمیت سورۃ الفاتحہ پڑھیں:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○﴾ (الفاتحة : ١ ـ ٧)

"اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے، جو نہایت مہربان اور بڑا رحم کرنے والا ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں سیدھی راہ پر چلائے رکھ، ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام کیا، نہ کہ ان لوگوں کی راہ پر جن پر غضب کیا گیا اور نہ ان لوگوں کی راہ پر جو گمراہ ہوئے۔"

سورۃ الفاتحہ کے بغیر نماز نہیں:

سورۃ الفاتحہ کو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا لازمی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.)) [1]

"جس شخص نے نماز میں سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں۔"

یہ حدیث عام ہے، نمازی امام ہو یا مقتدی، منفرد ہو یا مسبوق، یہ سب کو شامل ہے، اس کے بغیر کوئی نماز نہیں، نماز خواہ فرض ہو یا سنت، جنازہ کی ہو یا عیدین وغیرہ کی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے (جزء القراءة، ص: ۱۰، رقم: ۱۹) میں اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے۔ اس مسئلے کی تفصیل کے لیے دیکھیں: ((تحقيق الكلام)) اور ((توضيح الكلام)) مقتدی کو جہری نماز میں امام کے پیچھے صرف سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے جبکہ سری نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا آیت پڑھی جا سکتی ہے۔

[1] صحيح البخاري: ٧٥٦ـ صحيح مسلم: ٣٩٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الفاتحہ کی قراءت کے بعد با آواز بلند ''آمین کہنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) [1]

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ آمین اونچی آواز سے کہنی چاہیے کیونکہ مقتدی کو امام کی آمین کا تبھی علم ہوگا جب وہ اونچی آواز سے کہے گا، چنانچہ (صحیح البخاری، باب جهر الامام بالتامين) میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے مقتدیوں نے آمین اتنی بلند آواز سے کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔ نیز دیکھیں (مصنف عبدالرزاق: ۲/ ۹۶۔ الاوسط لابن المنذر: ۳/ ۱۳۲)

اس بات کا خیال رہے کہ مقتدی امام کے آمین کہنے کے بعد آمین کہیں۔ بلند آواز کا یہ مطلب نہیں کہ گلا پھاڑ کر آمین کہی جائے۔ بلکہ اعتدال کے ساتھ خوبصورت انداز میں اونچی آواز سے آمین کہیں تاکہ مسجد گونج اٹھے۔

یہودیوں کا ''آمین'' سے چڑنا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ.)) [2]

''یہودی جس قدر تمھارے سلام اور آمین سے چڑتے ہیں اتنا کسی اور چیز سے نہیں چڑتے۔''

---

1. صحیح البخاری: ۷۸۰۔ صحیح مسلم: ۴۱۰.
2. الأدب المفرد: ۹۸۸۔ ابن ماجه: ۸۵۶۔ ابن خزیمه: ۵۷۵، ۸۷۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بیہقی (۵۶/۲) میں ((عَلٰی قَوْلِنَا خَلْفَ الْإِمَامِ اٰمِیْن)) کے الفاظ ہیں یعنی امام کے پیچھے آمین کہنے پر یہودی جتنا حسد کرتے ہیں اتنا کسی دوسری چیز پر نہیں کرتے۔

مسنون قراءت:

اس کے بعد قرآن مجید کی جو سورت یا جو آیات یاد ہوں اور آسان معلوم ہوں، ان کی تلاوت کریں۔ سورۃ فاتحہ کے بعد جتنی چاہے انسان قراءت کر سکتا ہے البتہ نبی ﷺ سے بعض مخصوص سورتوں کی قراءت مختلف نمازوں میں منقول ہے:

فجر کی نماز میں:

1. ﴿ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ ❶
2. ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ ❷
3. ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ﴾ ❸
4. ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ❹
5. دونوں رکعتوں میں ﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ﴾ ❺

ظہر اور عصر کی نماز میں:

1. ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ اور ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ ❻
2. ﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ﴾ اور ﴿وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ﴾ ❼

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلوة باب القرأة فى الصبح : ٤٥٨ .
❷ صحيح مسلم، كتاب الصلوة باب القرأة فى الصبح : ٤٥٥ .
❸ صحيح مسلم، كتاب الصلوة باب القرأة فى الصبح : ٤٥٥ .
❹ النسائى : ٢/ ١٥٨، ٢٥٣ .
❺ سنن ابى داود، كتاب الصلاة باب رجل يعيد سورة واحدة فى الركعتين : ٨١٦ .
❻ صحيح مسلم : ٤٥٠، ٤٦٠ .
❼ سنن ابى داود باب قدر القراءة فى صلاة الظهر والعصر : ٨٠٥ .

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغرب کی نماز میں:

① سورۃ الطور۔ ❶

② ﴿ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ ❷

③ سورۃ اعراف۔ ❸

عشاء کی نماز میں:

① ﴿ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ ❹

② حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں ﴿ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴾ اور ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴾ اور ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ پڑھنے کے لیے کہا۔ ❺

جمعہ کے دن نماز فجر میں:

﴿ الٓمّٓ تَنْزِيْل ﴾ اور ﴿ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ ﴾ ❻

نماز جمعہ اور عیدین میں:

1 ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ﴾ اور ﴿ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴾ ❼

2 نماز جمعہ میں سورۃ الجمعۃ اور المنافقون۔ ❽

3 عیدین میں ﴿ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ اور ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ﴾ ❾

یاد رہے کہ ان سورتوں کی قراءت نماز میں مسنون ہے، ضروری نہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

❶ صحيح البخاری، صفة الصلوة، باب الجهر فی المغرب: ٧٦٥.

❷ صحيح البخاری، باب القراءة فی المغرب: ٧٦٣.

❸ سنن النسائی: ٢/ ١٧٠.

❹ صحيح البخاری، صفة الصلوة، باب القراءة فی العشاء: ٧٦٩.

❺ صحيح البخاری، كتاب الجماعة والامامة: ٧٠٥.

❻ صحيح البخاری، كتاب الجمعة، باب مايقرأ فی صلوة الفجر يوم الجمعة: ٨٩١.

❼ صحيح مسلم، كتاب الجمعة۔ باب ما يقرأ فی صلاة الجمعة: ٨٧٨.

❽ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقراء فی صلاة الجمعة: ٨٧٨.

❾ صحيح مسلم، صلوة العيدين، باب مايقرأ فی صلوة العيدين: ٨٩١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری قرار دیا ہے اور اس کے بعد قراءت میں اختیار دیا ہے نیز سورتوں کو قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے پڑھنا بہتر تو ہے مگر ضروری نہیں۔

قراءت کا مسنون طریقہ:

قراءتِ قرآن کا مسنون اور افضل طریقہ یہی ہے کہ آدمی تلاوت کرتے وقت ہر آیت پر وقف کرے۔ نبی اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ہر آیت پر ٹھہرتے تھے۔ اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

"نبی اکرم ﷺ جب قراءت کرتے تو ہر آیت کو علیحدہ علیحدہ پڑھتے۔ آپ ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے پھر ٹھہر جاتے پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتے پھر وقف کرتے پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتے پھر وقف کرتے۔" ❶

جہری نماز میں قرآنی آیات کا جواب دینا:

سنن ابوداود میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو یہ روایت آتی ہے کہ:

"نبی کریم ﷺ جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تو کہتے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔"

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ابواسحاق سبیعی جو کہ مدلس ہے اور صیغہ عن سے روایت کرتا ہے اور یہاں تصریح بالسماع نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ثقات رواۃ نے اسے موقوفاً بیان کیا ہے۔ علاوہ ازیں ترمذی شریف میں سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سورۂ رحمٰن پڑھی اور صحابہ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ سورت میں نے جنوں پر پڑھی۔ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ تو وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے۔ جب ہر بار میں اس آیت

---

❶ مع تنقيح الرواة ٢/ ٦١، مسند احمد ٢/ ٣٠٢، ابن خزيمه ١/ ٢٤٧، بيهقى ٢/ ٤٤، دارقطنى ١/ ٣١٣، طحاوى: ١/ ١٣٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر پہنچتا تھا ﴿فَبِاَیِّ آلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ﴾ تو وہ جواب میں کہتے "لَا بِشَیْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ" اے ہمارے رب تیری نعمتوں میں سے ہم کسی چیز کو نہیں جھٹلاتے۔ پس تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔"❶

اس کے علاوہ ایک اور حسن حدیث میں آتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنی بعض نماز میں اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا کہتے۔ امام حاکم نے اس حدیث کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے تلخیص میں ان کی موافقت کی ہے۔❷

ان احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو آدمی قرأت کرے، وہی جواب دے یعنی نماز باجماعت کی صورت میں امام جواب دے یا عام حالات میں جب تلاوت قرآن ہو تو سامع بھی جواب دے سکتا ہے لیکن مقتدی کا قرآن سن کر جواب دینا مجھے کسی حدیث سے نہیں ملا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نماز میں سورتوں کی ترتیب:

امام کا موجودہ ترتیب قرآن سے ہٹ کر سورتوں کو نماز میں تقدیم و تاخیر سے پڑھنا درست ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور سلف صالحین رحمہم اللہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں "بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِيمِ وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ" کا عنوان قائم کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا یا سورتوں کی آخری آیات یا سورتوں کو تقدیم و تاخیر سے پڑھنا یا سورتوں کی پہلی آیات پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کے جواز کے لیے کچھ آثار و احادیث نقل کی ہیں۔

سیدنا ؟؟ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری مسجد قبا میں ان کی امامت کراتا تھا۔ وہ

---

❶ ترمذی ۳۲۹۱، ابن کثیر ۴/ ۲۸۹، ابن عدی ۳/ ۱۰۷۴، مستدرک ۲/ ۴۷۳۔ یہ روایت اپنے شواہد کی بنا پر حسن درجہ کی ہے مگر اس میں نماز کا ذکر نہیں ہے۔ اس میں عام حالات میں تلاوت کا ذکر ہے۔

❷ مستدرک ۱/ ۲۰۰، ۵۰۱۔ مسند احمد ۶/ ۴۸، ابن خزیمہ:۸۴۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب بھی کوئی سورت پڑھتا تو پہلے قل ھواللہ احد پڑھتا پھر اس کے بعد کوئی اور سورت اس کے ساتھ ملاتا اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتا تو اس کی قوم نے اسے کہا تم قل ھو اللہ پر اکتفا کیوں نہیں کرتے بلکہ اس کے بعد اور سورت ملاتے ہو تو صرف قل ھو اللّٰہ احد پڑھ لیا کرو یا اسے چھوڑ کر دوسری سورت پڑھا کرو تو اس نے جواب دیا کہ میں یہ کام ترک نہیں کروں گا۔ اگر تم پسند کرو گے تو تمہاری امامت کراؤں گا اور اگر تم ناپسند کرتے ہو تو امامت چھوڑ دیتا ہوں۔ لوگوں نے اس کے علاوہ کسی کی امامت کو پسند نہ کیا کیونکہ وہ ان تمام سے افضل تھا۔ جب ان لوگوں کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو انھوں نے آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی تو آپ ﷺ نے اس سے کہا تجھے اپنے ساتھیوں کی بات ماننے سے کون سی چیز روکتی ہے اور ہر رکعت میں اس سورت کے لازمی پڑھنے پر تجھے کس چیز نے ابھارا ہے؟ تو اس انصاری نے کہا، مجھے اس سورت سے محبت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا، تیری اس سورت کے ساتھ محبت تجھے جنت میں داخل کردے گی۔

مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ سورتوں کی تقدیم و تاخیر ہوسکتی ہے۔ اگر یہ درست نہ ہوتی تو اللہ کے رسول ﷺ منع کر دیتے۔ آپ ﷺ نے اسے منع نہیں کیا اور نہ ہی اسے امامت سے علیحدہ کیا۔

اسی طرح مسلم کی ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے نماز کے اندر پہلے سورۂ بقرہ پڑھی، پھر سورۂ نساء اور پھر سورۂ آل عمران۔ حالانکہ سورۂ آل عمران سورۂ نساء سے پہلے آتی ہے۔ بخاری شریف میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ انھوں نے صبح کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۂ کہف اور دوسری میں سورۂ یوسف یا سورۂ یونس پڑھی۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ترتیب قرآنی ضروری نہیں۔ اس میں تقدیم و تاخیر کا جواز ہے اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا اور نہ اس کی نماز میں کسی قسم کا نقص آتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں امام کو لقمہ دینا:

مسور بن یزید المالکی فرماتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں موجود تھا۔ آپ نماز میں قراءت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے کچھ آیات ترک کر دیں قراءت نہ کی۔ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اس اس طرح آیت ترک کی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے مجھے یاددہانی کیوں نہیں کرائی۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ادا کی۔ آپ ﷺ نے اس میں قراءت کی، آپ پر قراءت خلط ملط کر دی گئی، جب آپ ﷺ نماز سے پھرے تو ابی بن کعب سے کہا، کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟'' ❷

یعنی جب نماز میں مجھ پر قراءت خلط ملط کر دی گئی تو تمہیں لقمہ دینے سے کس چیز نے روکا تھا؟ امام خطابی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى جَوَازِ تَلْقِيْنِ الْإِمَامِ.

''اس حدیث میں امام کو لقمہ دینے کے جواز پر دلیل ہے۔

قراءت سے فارغ ہو کر ''اللہ اکبر'' کہیں اور رفع الیدین کرتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں۔ اللہ اکبر رکوع میں جھکنے کے ساتھ ہی کہیں۔

رکوع کا طریقہ:

رکوع میں پیٹھ بالکل سیدھی ہو، سر نہ زیادہ نیچے ہو اور نہ زیادہ اونچا اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر ہوں۔ ❸

صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس آدمی کو، جس

---

❶ ابوداود، کتاب الصلوٰۃ: (۹۰۷) ابن خزیمہ: (۱٦٤۸) ابن حبان: (۳۷۹).

❷ ابوداود، بیهقی: ۳/ ۲۱۲۔ شرح السنة: ۱٦٦۵.

❸ صحیح مسلم: ٤۹۸۔ صحیح البخاری، باب سنة الجلوس فی التشهد: ۸۲۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے نماز درست نہ پڑھی تھی، یہ حکم دیا کہ رکوع کی حالت میں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ کرو۔ ❶

رکوع کی حالت میں کہنیاں پہلوؤں سے دور ہوں۔ ❷

دونوں ہاتھوں کو تان کر رکھیں، ان میں خم نہیں ہونا چاہیے، انگلیوں کے درمیان بھی فاصلہ رکھیں اور گھٹنوں کو مضبوطی سے تھام لیں۔ ❸

رکوع کی دعائیں:

تین بار یہ دعا پڑھیں:

((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهِ .)) ❹

''پاک ہے میرا رب عظمت والا اور اپنی تعریف کے ساتھ۔''

((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ .)) ❺

''پاک ہے میرا رب عظمت والا۔''

اس دعا کو تکرار کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔ ایک رات آپ نے قیام اللیل میں سورۃ بقرہ، نساء اور آل عمران پڑھیں پھر آپ نے اتنا ہی وقت رکوع میں لگایا اور بار بار مذکورہ دعا پڑھتے رہے۔

((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، أَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَ لَحْمِيْ وَ عَظْمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .)) ❻

---

❶ صفة صلاة النبی ص : ۱۳۰ .

❷ جامع الترمذی : ۲٦۰ـ ابو داود : ۷۳۰ـ۷۳۱ .

❸ سنن ابی داود، کتاب الصلاة : ۷۳٤ .

❹ سنن ابی داود : ۸۷۰ـ بیهقی : ۲/ ۸٦ .

❺ صحیح مسلم : (۷۷۳) سنن النسائی : ۱٦٦۳ـ مسند احمد : ٥/ ۳۸۲ .

❻ سنن النسائی : ۱۰٥۰ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لیے اسلام لایا اور تجھ پر توکل کیا، تو میرا رب ہے، میرے کان، میری آنکھیں، میرا خون، میرا گوشت، میری ہڈیاں، میرے اعصاب اللہ کے لیے خشوع کرتے ہیں، جو سب جہانوں کا رب ہے۔''

نیز نبی مکرم ﷺ یہ دعا بھی پڑھتے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ.)) ❶

''اے اللہ! ہمارے رب! تو پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

اور یہ دعا بھی پڑھتے:

((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ.)) ❷

''بہت پاکیزگی والا، بہت مقدس ہے فرشتوں اور روح کا رب ہے۔''

رکوع کے بعد قیام کی دعائیں:

رکوع سے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہیں:

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ.))

''سن لی اللہ تعالیٰ نے اس کی بات، جس نے اس کی حمد بیان کی۔''

اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں پھر ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) یا ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہیں۔ ❸ ''اے ہمارے رب تعریف تیرے لیے ہے۔''

یا یوں کہیں:

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْأَرْضِ وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.)) ❹

---

❶ صحيح البخاري: ٧٩٤.
❷ صحيح مسلم: ٤٨٧، ١/ ٣٥٣.
❸ صفة صلاة النبي ﷺ، ص: ١٣٦.
❹ صحيح مسلم: ٤٧٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی دعا سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی، پروردگار! حمد تیرے ہی لیے ہے اتنی کہ تمام آسمان بھر جائیں، تمام زمین بھر جائے اور ان کے بعد ہر وہ چیز بھر جائے جو تو چاہے۔''

نیز یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَ كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.)) ❶

''اے اللہ! ہمارے پروردگار! تیرے لیے حمد اتنی ہے کہ آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور ان کے بعد ہر وہ چیز بھر جائے جو تو چاہے، اے ثناء اور بزرگی والے! جو کچھ بندے نے کہا وہ سب سے بڑا سچ ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! جو کچھ تو عطا کر دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت والے کو اس کی دولت تیرے ہاں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔''

سیدنا رفاعہ بن الزرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہا، ایک آدمی نے آپ کے پیچھے یہ کلمات کہے:

((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ))

''اے ہمارے پروردگار! اور تیرے ہی لیے تمام تعریف ہے، زیادہ اور پاکیزہ تعریف، جس میں برکت ڈال دی گئی۔''

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس

❶ صحيح مسلم: ٤٧٧۔ سنن ابی داود: ٨٤٧۔ سنن النسائی: ٢/ ١٩٨، ١٩٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی نے کہا: ''میں'' آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زائد فرشتے دیکھے جو ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں تھے کہ ان کلمات کو پہلے کون تحریر کرے؟'' ❶

سجدے کی کیفیت:

اس کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدے میں جائیں، اس طرح کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھیں، اس کے بعد گھٹنوں کو۔ ❷ پہلے گھٹنے رکھنے والی روایت ضعیف ہے۔ ❸

سجدے میں ناک، پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے سرے زمین پر لگنا ضروری ہیں۔ ❹

ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں۔ ❺

سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کانوں یا کندھوں کے برابر رکھیں۔ ❻

ایڑیاں بھی ملی ہوئی ہوں۔ ❼

پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رخ ہوں اور قدم کھڑے ہوں۔ ❽

دونوں ہاتھ پہلوؤں سے دور ہوں، سینہ، پیٹ، رانیں زمین سے اونچی ہوں، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں۔ ❾

سجدے کی یہ کیفیت مرد اور عورت دونوں کے لیے یکساں ہے۔ عورت کے لیے علیحدہ

---

❶ صحيح البخاری: ۷۹۹۔ سنن ابی داود: ۷۷۰۔ سنن النسائی: ۱۰٦۱.

❷ سنن ابی داود: ۸٤۰۔ سنن النسائی: ۱۰۹۰.

❸ تفصیل کے لیے دیکھیں ''آپ کے مسائل'': ۱/۱۳۵ تا ۱۳۷۔ طبع مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار لاہور۔

❹ صحيح البخاری: ۷۱۲۔ صحيح مسلم: ٤۹۰.

❺ ابن خزیمه: ۲٤۲۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۲۲۷.

❻ سنن ابن داود: ۷۲٦، ۷٤۳.

❼ مستدرك حاكم: ۱/ ۲۲۸۔ ابن خزيمة: ٦٥٤.

❽ صحيح البخاری: ۸۲۸۔ سنن ابی داود: ۷۳۲.

❾ سنن ابی داود: ۷۳۰، ۹٦۳۔ ابن الجارود: ۱۹۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ جیسا کہ اس کی تفصیل آئندہ صفحات میں آرہی ہے۔

سجدہ میں گھٹنے پہلے رکھیں یا ہاتھ:

نماز میں سجدہ کے لیے جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھنا ہی صحیح ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.)) ❶

''جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے۔''

اس حدیث کی سند جید ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ، امام زرقانی رحمہ اللہ، امام عبد الحق اشبیلی رحمہ اللہ، علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا یہ حدیث سیدنا وائل بن حجر والی حدیث سے قوی ہے۔ ملاحظہ ہو مجموع ۳/۴۲۱ تحفۃ الاحوذی ۱/۲۲۹ بلوغ المرام مع سبل السلام ۱/۳۱۶۔ اس حدیث کی شاہد سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما والی حدیث بھی ہے۔ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث ابن خزیمہ (۶۲۷) دارقطنی ۱/۳۴۴، بیہقی ۲/۱۰۰، حاکم ۱/۲۲۶ میں ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

سجدہ میں پاؤں کی حالت:

حدیث پاک میں آتا ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بستر پر تھے اور رات کو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا شروع کیا:

((فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ.))

---

❶ سنن ابوداؤد: ۸٤٠۔ نسائي ۲/ ۲۰۷، دارمي: ۱/ ۳۰۳۔ احمد: ۲/ ۳۸۱، دار قطني ۱/ ۳٤٤، بيهقي، ۲/ ۹۹۔۱۰۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے قدموں کے تلووں پر لگا۔ آپ سجدہ کی حالت میں تھے اور آپ کے قدم مبارک کھڑے تھے۔''

اسی طرح ایک دوسری روایت میں آتا ہے:

((فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا رَّآصًّا عَقِبَيْهِ مُسْتَقْبِلًا بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ.)) ❶

''میں نے آپ ﷺ کو سجدے کی حالت میں اس طرح پایا کہ آپ ﷺ اپنی ایڑیوں کو ملانے والے اور اپنی انگلیوں کے سروں کو قبلہ رخ کرنے والے تھے۔''

سجدے کی دعائیں:

رکوع کی دعاؤں میں سے آخری دو دعائیں سجدے میں پڑھنا بھی ثابت ہیں۔ اس کے علاوہ درج ذیل دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں:

((اَللّٰهُمَّ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ أُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَآ أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.)) ❷

''اے اللہ! میں تیری رضا مندی کے ساتھ تیری ناراضگی سے اور تیرے معاف کرنے کے ساتھ تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری ذات کے ساتھ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف شمار نہیں کرسکتا، تیری تعریف اسی طرح ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی۔''

یہ دعا قنوت نازلہ میں بھی پڑھی جاتی ہے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَ أَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ صَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوَرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.)) ❸

❶ صحيح ابن خزيمه ١/ ١٢٨ ، سنن كبرى بيهقي ١/ ١١٦ ، مستدرك حاكم : ١/ ١٢٨ .

❷ صحيح مسلم : ٤٨٦ .

❸ صحيح مسلم : ٧٧١ ـ دار قطني : ١/ ٢٩٧ ـ ابوعوانه : ٢/ ١٠٢ ـ طحاوي : ١/ ١٦٠ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لیے اسلام قبول کیا، تو میرا رب ہے، میرا چہرہ اس ذات کے آگے سجدہ ریز ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی شکل بنائی اور اس کی شکل کو حسن بخشا اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے۔ پس اللہ برکت والا ہے جو نہایت عمدہ تخلیق کرنے والا ہے۔“

نوٹ: ...... ((وَاَنْتَ رَبِّیْ)) کے الفاظ طحاوی میں اور ((فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ)) کے الفاظ دارقطنی اور ابو عوانہ میں ہیں۔

((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی))

”پاک ہے میرا سب سے اونچا رب۔“ ❶

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ.)) ❷

”اے اللہ! مجھے میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہری اور مخفی تمام گناہ بخش دے۔“

دو سجدوں کے درمیان جلسہ اور دعا:

پھر ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہہ کر پہلے سجدے سے سر اٹھا کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں، اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر ہو۔ اس طرح کہ انگلیاں قبلہ رخ ہوں۔

قدموں اور ایڑیوں پر بھی بیٹھا جا سکتا ہے۔ ❸

❶ صحیح مسلم : ۷۷۲۔ سنن النسائی : ۳/ ۲۲۶۔ مسند احمد : ۵/ ۳۸۲۔ ابن ماجہ : ۱/ ۳۸۷ کم از کم تین بار پڑھیں۔ (ابن ماجہ : ۸۸۸.

❷ صحیح مسلم : ۴۸۳۔ ابو داود : ۸۷۸.

❸ مسلم مع شرح نووی : ۵/ ۱۷ (۵۳۶).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ دعا پڑھیں:

((رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ)) ❶

''اے میرے رب! مجھے معاف کر دے، اے میرے رب! مجھے معاف کر دے۔''

پھر اس کے بعد ((اَللّٰهُ اَکْبَرُ)) کہہ کر دوسرا سجدہ کریں اور مذکورہ دعاؤں میں سے جو دعا چاہیں، پڑھیں۔

دوسرے سجدے کی دعاؤں سے فارغ ہو کر ''اللہ اکبر'' کہہ کر جلسہ استراحت کے لیے اسی طرح بیٹھ جائیں جیسے آپ پہلے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تھے۔ ❷

جلسہ استراحت کے بعد دوسری یا چوتھی رکعت کے لیے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھیں۔ ❸

اسی طرح دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں۔ ❹

دوسری رکعت کے اذکار، التحیات کا طریقہ اور دعائیں:

قرآن مجید میں ہے: ﴿وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾ ''جب بھی آپ قرآن مجید کی قراءت کریں تو اعوذ باللہ پڑھیں'' لہٰذا دوسری رکعت کی ابتدا میں بھی تعوذ پڑھیں پھر اس کے بعد ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ سمیت سورۂ فاتحہ مکمل پڑھیں۔ اس کے بعد جو جی چاہے سورت یا آیت پڑھیں۔ اسی طرح رکعت مکمل کر کے تشہد میں بیٹھ جائیں، دوسری رکعت پر اس طرح بیٹھ جانے کو قعدہ اولیٰ بھی کہتے ہیں۔

دوسری رکعت میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔ ❺

---

❶ سنن ابی داود: ۸۷٤. ❷ صحیح البخاری: ۸۲۳.

❸ صحیح البخاری، باب کیف یعتمد علی الارض إذا قام من الرکعة: ۸۲٤.

❹ صحیح البخاری، سنن النسائی. ❺ بخاری: ۸۲۷، ۸۲۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دائیں ہاتھ کو دائیں اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھیں۔ ❶

دائیں ہاتھ کو دائیں اور بائیں کو بائیں ران پر بھی رکھا جا سکتا ہے۔ ❷

جب تشہد کے لیے بیٹھیں تو دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی کھڑی رکھیں، انگوٹھے کو درمیانی انگلی سے ملا کر حلقہ بنائیں، انگلی کے ساتھ اشارہ کریں۔ ❸ اسے رفع سبابہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے تشہد میں انگلی اٹھائی اور اسے ہلاتے رہے۔

دوران تشہد شہادت کی انگلی کو تھوڑا سا خم کریں۔ ❹

ہاتھ کا حلقہ بنانا اور شہادت والی انگلی اٹھانا تشہد میں بیٹھنے سے لے کر سلام پھیرنے تک ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سا عمل ہے لیکن درحقیقت یہ ایک عظیم عمل ہے کیونکہ یہ سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ اس سنت پر عمل کی پاداش میں والیٔ افغانستان نے درباری مولویوں کے کہنے پر سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کو جلاوطن کر دیا اور انہیں سخت سزا دی۔ سید عبداللہ غزنوی نے تمام تکالیف خندہ پیشانی سے برداشت کر لیں مگر سنت رسول اللہ ﷺ کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ ((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ)) پر انگلی اٹھانا اور ((اِلَّا اللّٰهُ)) پر رکھ دینا، پھر حلقہ بھی چھوڑ دینا، اس عمل کی کوئی دلیل نبی پاک ﷺ سے نہیں ملتی۔ اس لیے یہ قطعاً ایک خود ساختہ فعل ہے جس کے انجام دینے سے نماز کے اجر میں کمی تو ہو سکتی ہے، اضافہ نہیں۔ کیونکہ یہ سنتِ رسول ﷺ نہیں۔

نماز اگر دو رکعت ہے تو تشہد، درود اور دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیں اور اگر نماز تین یا چار رکعت ہے تو تشہد کی حالت میں سلام پھیرے بغیر ''اللہ اکبر'' کہیں اور رفع الیدین کرتے ہوئے اٹھ جائیں پھر سورۃ فاتحہ پڑھ کر رکوع کریں اور اگر سورۃ فاتحہ کے ساتھ مزید کوئی سورت یا چند آیات پڑھ لیں تو بھی درست ہے۔ ❺ پھر حسب سابق دو رکعت مکمل کر کے بیٹھ

---

❶ مسلم: ٥٧٩. ❷ مسلم: ٥٧٩.

❸ مسلم: ٥٧٩، نسائی ٨٨٨.

❹ ابو داود: ٩٩١، ابن خزیمہ: ٧١٦، ابن حبان: ١١٩.

❺ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب القرأۃ فی الظهر والعصر: ٤٥٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں اور آخری قعدہ میں داہنا پاؤں قبلہ رخ کر کے کھڑا رکھیں اور بائیں پاؤں کو دائیں طرف نکال لیں اور بائیں جانب کی سرین کو زمین پر رکھ کر بیٹھ جائیں، اس طرح بیٹھنے کو تَوَرُّك کہتے ہیں۔ ❶

دایاں پاؤں بچھا کر رکھنا بھی جائز ہے۔ ❷

تشہد میں انگلی کو حرکت کس وقت دیں؟

تشہد میں سبابہ انگلی کو حرکت دینا نبی کریم ﷺ کی سنت ثابتہ ہے جیسا کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ لفظ ہیں:

((ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْبِهَا.)) ❸

''پھر میں نے دیکھا نبی کریم ﷺ نے اپنی انگلی کو اٹھایا پھر اس کو حرکت دیتے رہے اور دعا کرتے رہے۔''

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ السُّنَّةَ اَنْ يَّسْتَمِرَّ فِى الْاِشَارَةِ وَفِىْ تَحْرِيْكِهَآ اِلَي السَّلَامِ لِاَنَّ الدُّعَآءَ قَبْلَهُ.)) ❹

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ انگلی کا اشارہ اور حرکت سلام تک جاری رہے کیونکہ دعا سلام سے متصل ہے۔''

اس کے علاوہ صرف ایک مرتبہ انگلی اٹھا کر رکھ دینا یا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پر اٹھانا، اس کے بارے میں صحیح احادیث سے کوئی دلیل نہیں ملتی جبکہ یہ عمل مذکورہ حدیث کے منافی ہے۔

جس روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ تشہد میں انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے۔ وہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں محمد بن عجلان عامر بن عبداللہ بن زبیر سے بیان کرتا

---

❶ بخاری:۸۲۷۔ ابوداود: ۷۳۰۔ ابن حبان: ۵/ ۱۸۲، ۱۸٤.

❷ مسلم: ۵۷۹.

❸ صحیح سنن النسائی، ج۱، ص:۱۹٤.

❹ صفة صلوٰة النبی / ۱۵۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور محمد بن عجلان متکلم فیہ راوی ہے۔

تشہد میں کیا پڑھیں:

اس طرح بیٹھنے کے بعد یہ کلمات پڑھیں:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.)) ❶

”تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ سلامتی ہو تجھ پر اے نبی! (ﷺ) اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، سلامتی ہو ہم پر اور اس کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

پھر درود شریف پڑھیں:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.)) ❷

”اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد پر اس طرح رحمت نازل کر جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بے شک تو تعریف اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد پر اس طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی، بے شک تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔“

یہ درود پڑھنا بھی ثابت ہے:

---

❶ صحیح البخاری: ۸۳۱، ۸۳۵، صحیح مسلم: ۴۰۲.

❷ صحیح البخاری: ۳۳۷۰۔ صحیح مسلم: ۴۰۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.)) ❶

''اے اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی بیویوں اور اولاد پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی اور محمد ﷺ اور آپ کی بیویوں اور اولاد پر برکت نازل فرما، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی، بے شک تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔''

آخری تشہد میں سلام سے قبل دعا:

پھر مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے جو چاہیں دعا کرلیں۔ آخری تشہد سے فارغ ہونے کے بعد چار چیزوں سے پناہ طلب کرنے کا حکم ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے یعنی مندرجہ ذیل دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.)) ❷

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے۔''

نبی ﷺ اس طرح بھی دعا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

---

❶ صحيح البخاري: ٣٣٦٩، ٦٣٦٠۔ صحيح مسلم: ٤٠٧.

❷ صحيح البخاري: ١٣٧٧۔ صحيح مسلم: ٥٨٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.)) ❶

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّآ أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْٓ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.)) ❷

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا، تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں! تو مجھے بخش دے، بخشش تیرے پاس ہے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی بخشنے والا ہے، مہربان ہے۔''

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ أَخَّرْتُ وَمَآ أَسْرَرْتُ وَمَآ أَعْلَنْتُ وَمَآ أَسْرَفْتُ وَمَآ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْٓ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ.)) ❸

''اے اللہ! مجھے معاف کر دے جو میں نے پہلے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا، اور جو میں نے پوشیدہ کیا اور جو میں نے اعلانیہ کیا اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْمَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ إِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ

❶ صحيح البخاری: ۸۳۲۔ صحيح مسلم: ۵۸۹.

❷ صحيح البخاری: ۸۳۴۔صحيح مسلم: ۲۷۰۵.

❸ صحيح مسلم: ۷۷۱۔ سنن ابی داود: ۷۶۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ.)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو احسان کرنے والا ہے، اے آسمانوں اور زمین کے موجد! اے بزرگی وعزت والے! اے زندہ اور قائم رکھنے والے! میں تجھ سے جنت کا طلبگار ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

سلام پھیرنا:

اس کے بعد دائیں اور بائیں طرف ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) کے الفاظ کہتے ہوئے سلام پھیر دیں۔

دائیں طرف ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ)) اور بائیں طرف ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ)) کہنا بھی ثابت ہے۔ ❷

سلام کے بعد کی دعائیں:

نبی ﷺ سے نماز کے بعد اونچی آواز میں ((اَللّٰهُ اَکْبَرُ)) کہنا اور دیگر اذکار ثابت ہیں جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا مکمل ہونا تکبیر یعنی ((اَللّٰهُ اَکْبَرُ)) سے پہچان لیتا تھا۔ ❸ یاد رہے کہ نماز کے بعد یا دیگر مواقع پر ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کی ضربیں لگانا، مصنوعی ذکر کے طریقے اور مروجہ اجتماعی دعا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

تین مرتبہ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) کہنے کے بعد ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ)) پڑھیں۔ ❹ ''اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے

❶ مسند احمد: ۳/ ۱۵۸۔ سنن ابی داؤد: ۱٤۹۵۔ ابن ماجه: ۲/ ٤۳٦۔ سنن نسائی: ۱۲۹۹۔ کتاب التوحید لابن منده: ۲/ ٤٤.

❷ سنن ابی داود: ۹۹۷.

❸ صحیح البخاری، کتاب صفة الصلوة، باب الذکر بعد الصلوة: ۸٤۱، ۸٤۲.

❹ صحیح مسلم: ۵۹۱، سنن النسائی: ۳/ ٦۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سلامتی تجھ ہی سے ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تو برکت والا ہے۔“

نوٹ: ......اس دعا میں ((وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ أَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ)) کے الفاظ کسی حدیث سے نہیں ملتے۔ یہ خود ساختہ ہیں۔ ان سے گریز کیجیے۔

((اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ .)) ❶

”اے اللہ! اپنا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔“

((رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ .)) ❷

”اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچا، جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔“

یہ دعا رات سوتے وقت بھی تین مرتبہ پڑھنی سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

((اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِيْ عِصْمَةَ أَمْرِيْ، وَ أَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِّقْمَتِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا مَانِعَ لِمَآ أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَآ مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .)) ❸

”اے اللہ! میرے لیے میرا دین سنوار دے جس کو تو نے میرے لیے میرے کام کے بچاؤ کا سبب بنایا اور میرے لیے میری دنیا سنوار دے جس میں تو نے میری معیشت رکھی ہے۔ اے اللہ! میں تیری رضا مندی کے ذریعے تیرے غصے سے

❶ سنن ابی داود: ۱۵۲۲۔ سنن النسائی: ۳/ ۵۳.

❷ صحیح مسلم: ۷۰۹.

❸ عمل الیوم واللیلة: ۱۳۷، سنن النسائی: ۳/ ۷۳۔ ابن خزیمة: ۷۴۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پناہ پکڑتا ہوں اور تیری عافیت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ پکڑتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ جسے تو عطا کردے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو روک دے اسے دینے والا (داتا) کوئی نہیں، اور کسی دولت مند کو تجھ سے اس کی دولت مندی کام نہیں آئے گی۔''

((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ.)) ❶

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں ہے کوئی طاقت نقصان سے بچنے کی اور نہ فائدہ حاصل کرنے کی مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے، اسی کے لیے نعمت ہے، اسی کے لیے فضل اور اسی کے لیے اچھی تعریف۔ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں، ہم اپنی عبادت اسی کے لیے خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافروں کو ناپسند لگے۔''

((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.)) ❷

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جس کو تو

❶ صحیح مسلم: ٥٩٤۔ سنن ابی داود: ١٥٠٦ .

❷ صحیح البخاری: ٨٤٤، صحیح مسلم: ٥٩٣ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا کر دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو تو روک دے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت والے کو اس کی دولت تیرے ہاں نفع نہیں دے سکتی۔“

۳۳ مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) ۳۳ مرتبہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ۳۳ مرتبہ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) اور سو کی گنتی کو پورا کرنے کے لیے ((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) پڑھیے۔ یہ دعا پڑھنے والے کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیے جائیں گے۔ ❶

آخری دونوں سورتیں پڑھیں۔ ❷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○﴾

(سورہ الفلق)

”آپ کہہ دیں: ”میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، ہر اس چیز کی برائی سے جسے اس نے پیدا کیا ہے اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○﴾ (سورہ الناس)

---

❶ صحیح مسلم: ۵۹۷۔ مسند احمد: ۲/ ۳۷۱، ۴۸۳۔ یا ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کو ۳۴ مرتبہ پڑھیے۔ مسلم: ۵۹۶۔ یہ تسبیحات رات سوتے وقت بھی پڑھی جاتی ہیں۔

❷ ابوداود: ۱۵۲۱، سنن نسائی: ۱۳۳۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”آپ کہہ دیں: ”میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے مالک کی پناہ میں، لوگوں کے معبود کی پناہ میں، وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی برائی سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، خواہ وہ جن ہو یا انسان۔“

سورہ الاخلاص پڑھیں۔ ❶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○﴾ (سورہ اخلاص)

”کہہ دیجیے اللہ ایک ہے، اللہ بے پروا ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے اور نہ اس کا کوئی ہم سر ہی ہے۔“

ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھیں۔ ❷

نیز آیۃ الکرسی سوتے وقت پڑھنا بھی مسنون ہے۔

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾ (البقرہ: ۲۵۵)

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے، نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے؟ جو اس کے ہاں سفارش کرے اس کی اجازت کے بغیر۔ وہ

---

❶ الترغیب والترھیب: ۲/ ۴۵۳، مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۰۵)

❷ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۱۰۰۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة: (۹۷۲) ۲/ ۲۹۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے، اور وہ اس کے علم سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ خود چاہے، اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو وسیع ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں اور وہ بلند تر، عظمت والا ہے۔''

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَی أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.)) [1]

''اے اللہ! میں کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور گھٹیا (رذی) عمر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

صبح کی نماز کے بعد اذکار کی فضیلت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی پھر طلوع شمس تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھا رہا اور پھر اس نے سورج نکلنے کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے لیے (یہ عمل) ایک مکمل حج اور عمرہ کے برابر ہے۔'' [2]

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر لیتے تو کہتے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَ رِزْقًا طَیِّبًا.)) [3]

''اے اللہ! میں تجھ سے مفید علم، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔''

دس بار یہ کلمات کہیں:

---

[1] صحیح البخاری: ٦٣٧٠۔ سنن النسائی: ٥٤٦٢.

[2] جامع الترمذی: ٥٨٦۔ صحیح الجامع الصغیر: ٦٣٤٦.

[3] مسند احمد: ٦/ ٢٩٤، ٣٠٥، ٣٢٢۔ ابن ماجہ: ٩٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) [1]

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا:

موجودہ دور میں فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدی مل کر جو اجتماعی دعا کا اہتمام کرتے ہیں، اس کا نبی کریم ﷺ سے کوئی ثبوت بسند صحیح موجود نہیں، نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی ایسی بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ رسول کریم ﷺ دن رات میں پانچ نمازیں پڑھاتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی اقتداء میں پڑھتے تھے۔ اگر اس دعا کا کہیں وجود ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ذکر فرماتے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نماز کے باقی مسائل بیان کیے ہیں۔ اس طرح کہیں تو اس اجتماعی دعا کا ذکر ضرور کیا جاتا۔ بعض لوگ اپنی جہالت کی بنا پر اس حد تک آگے نکل گئے ہیں کہ جو لوگ اس ''بدعت'' پر عمل پیرا نہیں ہوتے، انہیں بے عمل اور بہت بڑے گناہ کے مرتکب سمجھے بیٹھے ہیں۔

کئی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بسا اوقات نماز کے بعد سلام پھیر کر جلد اٹھ جاتے تھے۔ جیسا کہ صحیح بخاری کتاب الاذان باب من صلی بالناس فذکر حاجة فتخطاهم (۸۵۱) میں ہے کہ:

((عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ إِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَآئِهٖ)) (الحدیث)

''سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز عصر ادا کی۔ آپ ﷺ نے سلام پھیرا، پھر جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک کے حجرے کی طرف لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے چلے گئے۔'' آخر حدیث تک۔

---

[1] صحیح مسلم: ۲۶۹۳۔ شرح السنة: ۵/ ۵۷۔ مسند احمد: ۵/ ۴۱۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح صحیح بخاری کتاب الصلوة باب تشبیك الاصابع فی المسجد وغیرہ (۴۸۲) میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلَاتَیِ الْعَشِیِّ فَصَلّٰی بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰی خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهٗ غَضْبَانُ)) (الحدیث)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر وعصر کی نمازوں میں سے کوئی ایک نماز پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیرا، پس مسجد میں گاڑی ہوئی ایک لکڑی کی جانب کھڑے ہو کر اس پر ٹیک لگائی گویا آپ غصے میں ہیں۔''

ان ہر دو حدیثوں میں فَسَلَّمَ فَقَامَ ہے اور اہل علم جانتے ہیں کہ ''ف'' عربی زبان میں تعقیب مع الوصل کے لیے ہوتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ آپ سلام پھیرتے ہی اٹھ گئے۔ لہٰذا اذکار مسنونہ تو نمازوں کے بعد ثابت ہیں اور کبھی کسی کام کی بنا پر سلام پھیرتے ہی اٹھ جانا بھی درست ہے لیکن کسی صحیح حدیث میں امام اور مقتدیوں کا مل کر اہتمام کے ساتھ دعا کرنا وارد نہیں ہوا۔ فرض نمازوں کے بعد جو مسنون اذکار ہیں، انہیں پڑھیں اور یاد کریں۔ کئی لوگ بلا تحقیق یہ بات کہہ دیتے ہیں کہ اہل حدیث نماز کے بعد دعا نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ ہم نماز کے بعد کچھ وقت بیٹھ کر وہ مسنون اذکار وادعیہ جو ثابت ہیں، پڑھتے ہیں۔ اصل میں جو لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ امام صاحب نے نماز کے بعد ہاتھ نہیں اٹھائے تو فوراً فتویٰ عائد کر دیتے ہیں کہ اس نے دعا نہیں کی۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا لازم نہیں بلکہ بغیر ہاتھ اٹھائے بھی دعا کرنا درست ہے۔ مثلاً مسجد میں آنے اور باہر جانے کی دعا، بیت الخلاء میں داخل اور خارج ہونے کی دعائیں وغیرہ احادیث میں موجود ہیں۔ لیکن یہاں کبھی کسی نے طعن وتشنیع نہیں کی کہ فلاں آدمی نے دعا نہیں کی اور نہ یہاں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔ حقیقت میں جب کسی چیز کا غلط رواج پڑ جاتا ہے تو پھر جب لوگ اس کے خلاف عمل دیکھتے ہیں تو وہ فوراً انکار کر دیتے ہیں۔ یہ طرزِ عمل بہتر نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کے متفرق مسائل

صف بندی:

صف درست کرنا اقامت صلوٰۃ میں سے ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ.)) ❶

''اپنی صفیں درست کرو بے شک صفوں کا درست کرنا اقامت صلوٰۃ میں سے ہے۔''

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ.)) ❷

''تم ضرور بالضرور اپنی صفوں کو درست کرلو ورنہ اللہ تمھارے چہروں کے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔''

سنن ابی داود: ۶۶۲ میں یہ الفاظ ہیں:

((اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ.))

''ورنہ اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِيْ إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَّصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ.)) ❸

---

❶ صحيح البخاري، باب إقامة الصف من تمام الصلوة: ۷۲۳۱.

❷ سنن ابی داود: ۷۷۵۔ مصنف عبدالرزاق: ۲/ ۷۵.

❸ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف: ٦٦٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"صفوں کو قائم کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور شگاف بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لیے خالی جگہ نہ چھوڑو، اور جو شخص صف کو ملائے گا، اللہ تعالیٰ بھی اسے ملائے گا اور جو شخص صف کو منقطع کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی اس کو منقطع کرے گا۔"

امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اَلْفُرَجَاتُ جَمْعُ فُرْجَةٍ وَهِيَ الْمَكَانُ الْخَالِيْ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ.)) ❶

فرجات فرجۃ کی جمع ہے اور اس کا مطلب ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان رہ جانے والی خالی جگہ۔ معلوم ہوا کہ صف بندی کرتے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان خالی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔

صف بندی کس طرح ہو؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز ادا کرتے وقت کندھے کے ساتھ کندھا اور پاؤں کے ساتھ پاؤں ملا کر کھڑے ہوتے تھے اور صف بندی میں مبالغے سے کام لیتے تھے، سیدنا انس اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی احادیث میں کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملانے کی وضاحت ہے۔ ❷

نیز انس بن مالک رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کے ختم ہونے کے ساتھ ہی جو خرابیاں رونما ہو رہی تھیں، ان میں سے صفوں کی درستی کا اہتمام نہ ہونے کا انھوں نے بطور خاص تذکرہ کیا۔ ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِعْتَدِلُوْا فِيْ صُفُوْفِكُمْ فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُ أَحَدَنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمِهِ وَلَوْ ذَهَبْتَ تَفْعَلُ

❶ الترهيب: ١/ ٣١٩.

❷ ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، باب الزاق المنكب بالمنكب والقدم بالقدم في الصف.

❸ صحيح البخاري، باب اثم من لم يتم الصفوف: ٧٢٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذَالِكَ لَتَرٰى اَحَدَهُمْ كَأَنَّهُ بَغْلٌ شُمُوْسٌ.)) ❶

''اپنی صفوں میں برابری کرو، بے شک میں تمھیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔''
انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''البتہ میں نے دیکھا ہم میں سے ہر ایک اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا پاؤں اس کے پاؤں سے چپکا دیتا تھا اور اگر تو آج کسی کے ساتھ ایسا کرے تو ان میں سے ہر کسی کو دیکھے گا کہ (وہ ایسے بھاگتا ہے) گویا وہ شریر خچر ہے۔''

معلوم ہوا کہ دور صحابہ کے ختم ہونے کے ساتھ ہی لوگ اس سنت سے کوتاہی کرنے لگے تھے اور صحیح بخاری کے حوالے سے گزر چکا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ صفوں کی عدم درستی ہی کا شکوہ کرتے تھے۔ یعنی اگر کسی کے پاؤں کے ساتھ پاؤں ملاؤ اور کندھے کے ساتھ کندھا تو وہ شریر خچر کی طرح بدکتا ہے، اللہ تعالیٰ صحیح عمل کی توفیق بخشے۔ آج بھی کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو نماز میں پاؤں نہیں ملاتے بلکہ پاؤں سیدھے رکھنے کی بجائے ٹیڑھے رکھتے ہیں حالانکہ پاؤں سیدھے رکھنا سنت ہے ٹیڑھے رکھنا نہیں۔

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَ وَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ.)) ❷

''پاؤں کو سیدھا کرنا اور ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنا سنت میں سے ہے۔''

جماعت میں اکیلے کھڑے ہونے کا حکم:

اگلی صف میں اگر جگہ ہو تو پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔ اگر کوئی آدمی اس صورت میں نماز ادا کرے تو اسے نماز دہرانی چاہیے۔ حدیث میں آتا ہے کہ:

---

❶ المصنف لابن ابی شیبة، باب ما قالوا فی إقامة الصف: ٣٥٦٤، ١/ ٣٠٨۔ مطبوعہ دار التاج بیروت۔ نیز دیکھیں: فتح الباری: ٢/ ٢١١، وعمدة القاری: ٥/ ٢٦٠.

❷ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلاة: ٧٥٤۔ البیهقی: ٢/ ٣٠، التمهید: ٢٠/ ٧٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یُصَلِّی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ)) [1]

''نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے اس کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔''

صف میں سے کسی کو پیچھے کھینچ لانے کے متعلق صحیح حدیث سے کچھ ثابت نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے طبرانی اوسط میں جو روایت پیچھے کھینچ کر لانے کے متعلق ہے، اس کی سند میں بشر بن ابراہیم راوی نہایت ضعیف ہے جیسا کہ علامہ ابن حجر نے تلخیص الحبیر :۲/ ۳۷ میں اور امام ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/ ۹۶ میں ذکر کیا ہے۔

ہمارے معاشرے میں عام طور پر جو یہ بات معروف ہو رہی ہے کہ جماعت ہو رہی ہو اور صف میں جگہ نہ ہو تو اگلی صف میں سے ایک آدمی نماز کے لیے پیچھے کھینچ کر ساتھ ملا لیں۔ اس کا ثبوت صحیح حدیث میں نہیں اور صف کا منقطع کرنا درست نہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ:

((مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَ وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَہُ اللّٰہُ)) (ابو داؤد)

''جس نے صف کو ملایا اللہ اس کو ملائے گا اور جس نے اسے منقطع کیا اللہ اسے توڑ دے گا۔''

اور اعادہ صلوۃ والی حدیث اس معنی پر ہی محمول ہے کہ اگلی صف میں جگہ نہ ملے تو پیچھے انفرادی نماز ادا کرے۔ ان شاء اللہ نماز صحیح ہوگی اور اگر اگلی صف میں جگہ موجود ہو اور پیچھے کھڑا ہو جائے تو نماز کا اعادہ کرے۔ شیخ ابن باز اور علامہ البانی رحمہما اللہ نے یہی موقف اپنایا ہے اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو فتح الباری: ۲/ ۲۱۳، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ: ۲/ ۳۲۲، امام مالک، احمد، اوزاعی، اسحاق، ابوحنیفہ اور داؤد ظاہری کا یہی مذہب ہے کہ صف سے آدمی نہ کھینچا جائے۔ المجموع: ۲/ ۲۹۹

(مجلۃ الدعوۃ، اپریل/۱۹۹۳ء)

---

[1] مسند شافعی: ۱۷٦۔ مصنف عبدالرزاق: ۲٤۸۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/ ۱۹۲۔ ابو داؤد: ٦۸۳۔ ترمذی: ۲۳۱۔ ابن ماجہ: ۱۰۰٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کو پچھلی صف میں کھڑا کرنا

تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں نماز میں صف بندی کا صحیح طریق کار یہ ہے کہ امام کے قریب بالغ اور عقلمند لوگ کھڑے ہوں پھر جوان کے قریب ہوں پھر جوان کے قریب۔ اس طرح افراد کا لحاظ کرتے ہوئے صف مکمل کی جائے۔ چونکہ عاقل مردوں کو امام کے قریب کھڑا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ امام کو بھولنے کی صورت میں لقمہ دے سکیں، نماز کی کیفیت یاد رکھ سکیں، امام کی نماز ٹوٹنے کی صورت میں قائم مقام امام بن سکیں۔ رسول اللہ ﷺ اس بات کا حکم فرماتے تھے کہ میرے قریب بالغ وعقل مند کھڑے ہوا کریں جیسا کہ سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِيَلِنِي أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ لوگ جو بالغ اور عقلمند ہیں میرے قریب رہیں، پھر جوان سے قریب ہیں، پھر جوان سے قریب ہیں۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

((اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانَ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِمِنٰى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ.)) ❷

''میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا، میں ان دنوں بلوغت کے قریب تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں دیوار کے بغیر نماز پڑھا رہے تھے میں (اگلی) صف کے کچھ حصے سے گزرا اور گدھی کو میں نے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور میں صف میں داخل ہو گیا مجھ پر کسی نے اس فعل کا انکار نہیں کیا۔''

---

❶ ابوداؤد (٦٧٤)۔ ابن ماجه (٩٧٦) مسلم: ٤/ ١٥٤ مع نووی.

❷ بخاری: ٧٦، ٤٩٣، ٨٦١، ١٨٥٧، ٤٤١٢)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری کی اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ بچہ مردوں کے ساتھ صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔

امام سبکی نے کہا، بچہ جب اکیلا ہو تو مردوں کے ساتھ کھڑا ہو جائے، اگر بچے دو یا زیادہ ہوں تو الگ صف بنا لیں۔ ❶

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب تو بالغ عقلمند افراد کو کھڑا ہونا چاہیے اور دیگر مقامات سے بچوں کو صفوں سے نکالنا نہیں چاہیے کیونکہ بچوں کو صفوں سے اگر نکال دیا جائے تو ان کی تربیت نہیں ہو سکے گی۔ اگر وہ صف میں آ کر کھڑے ہوں گے تو نماز کا طریق کار سیکھیں گے۔ اگر انہیں ڈانٹ ڈپٹ کر بھگا دیا جائے تو الٹا اثر قبول کر سکتے ہیں۔

اکیلے آدمی کے ساتھ جماعت:

اگر کوئی شخص اکیلا نماز ادا کر رہا ہو اور دوسرا شخص آ کر اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے تو جماعت کی صورت بن جاتی ہے اور احادیث صحیحہ سے اس کا ثبوت موجود ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

((بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ أُصَلِّي مَعَهُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ)) ❷

”میں نے اپنی خالہ (میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں رات بسر کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا، میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا سر پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔“

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور دوسرا شخص آ جائے تو نماز باجماعت ادا ہو سکتی ہے۔ مزید یہ کہ حالت نماز میں بوقتِ ضرورت حرکت کی جا سکتی ہے۔

---

❶ نیل الاوطار: ۳/ ۲۰۸.

❷ صحیح البخاري، کتاب الاذان، باب اذا لم ینو الامام ان یؤم ثم جاء قوم فأمهم، ۶۹۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر جو باب منعقد کیا ہے اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے یعنی جب امام نے امامت کی نیت نہ کی ہو پھر کچھ لوگ آ جائیں تو وہ ان کی امامت کرا دے۔

سترہ:

نمازی کو نماز ادا کرنے کے لیے اپنے سامنے سترہ رکھنا چاہیے اور سترے کے قریب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنی چاہیے۔ سترہ کی اونچائی ایک ہاتھ یا کم از کم تین چوتھائی ہاتھ ہو، ہاتھ سے مراد درمیانی انگلی سے لے کر کہنی تک کا حصہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا صَلّٰی أَحَدُكُمْ إِلٰی سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ.)) [1]

''جب تم میں سے کوئی آدمی سترے کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تو شیطان اس کی نماز نہیں توڑے گا۔''

نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جان لے کہ اس کا گناہ کس قدر ہے؟ تو بہتر ہے اس کے لیے کہ وہ چالیس تک ٹھہر جائے .... راوی حدیث کہتے ہیں: ''یہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے چالیس دن، مہینے یا سال کا ذکر فرمایا تھا۔'' [2]

اسی طرح فرمایا:

''نمازی کے آگے سے گزرنے والا شیطان ہے، نمازی اس کو حالت نماز میں گزرنے سے روک سکتا ہے۔'' [3]

---

[1] صحیح ابی داود، باب الدنو من السترة: ٦٩٥.

[2] صحیح البخاری، کتاب الصلوٰة، باب اثم المار بین یدی المصلی: ٥١٠.

[3] صحیح البخاری، باب یرد المصلی من مر بین یدیه: ٥٠٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سترے کے بغیر نماز پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُصَلِّ اِلَّآ اِلٰی سُتْرَۃٍ.)) ❶

''سترے کے بغیر نماز نہ پڑھو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد میں بھی سترے کا خیال رکھتے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دوستونوں کے درمیان نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے ستون کے قریب کر کے فرمایا: ((صَلِّ اِلَیْھَا.)) ''اس کی طرف نماز پڑھو۔'' اس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ستونوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی خاطر جلدی کرتے تھے۔ ❷

یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((رَاَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَدْ نَصَبَ عَصًا یُصَلِّیْ اِلَیْھَا.)) ❸

''میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو مسجد حرام میں دیکھا، وہ لاٹھی گاڑ کر اس کی طرف نماز ادا کر رہے تھے۔''

معلوم ہوا کہ سترے کی بہت اہمیت ہے، اس کا خیال مسجد اور کھلی جگہ ہر مقام پر رکھنا چاہیے تاکہ شیطان نماز قطع نہ کرے اور گزرنے والے کو بھی پریشانی نہ ہو۔ مسجد میں نماز ادا کریں تو کوشش کریں کہ دیوار کے قریب یا کسی ستون کی اوٹ میں ہو کر نماز پڑھیں یا سامنے کوئی رحل وغیرہ رکھ لیں تاکہ سترے کا صحیح اہتمام ہو سکے، صرف خط کھینچ کر اسے سترہ قرار دینے والی روایت درست نہیں، یہ روایت مسند احمد، ابن ماجہ اور سنن ابی داود وغیرہ میں مروی

❶ صحیح ابن خزیمۃ، باب النھی عن الصلوٰۃ فی غیر سترۃ: ۱۸۰.

❷ صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ الی الاسطوانۃ.

❸ معجم الاوسط لابن المنذر: ۵/ ۸۹، (۲۴۲۷)۔ طبقات ابن سعد: ۷/ ۱۱۔ المصنف لابن ابی شیبۃ: ۱/ ۲۷۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ حدیث مضطرب ہے اور اس کی سند میں ابو عمرو بن محمد بن حریث اور حریث دونوں مجہول راوی ہیں۔ اس روایت کو دارقطنی، بغوی، عراقی اور طحاوی وغیرہم نے ضعیف کہا ہے۔ ❶

''بسم اللہ'' آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنا:

''بسم اللہ'' آہستہ اور بلند آواز سے دونوں طرح پڑھنا ثابت ہے۔ ❷ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ''بسم اللہ'' بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ ❸ اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی ''بسم اللہ'' بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔ ❹

فجر کی سنتیں:

جس آدمی کی فجر کی سنتیں رہ جائیں، وہ انھیں فرض نماز کے فوراً بعد ادا کرسکتا ہے جیسا کہ قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی اور بعد میں دو رکعت سنت کھڑے ہو کر ادا کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں کیا۔'' ❺

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کی فجر کی سنتیں رہ جائیں تو وہ نماز کے بعد ادا کرسکتا ہے۔

فجر کی جماعت کے دوران سنتیں:

جب جماعت کھڑی ہو جائے گی، اس وقت سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَآ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ))

''جب جماعت کی نماز کھڑی ہو جائے تو اس وقت سوائے فرض نماز کے اور کوئی

---

❶ المجموع: ٣/ ٢٤٦) وغیرہ۔ ❷ الاعتبار للحازمی: ٨٤۔

❸ ابن ابی شیبۃ: ١/ ٤١٢۔

❹ جزء الخطیب البغدادی امام ذہبی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے: (٤١، ١٨٠) مجموعۃ ستۃ رسائل للحافظ الذہبی، عبدالرزاق: ٢/ ٩٢-٩٣۔

❺ صحیح ابن خزیمۃ: ٢/ ١٦٤۔ صحیح ابن حبان: ٤/ ٨٢)، مستدرک حاکم: ١/ ٢٧٤۔ امام ذہبی و امام حاکم رحمہما اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دار قطنی: ١/ ٣٨٣-٣٨٤)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز نہیں ہوتی۔''

اس حدیث کو مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، احمد بن حنبل اور ابن حبان نے بیان کیا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ اسے ترجمہ باب میں لائے ہیں۔ امام ابن عدی بسند حسن یہ روایت بھی لائے ہیں کہ کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ فجر کی سنت بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جب اقامت کہی جائے تو سنتِ فجر بھی نہ پڑھی جائے۔ عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ میں یوں مروی ہے کہ:

((دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فُلَانُ بِاَيِّ صَلَاتَيْنِ اِعْتَدَدْتَّ اَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلٰوتِكَ مَعَنَا))

''عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک آدمی مسجد میں اس وقت داخل ہوا جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں تھے۔ اس آدمی نے دو رکعت (سنت فجر) مسجد کے ایک کونے میں ادا کی پھر آپ ﷺ کے ساتھ جماعت میں شامل ہوگیا جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: اے فلاں ان دو نمازوں میں سے کونسی نماز کو تو نے فرض میں شمار کیا۔ جو نماز تو نے تنہا ادا کی یا ہمارے ساتھ والی؟''

اس حدیث سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ جب فجر کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت فجر کی سنت پڑھنا مکروہ وممنوع ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے سرزنش فرمائی ہے۔

جب فجر کی جماعت کھڑی ہو جائے اور کسی آدمی نے فجر کی سنتیں ابھی تک نہ پڑھی ہوں تو جماعت سے فارغ ہونے کے بعد ادا کر لے جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے: آپ ﷺ نے صبح کی فرض نماز کے بعد ایک شخص کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: صَلٰوةُ الصُّبحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، صبح کی نماز (فرض) کی دو رکعت ہیں۔ دو رکعت ہیں تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے جواب دیا: "اِنِّیْ لَمْ اَکُنْ صَلَّیْتُ الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّیْتُهُمَا الْاٰنَ" میں نے دو رکعتیں سنت جو فرض سے پہلے ہیں، نہیں پڑھی تھیں ان کو اب پڑھا ہے، فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، تو اس کا جواب سن کر آپ خاموش ہو گئے۔ ❶

فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا:

فجر کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لیٹنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ صحیح بخاری میں امام بخاری نے باب "بَابُ الضَّجْعَةِ عَلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ بَعْدَ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ" باندھا ہے۔ یعنی فجر کی دو رکعتوں کے بعد دائیں کروٹ لیٹنے کا بیان اور اس کے تحت یہ حدیث درج کی ہے:

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ))

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تو دائیں کروٹ لیٹ جاتے تھے۔" ❷

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی یَمِیْنِهٖ))

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے کوئی فجر کی دو رکعت (سنت) پڑھ لے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے۔"

رسول اللہ ﷺ کی ان قولی اور فعلی احادیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی دو رکعت پڑھ کر دائیں پہلو لیٹنا آپ ﷺ کا پسندیدہ فعل بھی تھا اور آپ ﷺ اس کا حکم بھی دیا کرتے تھے۔ ❸

---

❶ ابوداود، ترمذی، ابن ماجه، دارقطنی، ابن خزیمه، مستدرك حاكم، ابن حبان، بیهقی.

❷ بخاری: ٢/ ٤٩.

❸ ترمذی: ١/ ٨١- ابوداؤد.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب محض اپنے فقہی مسلک کی برتری کی خاطر اگر کسی کو اس طرح لیٹنا پسند نہیں اور وہ اہل حدیث کو طعنہ دیتا ہے تو وہ سوچے کہ وہ کس کی عادت کو ناپسند کر رہا ہے۔ بعض دوستوں کے خیال میں فجر کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لیٹنا نبی اکرم ﷺ کی صرف عادت تھی کوئی شرعی حکم نہ تھا۔ فرض کیا ایسے ہی ہو، اگر کوئی شخص عادت نبوی کو پسند کرتے ہوئے نماز فجر کے بعد دائیں کروٹ لیٹتا ہے تو کیا اس پر طعنہ زنی مناسب ہے؟ سوچئے، ضرور سوچئے۔

ظہر کی سنتیں:

ظہر کی فرض نماز سے پہلے رسول اکرم ﷺ چار رکعات پڑھتے اور کبھی دو رکعت پڑھ لیتے۔ دونوں طرح رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے جیسا کہ صحیح بخاری باب الرکعتان قبل الظهر میں ہے:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكْعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا)) [1]

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے دس رکعتیں یاد کی ہیں۔ دو رکعات ظہر سے پہلے اور دو رکعات ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

((اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ.)) [2]

''نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ دونوں احادیث میں کوئی تعارض نہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری میں فرماتے ہیں:

[1] بخاری: ۲/ ۵۲۔ مسلم: ۷۲۹، ۱/ ۵۰٤.

[2] بخاری: ۲/ ۵۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بہتر یہ ہے کہ ان احادیث کو دونوں حالتوں پر محمول کیا جائے۔ آپ کبھی ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور مسجد میں دو رکعتیں۔''

سیدنا ابن عمر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم نے جیسے دیکھا بلا کم و کاست ویسے ہی بیان کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں چار رکعتیں پڑھنے کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے:

((عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا)) ❶

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے تھے۔''

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز سے قبل دو رکعتیں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔ اگر چار پڑھے تب بھی درست ہے۔ یہ ایک اختیاری امر ہے۔

۱۲ رکعات سنن کی فضیلت:

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اثْنَتَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ.)) ❷

''جس نے دن رات میں بارہ رکعات ادا کیں، اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا، چار رکعات ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔''

یہی حدیث صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن: ۷۲۸ میں بھی موجود ہے۔

مغرب سے پہلے دو رکعات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مغرب سے پہلے نماز پڑھو، مغرب سے پہلے نماز پڑھو''

❶ مسلم: ۷۳۰، ۵۰۴۔ ابوداود: ۱۲۵۱.

❷ جامع الترمذی، کتاب الصلاة: ٤١٥، بحوالہ مشکوۃ المصابیح: ۱۱۵۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری بار فرمایا: ''جو چاہے پڑھ لے، اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ لوگ اسے مستقل سنت (یعنی فرض) سمجھ لیں۔'' ❶

ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھیں۔ ❷

کیا مقیم دو نمازیں جمع کرسکتا ہے؟

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

((صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ جَمِيْعًا فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ.)) ❸

''نبی ﷺ نے ظہر، عصر کے ساتھ اور مغرب نماز عشا کے ساتھ خوف اور سفر کے بغیر جمع کر کے پڑھیں۔''

صحیح مسلم کی دوسری حدیث میں ذکر ہے کہ آپ نے یہ نمازیں مدینے میں جمع کیں۔ یہ صرف بیان جواز کے لیے ہے، ورنہ آپ ﷺ کا مستقل معمول یہی تھا کہ ہر نماز کو اس کے وقت میں پڑھتے تھے۔

مقیم کے لیے جمع کا طریقہ:

بعض لوگ نماز کو بارش وغیرہ میں جمع کرتے ہیں لیکن ان کا طریقہ کار درست نہیں ہوتا وہ مغرب کے ساتھ عشاء اور ظہر کے ساتھ ہی عصر پڑھ لیتے ہیں حالانکہ مقیم آدمی کو چاہیے کہ وہ ظہر کو اس کے آخر وقت میں اور عصر کو اول وقت میں ادا کرے۔ اسی طرح مغرب کو اس کے آخر وقت میں اور عشاء کو اول وقت میں پڑھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں (کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب تاخیر الظهر

---

❶ صحیح البخاری، باب الصلوٰۃ قبل المغرب: ۱۱۸۳۔

❷ مختصر قیام اللیل للمروزی: ٦٤۔ امام مقریزی رحمہ اللہ نے اسے صحیح مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ یہ حدیث صحیح ابن حبان میں بھی ہے۔ دیکھیں موارد الظمآن: ٦١٧)

❸ صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرها: ۷۰۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الی العصر) قائم کر کے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ.)) ❶

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سات اور آٹھ رکعت جمع کر کے پڑھیں۔ یعنی ظہر و عصر، مغرب اور عشاء۔''

اس باب میں امام بخاری رحمہ اللہ نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ظہر کو عصر تک مؤخر کر لیں تا کہ نماز جمع بھی ہو جائے اور اپنے اپنے وقت میں بھی ادا ہو جائے اور امام نسائی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث مفصل ذکر کی ہے جس میں اس کی کیفیت مذکور ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

((صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَآءَ.)) ❷

''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں آٹھ اور سات رکعات اکٹھی پڑھیں۔ آپ نے ظہر موخر کی اور عصر کو جلدی ادا کیا اور مغرب مؤخر کی اور عشاء کو جلدی ادا کیا۔''

امام نسائی رحمہ اللہ نے (کتاب المواقیت) میں اس حدیث پر یہ باب قائم کیا ہے:

((اَلْوَقْتُ الَّذِیْ یَجْمَعُ فِیْهِ الْمُقِیْمُ)) ❸

''اس وقت کا بیان جس میں مقیم آدمی نماز جمع کرے گا۔''

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اگر کبھی بوقت ضرورت مقیم آدمی دو نمازیں جمع کرنا چاہے تو اسے ظہر آخری وقت میں اور عصر اول وقت میں، اسی طرح مغرب آخری

---

❶ صحیح البخاری: ٥٤٣. ❷ سنن النسائی: ٥٨٨.

❸ نیز دیکھیں: المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم: ٢/ ٢٩٦/ ١٥٩١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت میں اور عشاء اول وقت میں پڑھنی چاہیے۔

مسافر کے لیے جمع کا طریقہ:

اللہ تعالیٰ نے مسافر کو دو سہولتیں دی ہیں:

(۱)......نماز قصر کرنا۔ (۲)......دو نمازوں کو جمع کرنا۔

مسافر اگر پوری نماز پڑھ لے تو بھی درست ہے تاہم قصر افضل ہے۔ ❶ مسافر آدمی اگر زوال شمس کے بعد سفر کرے تو ظہر کے وقت نماز ظہر کے ساتھ ہی عصر بھی پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح مغرب کے وقت میں عشاء پڑھ سکتا ہے اور اگر زوال شمس سے پہلے سفر کرے تو ظہر لیٹ کرے اور عصر کو اول وقت میں پڑھے اسی طرح مغرب وعشاء کو جمع کرے۔ ❷

مقیم امام کے پیچھے مسافر کی نماز:

مسافر پر مقیم امام کے ساتھ پوری نماز پڑھنا واجب ہے خواہ وہ مقیم امام کے ساتھ شروع نماز میں داخل ہو یا درمیان میں۔

موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں:

((كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ اَنَا اِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا وَاِذَا رَجَعْنَآ اِلٰى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ تِلْكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) (مسند امام احمد: ۱/ ۲۱۶ـ حدیث: ۱۸٦۵)

"ہم مکہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے۔ میں نے پوچھا: جب ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں تو چار رکعات نماز ادا کرتے ہیں اور جب اپنی قیام گاہ کی طرف لوٹتے ہیں تو دو رکعت ادا کرتے ہیں۔ (ایسا کیوں ہے؟) عبداللہ بن

---

❶ سنن النسائی: ۱٤۵۵، دارقطنی: ۲/ ۱٦۷.

❷ سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب الجمع بین الصلاتین: ۱۲۲۰ـ ۱۲۰۸ـ بیهقی: ۳/ ۱٦۲، ۱۲۳ـ دارقطنی: ۱/ ۳۹۳ـ بلوغ المرام، باب صلوٰۃ المسافر والمریض ـ ٤٦۲ـ جامع ترمذی، ابواب الصلوٰۃ باب فی الجمع بین الصلاتین: ۵۵۳ـ سبل السلام: ۲/ ٦۲۰ـ المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم: ۲/ ۲۹٤، ۱۵۸٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔"

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

"اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں۔" (ارواء الغليل)

ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ مسافر جب اکیلا ہو تو دو رکعت پڑھتا ہے اور جب مقیم کے پیچھے نماز ادا کرے تو پوری پڑھتا ہے۔ یہ کیوں ہے؟ انہوں نے کہا: تلك السنة ، یہی سنت ہے۔ (مسند احمد)

یہ حدیث اس مسئلہ میں صریح نص ہے کہ مسافر کے لیے مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھنا ہی واجب ہے کیونکہ ایک صحابی رسول کا من السنة یا تلك هي السنة کہنا مرفوع حدیث کے حکم میں ہوتا ہے۔

جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو دوسری کوئی نماز نہیں:

کئی لوگ فرض جماعت کے قیام کے وقت بھی سنتیں پڑھتے رہتے ہیں بالخصوص فجر کی نماز کے وقت حالانکہ جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو اور کوئی نماز نہیں ہوتی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ.)) [1]

"جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔"

اسی طرح عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے، اقامت ہو چکی تھی اور وہ دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کوئی بات کی، جسے ہم نہیں سمجھ سکے۔ ہم نے کہا: "تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا؟" اس نے کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا صبح کی چار رکعت ہیں؟" یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المسافرین: ۷۱۰، شرح السنة: ۸۰۳۔ سنن النسائی: ۱٤٥٥، دار قطنی: ۲/ ۱٦۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

((كُنْتُ أُصَلِّي وَأَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ فَجَذَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا.)) ❶

''میں نماز پڑھ رہا تھا، مؤذن نے اقامت شروع کر دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھینچ لیا اور فرمایا: ''کیا تو صبح کی چار رکعت پڑھتا ہے؟''

یہ حدیث ابن حبان اور ابن خزیمہ وغیرہما میں بھی موجود ہے۔ ❷

ایک مسجد میں دوبارہ جماعت کا حکم:

ایک ہی مسجد میں دوبارہ جماعت کرانے کا جواز صحیح احادیث میں موجود ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور فقہا محدثین رحمہم اللہ کا اس پر عمل رہا ہے۔ سنن ابوداؤد میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ)) ❸

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ایسا کوئی آدمی نہیں جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے۔''

امام بخاری نے صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ:

((جَآءَ أَنَسٌ إِلَى الْمَسْجِدِ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلّٰى جَمَاعَةً))

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے جماعت فوت ہو چکی تھی تو انہوں نے اذان و اقامت کہی اور جماعت سے نماز پڑھی۔''

---

❶ مسند الطیالسی: ۲(۲۷۳۲)/۲/ ۳۵۸.

❷ ملاحظہ ہو: اعلام اهل العصر بأحكام ركعتي الفجر للمحدث الشهير ابي الطيب محمد شمس الحق عظيم آبادي ص: ۱۲٤.

❸ سنن ابوداؤد: ۱/ ۱۵۷۔ ترمذی: ۱/ ٤۲۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ بغیر عذر کے جماعت سے پیچھے رہنا اور خواہ مخواہ سستی وکاہلی کا شکار ہو کر دوسری جماعت کا رواج ڈالنا درست نہیں کیونکہ دوسری جانب جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی بہت تاکید وارد ہوئی ہے اور رسول اللہ ﷺ پسند کرتے تھے کہ مومنوں کی نماز اکٹھی ہو۔

جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی تاکید میں کئی ایک احادیث وصحیحہ صریحہ وارد ہوئی ہیں، جن سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ہمیں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ سوائے عذر شرعی کے جماعت سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے کیونکہ اگر ہم گھر سے نماز باجماعت کے ارادے سے نکلتے ہیں اور ہمارے آتے آتے نماز فوت ہو جاتی ہے تو مسجد میں آکر ادا کرنے سے جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

نفل ادا کرنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلٰى قَوْمِهِ، فَيُصَلِّيْ لَهُمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ هِيَ لَهُ نَافِلَةٌ وَّلَهُمْ فَرِيْضَةٌ.))[1]

”یقیناً معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرتے تھے۔ پھر اپنی قوم کی طرف چلے جاتے اور انھیں وہی نماز پڑھاتے۔ یہ معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے نفل ہوتی اور ان کی قوم کے لیے فرض ہوتی۔“

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بطن نخلہ (مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام) میں حالت خوف میں لوگوں کو نماز ظہر پڑھائی۔ آپ نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا، پھر دوسرا گروہ آیا، انھیں بھی دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔[2] اس

[1] دار قطنی، کتاب الصلاة، باب ذکر صلاة المفترض خلف المتنفل: ۱۰۶۳۔ مصنف عبدالرزاق: ۲/ ۸۔ البیهقی: ۳/ ۸۶.

[2] دارقطنی: ۱/ ۱۸۶۔ سنن نسائی: ۱/ ۱۷۸۔ بیهقی: ۳/ ۲۵۹۔ سنن ابی داود: ۱۲۴۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سند میں حسن بصری رحمہ اللہ ثقہ ہونے کے باوجود مدلس ہیں اور عن کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حدیث سننے کی صراحت نہیں کی۔

ہم نے یہ روایت بطور تائید نقل کی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مسافر تھے، آپ نے پہلے جو جماعت کرائی وہ آپ کے فرض تھے اور دوسرے طائفہ کو جو نماز پڑھائی، وہ آپ کے نفل تھے اور مقتدیوں کے فرض تھے۔ معلوم ہوا اگر امام نفل پڑھ رہا ہو تو مقتدی اس کے پیچھے فرض پڑھ سکتا ہے۔

قنوتِ نازلہ:

قنوت دعا کو کہتے ہیں اور نازلہ کا معنی مصیبت میں گرفتار ہونا ہے۔ زمانے کے حوادث میں پھنس جانے کے وقت نماز میں اللہ تعالیٰ سے گریہ وزاری کر کے ان حوادث سے نجات کے لیے التجا کرنا اور بہ عجز وانکساری ان واقعات سے نجات پانے کے لیے دعائیں کرنا قنوت نازلہ کہلاتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قنوت اس لیے کرتا ہوں تاکہ تم اپنے پروردگار کو پکارو اور اس سے اپنی ضروریات کے بارے میں سوال کرو۔ ❶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت، پریشانی اور رنج وغم کے پیش نظر کبھی پانچوں نمازوں میں قنوت کی اور کبھی بعض نمازوں میں۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں:

((وَاللّٰهِ لَأُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيَدْعُوْا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ .)) ❷

''اللہ کی قسم! میں تمہارے قریب وہ نماز ادا کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔ پس سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء اور فجر کی نماز میں قنوت کرتے تھے اور مومنوں کے لیے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت کرتے تھے۔''

❶ مجمع الزوائد: ۲/ ۱۳۸ . ❷ صحیح مسلم ۱/ ۲۳۸ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت کرتے تھے۔ ❶

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ شَهْرًا)) ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں ایک ماہ قنوت کیا۔

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُّتَتَابِعًا فِی الظُّهْرِ، وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اِذَا قَالَ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ عَلٰی رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَیَّةَ وَیُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ)) ❸

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر ایک مہینہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی ہر نماز میں اخیر رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد قنوت کی اور بنو سلیم کے چند قبیلوں رعل، ذکوان اور عصیہ پر بددعا کی اور مقتدی آمین کہتے تھے۔''

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کبھی ایک نماز میں، کبھی دو، تین اور کبھی اکٹھی پانچ نمازوں میں قنوت کرتے تھے۔ ہمیں بھی حالات وواقعات کے تقاضے کے مطابق ایسا کرنا چاہیے اور یہ معاملہ اس وقت تک جاری رہے جب تک دشمنوں کی مکمل سرکوبی نہیں ہوتی اور مسلمانوں کے مصائب وآلام میں کمی واقع نہیں ہوتی۔

علماء احناف میں سے جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت نازلہ کا پڑھنا درست ہے۔ موجودہ زمانے کے مشہور حنفی عالم صوفی عبدالحمید سواتی اپنی کتاب ''نماز

❶ مسلم: ۱/ ۲۳۷. ❷ صحیح ابوداود: ۱/ ۲۷۰.

❸ صحیح ابوداود: ۱/ ۲۷۰، ۲۷۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنون کلاں" کے صفحہ ۲۵۱ پر رقم طراز ہیں:

"جمہور فقہاء احناف کہتے ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا درست ہے۔ چاہے التزام کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو اور جتنی احادیث اس بارے میں وارد ہوئی ہیں، ان کا صحیح محل یہی ہے۔ مزید ص ۲۵۲ پر لکھتے ہیں "صبح کی نماز میں جب امام قنوت بالجہر پڑھ رہا ہو تو مقتدی کو اختیار ہے کہ وہ بھی قنوت پڑھے یا آمین کہے یا خاموش رہے۔" (کبیری ص ۴۳۳)

قنوت نازلہ کی دعائیں:

قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کریں:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَآءَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ.)) [1]

"اے اللہ! ہم سب مومن و مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے، ان کے دلوں میں الفت ڈال دے اور ان کی اصلاح کر دے اور اپنے اور ان کے دشمن کے خلاف ان کی مدد فرما، اے اللہ! اہل کتاب کے ان کافروں پر لعنت کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑائی کرتے ہیں، اے اللہ! ان کے کلمہ میں اختلاف ڈال دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جو تو مجرم قوم سے نہیں پھیرتا۔"

[1] مسند احمد: ۳/ ۱۳۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَلَكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ.)) ❶

’’اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ ہی سے بخشش چاہتے ہیں اور تیری ثنا بیان کرتے ہیں اور تیرے ساتھ کفر نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرتا ہے اس سے علیحدہ ہوتے اور اسے چھوڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے اور کوشش کرتے ہیں اور تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔‘‘

وتر کی تعداد:

ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَ مَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ)) ❷

’’وتر حق ہے، جو چاہے سات وتر پڑھے اور جو چاہے پانچ وتر پڑھے اور جو چاہے تین وتر پڑھے اور جو چاہے ایک وتر ادا کرے۔‘‘

❶ البیهقی: ۲/ ۲۱۰، ۲۱۱.

❷ سنن النسائی: ۱۷۱۰، ۱۷۰۹۔ سنن ابی داود: ۱٤۲۲۔ ابن ماجه: ۱۱۹۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین وتر ادا کرنے کے طریقے:

تین رکعت وتر ادا کرنے کے احادیث میں دو طریقے معروف ہیں۔ایک تو یہ ہے کہ تین وتر اس طرح ادا کیے جائیں کہ دو رکعت ادا کر کے سلام پھیرا جائے اور پھر ایک رکعت علیحدہ پڑھی جائے۔جیسا کہ صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

''ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر کوئی تم میں سے صبح ہونے سے ڈرے تو وہ ایک رکعت پڑھ لے، وہ اس کی ساری نماز کو طاق بنا دے گی۔'' ❶

اسی سند کے ساتھ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وتر کی تین رکعتیں ادا کرتے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے یہاں تک کہ کسی ضرورت سے بات بھی کرتے۔

نماز وتر کی تین رکعت ادا کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اسے ایک تشہد اور ایک سلام کے ساتھ ادا کیا جائے کیونکہ تشہد ادا کرنے سے نماز مغرب کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ تَشَبَّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ)) ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین وتر اس طرح ادا نہ کرو کہ وہ مغرب کی نماز سے مشابہ ہوں۔''

اگر دوسری رکعت میں تشہد میں بیٹھا جائے تو یہ مغرب کی نماز سے مشابہت ہوتی ہے جس کی ممانعت مذکورہ بالا حدیث میں موجود ہے۔اس طرح اس کی تائید میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے کہ:

❶ صحیح بخاری مع فتح الباری ۲/ ۵۵۷.

❷ مستدرك حاکم: ۱/ ۳۰٤۔ بیہقی: ۳/ ۳۱۔ نصب الرایه: ۲/ ۸٦۔ فتح الباری: ۲/ ۵۵۸۔ نیل الاوطار: ۳/ ٤۱۔ دار قطنی: ۱۷۱۔ شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۹۲.

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھتے اور آخری رکعت کے علاوہ کسی میں بھی تشہد نہیں بیٹھتے تھے۔'' ❶

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی مروی ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی اور اس میں پانچ وتر اس طرح ادا کرتے کہ آخری رکعت کے علاوہ کسی رکعت میں تشہد نہیں بیٹھتے تھے۔'' ❷

جب پانچ وتروں کے درمیان تشہد نہیں تو تین وتروں کے درمیان بھی نہیں ہوگا۔

وتروں کے بعد دو رکعت پڑھنے کا ثبوت:

نماز وتر کی ادائیگی کے بعد بیٹھ کر دو رکعت پڑھنا رسول کریم ﷺ سے ثابت ہے۔ اس کے متعلق کئی ایک احادیث صحیحہ موجود ہیں:

(۱)...... ابوسلمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:

((سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَآ أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَآءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ)) ❸

''میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے سوال کیا تو انہوں نے کہا آپ ﷺ تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔ آٹھ رکعتیں پڑھتے، پھر وتر ادا کرتے، پھر بیٹھ کر دو رکعت پڑھتے۔ جب رکوع ادا کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے پھر صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت پڑھتے۔'' ❹

---

❶ تلخيص الحبير: ٢/ ١٥۔ فتح الباري: ٢/ ٥٥٨۔ تلخيص مستدرك للذهبي: ١/ ٣٠٧.

❷ ترمذي: ٢/ ٣٢١۔ ابوداود: ٢/ ٨٦۔ مسلم: ١/ ٥٠٨.

❸ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها: ١٢٦/ ٧٣٨.

❹ ابن ماجه: ١١٩٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) [1]

''بلاشبہ نبی کریم ﷺ نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو ہلکی سی رکعتیں ادا فرماتے تھے۔''

قنوت وتر:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ أَعْطَيْتَ، وَ قِنِيْ شَرَّمَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، وَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ.)) [2]

''اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی، ان میں مجھے بھی ہدایت دے اور جن کو تو نے معافی دی ہے مجھے بھی ان میں معافی دے اور جن کی تو نے ذمہ داری لی ہے، ان میں میرا بھی ذمہ دار بن جا اور جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت ڈال دے اور جو تو نے فیصلہ کر رکھا ہے اس کی تکلیف سے مجھے بچا، بے شک تو فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا، جس سے تو دوستی لگالے وہ ذلیل نہیں ہوتا اور جس کو تو دشمن بنالے وہ عزت نہیں پاتا، اے ہمارے رب! تو برکت والا بلند و بالا ہے۔''

(بیہقی: ۲/ ۲۰۹۔ میں ((لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ.)) کے بعد ((وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ.)) کے الفاظ ہیں۔

نیز بیہقی میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں مندرجہ ذیل دعا قنوت نازلہ میں پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ

[1] ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: ١١٩٥.

[2] سنن ابى داود: ١٤٢٥، ١٤٢٦۔ سنن النسائى: ٣/ ٢٤٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُقُوْبَتِكَ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْكَ، لَآ أُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَآ أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.)) ❶

''اے اللہ! میں تیری رضا مندی کے ساتھ تیری ناراضی سے اور تیرے معاف کرنے کے ساتھ تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری ذات کے ساتھ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کو شمار نہیں کر سکتا، تیری تعریف اسی طرح ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی۔''

دعائے قنوت، رکوع سے پہلے یا بعد؟

رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے وتر میں دعائے قنوت رکوع سے پہلے ثابت ہے اور اکثر روایات رکوع سے قبل ہی قنوت وتر پر دلالت کرتی ہیں۔

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ)) ❷

''رسول اللہ ﷺ (تین) وتر ادا کرتے تو دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔''

(۲)...... سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ اِذَا فَرَغْتُ مِنْ قِرَاءَتِيْ فِي الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ......)) ❸

''یعنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات وتر میں قراءت سے فارغ ہونے کے بعد پڑھنے کے لیے سکھائے۔''

یہ روایت اپنے مفہوم کے لحاظ سے بالکل واضح ہے کہ وتر میں دعائے قنوت قراءت

---

❶ سنن ابی داود: ۱٤۲۷۔ ابن ماجہ: ۱۱۷۹۔ ارواء الغلیل: ۲/ ۱۷۵۔

❷ سنن ابن ماجہ: ۱۱۸۲/ ۱/ ۳۷٤۔ نسائی: ۳/ ۲۳۵۔ دارقطنی: ۲/ ۳۱۔

❸ کتاب التوحید لابن مندہ: ۲/ ۹۱۔ ارواء الغلیل: ۲/ ۱٦۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے کرنی چاہیے۔

(۳)...... علقمہ سے روایت ہے:

((اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَاَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا یَقْنُتُوْنَ فِی الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ))

''کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتر میں رکوع سے قبل قنوت پڑھا کرتے تھے۔''

علامہ ابن ترکمانی نے الجوہر النقی میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل میں اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے لہٰذا صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل سے بھی وتر میں قنوت رکوع سے قبل ہی ثابت ہوئی۔ امام ابن ابی شیبہ آثار صحابہ کے بعد فرماتے ہیں ھٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا ہمارا قول یہی ہے۔ ❶

جب وتر سے سلام پھیریں تو تین مرتبہ کہیں: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ.)) ''پاک ہے بادشاہ بہت پاکیزگی والا۔'' ❷ نیز تیسری مرتبہ بلند آواز سے پڑھیں۔ ❸

امام کی اقتدا:

نماز میں مقتدی کو امام کی پیروی کا حکم ہے جس کی تاکید بہت سی احادیث میں موجود ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَہُ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُکُمْ وَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ.)) ❹

❶ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/ ۳۰۶. ❷ سنن النسائی: ۳/ ۲۴۴۔ سنن ابی داود: ۱۴۳۰.

❸ دار قطنی: ۲/ ۳۰.

❹ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تحریم سبق الامام برکوع أو سجود أو نحوھا: ۴۲۶۔ بحوالہ مشکوۃ، باب ما علی الماموم: ۱۱۳۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہو کر اپنا چہرہ ہماری طرف کر کے فرمایا: ’’اے لوگو! بلاشبہ میں تمھارا امام ہوں، تم مجھ سے رکوع میں پہل نہ کرو، نہ سجدہ میں، نہ قیام میں اور نہ سلام پھیرنے میں۔ بے شک میں تمھیں اپنے سامنے سے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔‘‘

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَلَا تُكَبِّرُوْا حَتّٰى يُكَبِّرَ وَ إِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَلَا تَرْكَعُوْا حَتّٰى يَرْكَعَ وَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْٓا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَ إِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَسْجُدُوْا حَتّٰى يَسْجُدَ، وَ إِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَ إِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعُوْنَ.)) ❶

’’امام اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور تم تکبیر نہ کہو یہاں تک کہ وہ تکبیر کہے اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور تم رکوع نہ کرو یہاں تک کہ وہ رکوع کرے اور جب وہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور تم سجدہ نہ کرو یہاں تک کہ وہ سجدہ کرے اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔‘‘

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ.)) ❷

❶ سنن ابی داود، کتاب الصلوٰة: ٦٠٣۔ مسند احمد: ١/ ٣٤١۔ البیهقی: ٣/ ١٩٣.

❷ صحیح البخاری: ٨١١۔ صحیح مسلم: ٣٧٤۔ بحواله مشکوة: ١١٣٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے جب آپ ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پشت نہیں جھکاتا تھا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ اپنی پیشانی زمین پر رکھ لیتے۔''

کیا اب بھی کوئی ایسی مسجد ملتی ہے جس میں تمام لوگ اتنے حوصلے والے ہوں کہ ایک شخص بھی امام کے زمین پر پیشانی رکھنے تک اپنی پیٹھ کو نہ جھکائے کم از کم مجھے تو نہیں ملی۔

مذکورہ بالا احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی کو نہ امام سے پہل کرنی چاہیے اور نہ امام کے ساتھ ساتھ چلنا چاہیے بلکہ جب امام تکبیر کہہ چکے تو مقتدی اس کے بعد تکبیر کہے، اسی طرح جب امام رکوع میں جھک جائے تو پھر مقتدی رکوع میں جائے، امام جب ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہہ دے تو مقتدی ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہے، جب امام سجدے میں چلا جائے تو مقتدی پھر سجدے میں جائے۔ جب امام سر سجدے میں رکھے تو پھر مقتدی سجدے کے لیے جھکنا شروع کرے۔ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ مقتدی امام سے پہل نہیں کر سکتا بلکہ وہ امام کے ساتھ ساتھ بھی نہ جھکے بلکہ وہ امام کے بعد رکن ادا کرنا شروع کرے اور متابعت کرے یعنی پیچھے پیچھے چلے۔

امام کی پیروی کا صحیح طریقہ:

اکثر مسلمان نافرمانی کے ایسے خوگر ہو چکے ہیں کہ نہ انہیں اللہ کے رسول ﷺ کی نافرمانی سے بچنے کی فکر ہے نہ وہ عقل سلیم کے تقاضوں کی خلاف ورزی سے گریز کرتے ہیں۔ وہ ہر رکن میں امام سے پہلے حرکت کرتے ہیں اور کرتے ہی چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر سخت سزا سے ڈرایا ہے:

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ حِمَارٍ.)) [1]

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص امام سے

---

[1] متفق علیہ، مشکوٰۃ: ۱۰۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں بدل دے۔''

نماز کی حالت میں امام سے پہل کرنا عقل کے تقاضوں کے بھی سراسر خلاف ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں ایک نکتہ نقل فرمایا ہے کہ اگر غور کریں تو امام سے آگے بڑھنے کی کوئی وجہ بھی اس کے بغیر نہیں ہو سکتی کہ نماز سے جلدی فراغت حاصل ہو جائے۔ اس جلد بازی کا علاج یہ ہے کہ آدمی سوچے کہ وہ امام کے فارغ ہونے سے پہلے تو نماز سے نکل ہی نہیں سکتا، پھر یہ جلد بازی کیوں؟

مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ نے رسول اکرم ﷺ کی نماز میں لکھا ہے:

''حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب امام تکبیر کہہ چکے تو مقتدی اس کے بعد تکبیر کہے۔ جب امام سجدے میں چلا جائے تو تم سجدے میں جاؤ۔ جب امام سر اٹھا چکے تو تم سر اٹھاؤ۔ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ چکے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ مقتدی کو ہر فعل اس وقت کرنا چاہیے جب امام وہ کام کر چکے۔ نہ امام سے پہلے جانا چاہیے نہ اس کے ساتھ بلکہ امام کے بعد وہ رکن ادا کرے۔ متابعت کرے یعنی پیچھے لگے۔''

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ:

''انھوں نے ایک شخص کو امام سے سبقت کرتے دیکھا تو فرمایا نہ تم نے اکیلے نماز ادا کی نہ امام کی اقتداء کی۔ اسے مارا اور کہا نماز لوٹاؤ۔'' ❶

امام احمد فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کے فرمان ''اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا'' کا یہ مطلب ہے کہ امام کی تکبیر ختم ہو جائے پھر مقتدی تکبیر کہے۔

امام احمد نے اس مقام پر بڑے بسط (تفصیل) سے لکھا ہے کہ امام سے پہلے یا امام کے

---

❶ رسالة الصلوٰة، ص ٣٥٢ مجموعه الحديث.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ تمام ارکان ادا کرنا غلط ہے۔ امام جب رکوع وسجود میں چلا جائے اور اس کی تکبیر کی آواز ختم ہو جائے تو مقتدی کو اس وقت رکوع وسجود وغیرہ امور شروع کرنے چاہئیں۔ ہمارے ملک میں یہ غلطی عام ہے، تمام طبقات یہ غلطی کرتے ہیں۔ اگر سبقت نہ کریں تو امام کے ساتھ ضرور ادا کرتے ہیں حالانکہ یہ بالکل حدیث کے خلاف ہے۔ خطرہ ہے کہ نماز ضائع ہو جائے گی۔ امام کی اطاعت کا شرعاً یہی مطلب ہے کہ تمام ارکان وغیرہ امام پہلے ادا کرے۔ مقتدی اس وقت شروع کرے جب امام رکن میں مشغول ہو جائے۔

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی رسول اللہ ﷺ کے فرامین کا یہی مطلب سمجھا ہے اور اسی کے مطابق عمل کیا ہے۔

سجدہ سہو:

اگر کوئی نمازی بھول کر نماز کی ہیئت ترکیبی میں کمی بیشی کر بیٹھے تو سجدہ سہو کر لے۔

حدیث میں سجدہ سہو کے دو طریقے ذکر ہوئے ہیں:

1. قعدہ اخیرہ میں سلام سے قبل ''اللہ اکبر'' کہہ کر سجدے میں جائیں، پھر اٹھ کر جلسے میں بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کریں اور سلام پھیر دیں۔
2. سلام کے بعد دو سجدے کریں پھر سلام پھیر دیں۔

حدیث میں کئی مقامات پر نبی ﷺ کے سجدہ سہو کا ذکر ملتا ہے:

(۱) اگر رکعات کی تعداد میں شک واقع ہو تو شک چھوڑ کر یقین پر بنیاد رکھیں یعنی اگر یہ شک ہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنیاد رکھیں اور ایک رکعت ادا کرلیں، پھر سلام سے پہلے سہو کے دو سجدے کریں۔ [1]

(۲) اگر سہواً قعدہ اولیٰ ترک ہو گیا اور نمازی تشہد میں بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو گیا تو پھر بھی سلام سے قبل سہو کے دو سجدے کر لیں۔ [2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب سھو فی الصلاۃ والجسود لہ: ۵۷۱.

[2] صحیح البخاری، صفۃ الصلوٰۃ، باب من لم یر التشھد الاول واجبًا: ۸۲۹، ۸۳۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ اگر کوئی چار کی جگہ تین رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اور بعد میں معلوم ہو کہ نماز کم پڑھی گئی ہے خواہ اس دوران کچھ گفتگو بھی ہوگئی ہو تو وہ ایک رکعت جو رہ گئی تھی پڑھ کر سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کر لے۔ ❶

④ اگر نمازی چار کی بجائے پانچ رکعات پڑھ چکا ہو پھر بعد میں پتا چلے کہ پانچ رکعات ادا ہوگئی ہیں تو پھر سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کرے۔ ❷

⑤ اگر ان سے ہٹ کر کوئی اور صورت واقع ہو جائے تو سجدہ سہو کی دونوں صورتوں میں سے جس پر چاہے عمل کر لے۔ ❸

عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں:

نبی کریم ﷺ نے نماز کی جو کیفیت و ہیئت بیان فرمائی ہے، اس کی ادائیگی میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي.)) ❹

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام تک مردوں اور عورتوں کی نماز کی ہیئت ایک جیسی ہے سب کے لیے تکبیر تحریمہ، قیام، ہاتھوں کا باندھنا، دعائے استفتاح پڑھنا، سورۃ فاتحہ، آمین، اس کے بعد کوئی اور سورت، پھر رفع الیدین، رکوع، قیام ثانی، رفع الیدین، سجدہ، جلسۂ استراحت، قعدہ اولیٰ، تشہد، رفع سبابہ، قعدہ اخیرہ، تورّک، درود پاک اور اس کے بعد دعا، سلام اور ہر مقام پر پڑھی جانے والی مخصوص دعائیں سب ایک جیسی ہی ہیں۔ عام طور پر

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلوٰة: ٥٧٤.

❷ صحیح البخاری، کتاب الصلوٰة، باب التوجه نحو القبلة: ٤٠١۔ صحیح مسلم، باب السهو فی الصلوٰة: ٥٧٢.

❸ نیل الاوطار: ٣/١٢٨.

❹ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الاذان للمسافرین اذا كانوا جماعة: ٦٣١۔ شرح السنة: ٢/٢٩٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی علماء کی کتابوں میں جو مردوں اور عورتوں کی نماز کا فرق بیان کیا جاتا ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عورتیں صرف کندھوں تک، مرد حالت قیام میں زیر ناف ہاتھ باندھیں اور عورتیں سینہ پر، حالت سجدہ میں مرد اپنی رانیں پیٹ سے دور رکھیں اور عورتیں اپنی رانیں پیٹ سے چپکا لیں۔ یہ کسی بھی صحیح حدیث میں مذکور نہیں۔

چنانچہ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَ اعْلَمْ أَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَشْتَرِكُ فِيهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَ لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا فِيهَا وَ كَذَا لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِيْ مِقْدَارِ الرَّفْعِ، رُوِیَ عَنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ إِلَى الْأُذُنَيْنِ وَالْمَرْأَةُ إِلَى الْمَنْكِبَيْنِ لِأَنَّهُ أَسْتَرُ لَهَا وَلَا دَلِيلَ عَلَى ذٰلِكَ كَمَا عَرَفْتَ.)) ❶

''اور جان لیجیے کہ یہ رفع الیدین ایسی سنت ہے جس میں مرد اور عورتیں دونوں شریک ہیں اور ایسی کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی جو ان دونوں کے درمیان کسی فرق پر دلالت کرتی ہو اور نہ کوئی ایسی حدیث ہی وارد ہے جو مرد اور عورت کے درمیان ہاتھ اٹھانے کی مقدار پر دلالت کرتی ہو اور احناف سے مروی ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور عورت کندھوں تک کیونکہ یہ اس کے لیے زیادہ ساتر ہے لیکن ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔''

شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

((لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّفْرِقَةِ فِي الرَّفْعِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ.)) ❷

''مرد اور عورت کے درمیان تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھانے کے فرق کے بارے میں کوئی حدیث وارد نہیں۔''

---

❶ نیل الاوطار : ۲/ ۱۹۸ .

❷ فتح الباری : ۲/ ۲۲۲۔ عون المعبود : ۱/ ۲۶۳ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں اور عورتوں کو حالت قیام میں ایک ہی حکم ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو سینے پر باندھیں خاص طور پر عورتوں کے لیے علیحدہ حکم دینا کہ صرف وہی سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد ناف کے نیچے باندھیں، اس کے لیے کوئی صحیح حدیث موجود نہیں۔

محدث عصر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَضْعُهُمَا عَلَى الصَّدْرِ الَّذِیْ ثَبَتَ فِی السُّنَّةِ وَخِلَافُهُ إِمَّا ضَعِیْفٌ أَوْ لَآ اَصْلَ لَهُ.)) ❶

''اور سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت سے ثابت ہے اور اس کے خلاف جو عمل ہے وہ یا تو ضعیف ہے یا پھر بے اصل ہے۔''

حالت سجدہ میں مردوں کا اپنی رانوں کو پیٹ سے دور رکھنا اور عورتوں کا سمٹ کر سجدہ کرنا یہ حنفی علماء کے نزدیک ایک مرسل روایت کی بنیاد پر ہے جس میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورتوں کا حکم اس بارے میں مردوں جیسا نہیں۔''

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مُرْسَلٌ لَا حُجَّةَ فِیْهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ فِی الْمَرَاسِیْلِ.)) ❷

''روایت مرسل ہے جو قابل حجت نہیں، امام ابوداود نے اسے مراسیل میں یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے۔'' مگر یہ روایت منقطع ہے اور اس کی سند میں موجود ایک راوی ''سالم'' محدثین کے نزدیک متروک ہے، علامہ ابن الترکمانی حنفی نے ''اَلْجَوْهَرُ النَّقِیُّ عَلَى السُّنَنِ الْكُبْرٰی لِلْبَیْهَقِیْ'' ۲/ ۲۲۳ پر تفصیل سے اس روایت کے بارے میں لکھا ہے۔''

اس بارے میں ایک اور روایت پیش کی جاتی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

---

❶ صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم / ۸۸.

❷ عن یزید بن ابی حبیب صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم: / ۸۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا لے اس طرح کہ یہ انداز اس کے لیے زیادہ سے زیادہ پردے کا موجب ہو'' یہ روایت (السنن الکبریٰ للبیھقی: ۲/ ۲۲۲، ۲۲۳) میں موجود ہے لیکن اس روایت کے متعلق خود امام بیہقی نے صراحت کر دی ہے کہ ''اس جیسی ضعیف روایت سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔'' سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اثر یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ:

((اِنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ نِسَاءَهُ يَتَرَبَّعْنَ فِي الصَّلَاةِ.)) ❶

''وہ اپنی عورتوں کو حکم دیتے کہ وہ نماز میں چار زانو بیٹھیں۔''

مگر اس کی سند میں عبداللہ بن عمر العمری ''ضعیف راوی'' ہے۔ ❷

پس معلوم ہوا کہ احناف کے ہاں عورتوں کے سجدہ کرنے کا مروجہ طریقہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں مگر اس طریقہ کے خلاف رسول اللہ ﷺ کے متعدد ارشاد مروی ہیں، چند ایک یہاں نقل کیے جاتے ہیں:

① ((لَا يَبْسُطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ.)) ❸

''تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے دونوں بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔''

② ((اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ)) ❹

''سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔''

غرض نماز میں ایسے کاموں سے روکا گیا ہے جو جانوروں کی طرح کے ہوں۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نبی ﷺ نے نماز میں حیوانات سے مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے،

---

❶ مسائل احمد لابنه عبداللہ / ۷۱ . ❷ تقریب: ۱۸۲ .

❸ مسلم، کتاب الصلاۃ: ۴۹۳۔ مسند احمد: ۳/ ۱۷۷، ۱۷۹ .

❹ بخاری: ۸۲۲۔ مشکوۃ: ۸۸۸ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس طرح بیٹھنا جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے یا لومڑ کی طرح ادھر ادھر دیکھنا یا جنگلی جانوروں کی طرح افتراش یا کتے کی طرح اقعاء یا کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا یا سلام کے وقت شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھانا یہ سب افعال منع ہیں۔'' ❶

پس ثابت ہوا کہ سجدہ کا اصل مسنون طریقہ وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا تھا اور وہ کتب احادیث میں یوں مروی ہے:

((إِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضَهُمَا)) ❷

''جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر نہ بچھاتے اور نہ اپنے پہلوؤں سے ملاتے تھے۔''

لہٰذا مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں جوہری طور پر کوئی فرق نہیں کیونکہ:

1 اولاً:...... قرآن مجید میں جس مقام پر نماز کا حکم وارد ہوا ہے، اس میں سے کسی ایک مقام پر بھی اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کے طریقہ نماز میں فرق بیان نہیں فرمایا۔

2 ثانیاً:...... رسول اللہ ﷺ سے بھی کسی صحیح حدیث میں ہیئت نماز کا فرق مروی نہیں۔

3 ثالثاً:...... نبی کریم ﷺ کے عہد رسالت سے جملہ اُمہات المومنین، صحابیات رضی اللہ عنہن اور احادیث نبویہ پر عمل کرنے والی خواتین کا طریقہ نماز وہی رہا ہے جو رسول اللہ ﷺ کا ہوتا تھا، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بسند صحیح ام درداء رضی اللہ عنہا کے متعلق نقل کیا ہے:

((إِنَّهَا كَانَتْ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً.)) ❸

''وہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہہ تھیں۔''

4 رابعاً:...... رسول اللہ ﷺ کا حکم عام ہے:

---

❶ زاد المعاد: ۱/ ۱۱٦.

❷ بخاری مع فتح الباری: ۲/ ۳۰۱۔ ابوداود مع عون: ۱/ ۳۳۹۔ شرح السنة: ۵۵۷۔ بیہقی: ۲/ ۱۱٦.

❸ تاریخ صغیر للبخاری: ۹۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي.)) (بخاری)

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

اس حکم کے عموم میں عورتیں بھی شامل ہیں۔

۵ خامساً:...... سلف صالحین یعنی خلفائے راشدین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، محدثین اور صلحائے امت رحمہم اللہ میں سے کوئی ایسا مرد نہیں جو دلیل کے ساتھ یہ دعویٰ کرتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق کیا ہے۔ بلکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاذ امام ابراہیم نخعی سے بسند صحیح مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

((تَقْعُدُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَقْعُدُ الرَّجُلُ.)) ❶

''نماز میں عورت بھی بالکل ویسے ہی بیٹھے جیسے مرد بیٹھتا ہے۔''

جن علما نے عورتوں کا نماز میں تکبیر کے لیے کندھوں تک ہاتھ اٹھانا، قیام میں ہاتھ سینہ پر باندھنا اور سجدہ میں زمین کے ساتھ چپک جانا موجب ستر بتایا ہے، وہ دراصل قیاس فاسد کی بنا پر ہے کیونکہ جب اس کے متعلق قرآن وسنت خاموش ہیں تو کسی عالم کو یہ حق کہاں پہنچتا ہے کہ وہ اپنی من مانی کر کے از خود دین میں اضافہ کرے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شرم وحیا والا کوئی نہ تھا۔ اگر عورت کی نماز میں یہ کیفیات شرم وحیا کے منافی ہوتیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور منع فرماتے۔ البتہ نماز کی کیفیت وہیئت کے علاوہ چند امور مرد اور عورت کی نماز میں مختلف ہیں۔

عورتوں کے لیے دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنا حتیٰ کہ اپنی ایڑھیوں کو بھی ڈھانکنا ضروری ہے، اس کے بغیر بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی، جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ.)) ❷

''اللہ تعالیٰ کسی بھی بالغہ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کرتا۔''

❶ مصنف ابن ابی شيبة: ١/ ٢٤٢.

❷ ابن ماجه: ١/ ٢١٥، ابوداود: ٦٤١۔ مسند احمد: ٦/ ١٥٠، ٢١٨، ٢٥٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن مردوں کا کپڑا ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہیے کیونکہ صحیح بخاری میں ہے:

((مَا اَسْفَلَ مِنَ الْإِزَارِ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ.))

''کپڑے کا ٹخنے سے نیچے ہونا باعث آگ ہے۔''

عورت جب عورتوں کی امامت کرائے تو ان کے ساتھ پہلی صف کے وسط میں کھڑی ہو جائے، وہ مردوں کی طرح آگے بڑھ کر کھڑی نہ ہو۔ امام ابو بکر ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ''المصنف، اور حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے:

((عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَآءَ فَتَقُوْمُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ.))

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کراتی تھیں اور ان کے ساتھ صف میں کھڑی ہوتی تھیں۔''

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ: ((اَنَّهَا أَمَّتِ النِّسَآءَ فَقَامَتْ وَسْطَهُنَّ.))[1]

''انھوں نے عورتوں کی امامت کرائی اور وہ ان کے درمیان کھڑی ہوئیں۔''

امام جب نماز میں بھول جائے تو اسے متنبہ کرنے کے لیے مرد ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) کہے اور عورت تالی بجائے'' جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے: ((اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ))[2]

''مردوں کے لیے ''سبحان اللہ کہنا'' اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے۔''

مرد کو نماز کسی صورت میں بھی معاف نہیں لیکن عورت کی حالت حیض میں فوت شدہ نمازوں کی قضاء نہیں ہوتی، جیسا کہ بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، دارمی اور مسند احمد میں موجود ہے۔ اسی طرح عورتوں کی سب سے آخری صف مردوں کی پہلی صف سے بہتر ہوتی ہے۔[3]

---

[1] مزید تفصیل کے لیے عون المعبود: ۲/ ۲۱۲ ملاحظہ فرمائیں۔

[2] بخاری: ۲/ ۶۰۔ مسلم: ۲/ ۲۷۔ ابوداود: ۹۳۹۔ ابن ماجہ: ۱/ ۳۲۹۔ نسائی: ۳/ ۱۱۔ مسند احمد: ۲/ ۲۶۱، ۳۱۷، ۳/ ۳۴۸۔

[3] مسلم، کتاب الصلوٰۃ، ابو داود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور مسند احمد: ۲/ ۴۸۵، ۲۴۷، ۳/ ۳، ۱۶ میں موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز جمعہ کے مسائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

(الجمعة : ۹)

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور کاروبار چھوڑ دو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

- سب دنوں سے بہترین دن جمعہ ہے۔ ❶
- سستی کی وجہ سے تین جمعے چھوڑنے والے کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتا ہے۔ ❷
- مریض، عورت، نابالغ لڑکے اور غلام کے سوا ہر مسلمان پر جمعہ فرض ہے۔ ❸
- جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم ہے۔ ❹
- جمعہ کے دن تیل اور خوشبو لگائیں اور مسواک کریں۔ ❺
- جمعہ کے دن جو اچھا لباس میسر ہو، پہن لیں۔ ❻

---

❶ مسلم : ۸۵٤.

❷ ابوداود: ۱۰۵۲۔ ابن خزیمہ: ۱۸۵۷، ۱۸۵۸۔ ابن حبان : ۵۵۳، ۵۵٤.

❸ ابوداود : ۱۰٦۷۔ حاکم : ۱/ ۲۸۸۔ نصب الرایہ : ۲/ ۱۹۹.

❹ بخاری : ۸۹٤۔ مسلم : ۸٤٤.

❺ بخاری : ۸۸۰، ۸۸۳.

❻ بخاری : ۸۸٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ جو شخص جمعہ والے دن اچھی طرح غسل کرے، پیدل چل کر مسجد جائے اور امام کے قریب ہو کر توجہ سے خطبہ سنے اور کوئی لغو بات نہ کہے تو اس کے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور اس کی راتوں کے قیام کا ثواب مل جاتا ہے۔ ❶

❀ جو شخص غسل کر کے پہلے آ گیا، اسے اللہ کی راہ میں اونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے، دوسری گھڑی میں آنے والے کو گائے کی قربانی کا، تیسری گھڑی میں آنے والے کو مینڈھا قربان کرنے کا، چوتھی گھڑی میں آنے والے کو اللہ کی راہ میں مرغی دینے کا اور پانچویں گھڑی میں آنے والے کو اللہ کی راہ میں انڈہ خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ دینے کے لیے آتا ہے تو فرشتے دفتر لپیٹ کر خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔ ❷

❀ جمعہ کی نماز گاؤں اور دیہات میں بھی ادا کرنی چاہیے۔ ❸

❀ اگر عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جائیں تو جو شخص عید پڑھ کر نماز جمعہ کو نہ آئے، اس کے لیے رخصت ہے۔ ❹

❀ نبی کریم ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا۔ ❺

❀ سنت طریقہ یہ ہے کہ نماز جمعہ کی ادائیگی سے پہلے امام دو خطبے کھڑے ہو کر دے اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھے۔ ❻

❀ دوران خطبہ گوٹھ مار کر (گھٹنوں کے بل) بیٹھنا منع ہے۔ ❼ یعنی دونوں ٹانگیں کھڑی کر کے ہاتھوں کا حلقہ بنانا۔

---

❶ ابو داود: ٣٤٥۔ ترمذی: ٣٥٦: نسائی: ١٣٩٧.

❷ بخاری: ٨٨١. ❸ بخاری: ٨٩٢۔ ابو داود: ١٠٦٨، ١٠٦٩.

❹ ابو داود: ١٠٧٠، ١٠٧١۔ نسائی: ١٥٩٣.

❺ بخاری: ٩١٢، ٩١٣. ❻ مسلم: ٨٦٢.

❼ ترمذی: ٥١٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جمعہ والے دن مسجد میں نماز جمعہ سے قبل حلقہ بنانا منع ہے۔ ❶
- خطبہ خاموشی سے سننا چاہیے۔ ❷
- خطبہ جمعہ (عام خطبوں کی نسبت) چھوٹا اور نماز (عام نمازوں سے) لمبی ہونی چاہیے۔ ❸
- خطبہ جمعہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا درست ہے۔ ❹
- جمعہ کی نماز دو رکعت ہے۔ ❺
- جمعہ کی نماز میں مسنون قراءت کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔
- جمعہ سے پہلے نوافل آسانی سے جتنے پڑھ سکتے ہوں، پڑھ لیں۔ ❻
- جمعہ سے پہلے کم از کم دو رکعات ضرور پڑھ لیں کیونکہ دو رکعت پڑھے بغیر مسجد میں بیٹھنا درست نہیں اگر دوران خطبہ آئیں تو پھر بھی ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھیں۔ ❼
- جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت پڑھیں۔ ❽
- جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ❾
- جمعہ والے دن درود شریف بکثرت پڑھیں۔ ❿
- جمعہ والے دن سورۃ الکہف کی تلاوت کریں۔ ⓫

خطبہ جمعہ کے دوران سنتیں پڑھنا:

جب امام خطبہ جمعہ دے رہا ہو اور اس وقت کوئی آدمی آئے تو اسے دو رکعت پڑھنے کے بغیر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے:

---

❶ ابو داؤد: ١٠٧٩، نسائي: ٨١٣.
❷ بخاري: ٩٣٤ـ مسلم: ٨٥١.
❸ مسلم: ٩٦٩.
❹ بخاري: ٩٣٢.
❺ مسلم: ٦١، ٨٧٧.
❻ مسلم: ٨٥٧.
❼ بخاري: ٩٣٠، ٩٣١.
❽ ابو داود: ١١٣١ـ ابن ماجه: ١١٣٤.
❾ بخاري: ٩٣٧ـ ابو داود: ١٢٥٢.
❿ ابو داود: ١٠٤٧ـ ابن ماجه ١٠٥٨ـ ابن حبان: ٥٥٠.
⓫ ارواء الغليل: ٢٢٦ـ بيهقي: ٣/ ٢٤٩ـ المستدرك: ١/ ٥٦٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور دو رکعت پڑھنے کے بغیر ہی بیٹھ گئے۔
اس وقت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

((اَصَلَّیْتَ رَکْعَتَیْنِ؟))

کیا تو نے دو رکعتیں پڑھ لی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قُمْ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ))

کھڑا ہو اور دو رکعت ادا کر۔ ❶

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی خاص ہے، کسی دوسرے شخص کو دو رکعت ادا کرنے کا حکم نہیں ہے لیکن یہ بات بالکل غلط ہے اور سراسر صحیح احادیث کے خلاف ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عام حکم بھی دیا ہے کہ:

((إِذَا جَآءَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ یَخْطُبُ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ وَیَتَجَوَّزْ فِیهِمَا)) ❷

''جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے روز اس وقت آئے جب امام خطبہ دے رہا ہے تو اسے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لینی چاہئیں۔''

صحیحین کی ان ہر دو روایات سے چودھویں کے چاند کی طرح ثابت ہے کہ خطبہ کے دوران دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا سنت ہے۔ یہ دونوں قوی حدیثیں ہیں۔ بلاوجہ ان سے اعراض کرنا بہرصورت ایک مومن کے لیے جائز نہیں۔

پہلی روایت میں ایک شخص کو حکم دیا اور دوسری روایت میں ایک عام تشریعی حکم کے ذریعے اس کو امت کے لیے سنت قرار دیا ہے۔ امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَفِیهِ دَلِیلٌ عَلٰی اَنَّ مَنْ دَخَلَ وَالْإِمَامُ یَخْطُبُ لَا یَجْلِسُ حَتّٰی یُصَلِّیَ

---

❶ بخاري: ١/ ١٢٧ • مسلم: ٢/ ٥٩٧ ـ ابن ماجه: ١١١٤ ـ ابن خزيمه: ١٨٣٥ .

❷ مسلم: ٢/ ٥٩٧ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ كَثِيرٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ)) ❶

"یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص خطبہ کے دوران آئے، وہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھے۔ یہی مسلک اکثر اہل علم کا ہے۔"

جمعہ کے بعد کی سنتیں:

کتب حدیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد آپ ﷺ نے دو رکعتیں بھی ادا کی ہیں اور چار کی بھی اجازت ہے۔ صحیح مسلم میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا وَفِي رِوَايَةٍ مَّنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا)) ❷

"اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی جمعہ کی نماز پڑھے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔"

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جو جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چار رکعت پڑھے۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ چار رکعت پڑھنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ صحیح بخاری میں کتاب الجمعه باب الصلوة بعد الجمعة و قبلها، میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ)) ❸

"رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے۔ مغرب کے

---

❶ شرح السنه: ٤/ ٢٦٦ .

❷ ابو داؤد: ١١٣١ - ترمذی: ٥٢٣ - نسائی: ٣/ ١١٣ - ابن ماجه: ١١٣٤ .

❸ بخاری مع فتح الباری: ٢/ ٤٩٣ ، ٩٣٧ - مسلم: ٦/ ١٦٩ - ابوداؤد: ١٢٥٢ - ترمذی ٥٢٢ - نسائی: ٢/ ١٩٩ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد دو رکعتیں گھر میں۔ دو رکعتیں عشاء کے بعد اور جمعہ کے بعد آپ دو رکعتیں گھر میں پڑھتے۔''

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں بھی پڑھنا درست ہے اور دو بھی۔ لیکن یاد رہے کہ چار پڑھنا افضل ہے کیونکہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث قولی ہے اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث فعلی ہے اور قولی حدیث فعلی حدیث پر مقدم ہوتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ سنت خواہ چار رکعتیں پڑھی جائیں یا دو، ان کا مسجد کی نسبت گھر میں پڑھنا زیادہ افضل ہے کیونکہ حدیث صحیح میں آتا ہے:

((اَفْضَلُ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ)) ❶

''آدمی کا فرض نماز کے علاوہ باقی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔''

لہٰذا اس طرح کے معاملات کہ جن میں شریعت نے انسان کو اختیار دیا ہے، فضول بحث و تکرار درست نہیں۔ جو چار پڑھنا چاہے وہ چار پڑھ لے اور جو دو پڑھنا چاہے وہ دو پڑھ لے، جائز اور درست ہوگا۔ البتہ یہ روش بھی مناسب نہیں کہ گھر میں پڑھنے کے لیے مسجد کی چار رکعات ترک کرے اور پھر گھر میں بھی سنتیں ادا نہ کرے۔

جس کا جمعہ فوت ہو جائے:

ہمارے نزدیک صحیح اور درست بات یہی ہے کہ جس شخص کا جمعہ فوت ہو جائے وہ نماز ظہر ادا کرے گا۔ جمعہ فوت ہونے کی صورت میں نماز جمعہ ہی ادا کرنا کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں۔ اس سلسلہ میں ہم نے چند آثار صحابہ پیش کیے جن میں سے ایک اثر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یوں مروی ہے:

((اِذَا اَدْرَكَ الرَّجُلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً صَلّٰی اِلَیْهَا رَكْعَةً اُخْرٰی فَاِنْ وَجَدَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰی اَرْبَعًا)) ❷

❶ بخاری: ١/ ٧٣۔ مسلم: ٦/ ٦٩، ٧٠۔ ابوعوانه: ٢/ ٢٩٤۔ ابوداؤد: ١٤٤٧.
❷ المصنف لعبدالرزاق: ٣/ ٢٣٤ (٥٤٧١) المحلی لابن حزم: ٥/ ٧٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب آدمی جمعہ والے دن ایک رکعت پالے تو وہ اس کے ساتھ پچھلی رکعت ادا کرلے۔ اگر لوگوں کو جلسہ کی حالت میں پالے تو چار رکعات ادا کرلے۔''

اس روایت کی سند بالکل صحیح اور سنہری ہے۔

امام بغوی رحمہ اللہ شرح السنۃ: ۴/۲۷۳ میں رقم طراز ہیں کہ جو شخص امام کو نماز جمعہ میں پالے، اگر تو اس کے ساتھ ایک مکمل رکعت پالے تو اس نے جمعہ پالیا۔ پھر جب امام سلام پھیر دے تو اس کے ساتھ پچھلی رکعت ملالے تو جمعہ مکمل ہوگیا۔ اور اگر امام کے ساتھ مکمل ایک رکعت نہ پائے جیسا کہ دوسری رکعت میں امام کو رکوع کے بعد اٹھنے کی صورت میں پائے تو اس کا جمعہ فوت ہوگیا۔ اب اس پر واجب ہے کہ وہ چار رکعات نماز ادا کرے۔

اس لیے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ.))

''جس آدمی نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز کو پالیا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز جنازہ

نماز جنازہ کا طریقہ:

جب کوئی موحد مسلمان فوت ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔

چالیس موحدین جنھوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو، جنازے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی سفارش قبول کر لیتا ہے۔ ❶

میت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال کی جانب اور پاؤں جنوب کی جانب ہوں، پھر باوضو ہو کر صف بندی کریں اور میت اگر مرد ہے تو امام اس کے سر کے سامنے کھڑا ہو اور اگر میت عورت ہے تو اس کے وسط میں کھڑا ہو۔ ❷

پھر دل میں نیت کر کے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں اور سینے پر باندھ لیں۔ اس کے بعد سورۃ الفاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھیں، پھر دوسری تکبیر کہیں اور درود شریف پڑھیں پھر تیسری تکبیر کہیں اور میت کے لیے خلوص دل سے دعا کریں پھر چوتھی تکبیر کہہ کر دائیں جانب سلام پھیر دیں۔ ❸

نماز جنازہ آہستہ بھی پڑھ سکتے ہیں اور بلند آواز سے بھی۔ ❹

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب من صلى عليه اربعون شفعوا فيه: ٩٤٨.

❷ سنن ابى داود، كتاب الجنائز: ٣١٩٤.

❸ مصنف عبدالرزاق: ٣/ ٤٨٩۔ المنتقى لابن جارود: ٥٤٠۔ سنن النسائى، كتاب الجنائز: ١٩٨٨.

❹ مستدرك حاكم: ١/ ٣٦٠۔ البيهقى: ٤/ ٣٩، ٤٠۔ سنن النسائى: ١/ ٢٨٠۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل (١/ ٢٤٤ تا ٢٤٦).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا:

نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنا جائز و درست ہے، اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

((لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّمُرُّوا بِجَنَازَتِهٖ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوا فَوُقِفَ بِهٖ عَلٰى حُجَرِهِنَّ يُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ أُخْرِجَ بِهٖ مِنْ بَابِ الْجَنَآئِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ فَبَلَغَهُنَّ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا ذٰلِكَ وَقَالُوا مَا كَانَتِ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَآئِشَةَ فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ النَّاسَ إِلٰى أَنْ يَّعِيبُوا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهٖ عَابُوا عَلَيْنَآ أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَآءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ)) [1]

"جب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے پیغام بھیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لائیں تاکہ وہ بھی ان پر نمازِ جنازہ پڑھ لیں۔ سوانہوں نے ایسا ہی کیا۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجروں کے پاس جنازہ رکھا گیا کہ وہ بھی نماز پڑھ لیں اور جنازہ کو باب الجنائز سے جو مقاعد کی طرف تھا، نکالا گیا۔ ازواج کو یہ بات پہنچی کہ لوگوں نے اس پر نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ جنازے مسجد میں نہیں لائے جاتے۔ یہ بات عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ لوگ جلدی عیب لگانے لگ جاتے ہیں، جس بات کا انہیں علم نہیں ہوتا۔ انہوں نے ہم پر عیب لگایا کہ جنازہ مسجد میں لایا گیا ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء کا جنازہ مسجد کے اندر ہی ادا کیا تھا۔"

نیز ابوداؤد، مسلم اور بیہقی میں سیدنا سہیل رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ ان کے بھائی سیدنا

[1] مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلوة، علی الجنازة فی المسجد: (۹۹-۹۷۳).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہیل رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر ہے۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل اور ان کے بھائی سہل رضی اللہ عنہما دونوں کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی۔

عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَا صُلِّيَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ)) ❶

''سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر جنازہ مسجد میں ہی پڑھا گیا۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((صُلِّيَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْمَسْجِدِ)) ❷

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی گئی۔''

مذکورہ بالا احادیثِ صحیحہ سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا صحیح و درست ہے بلکہ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے کیونکہ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق اور خلیفہ دوم سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے جنازوں میں ہزاروں انصار و مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شرکت کی۔ کسی نے بھی انکار نہیں کیا اور ان کے جنازے مسجد میں ادا کیے گئے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے جنازے کی ادائیگی کا مسجد میں ذکر کر کے فرماتے ہیں: وَهٰذَا يَقْتَضِي الْاِجْمَاعَ عَلٰى جَوَازِ ذٰلِكَ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے جنازے مسجد میں ادا کرنے کا عمل اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ مسجد میں جنازہ ادا کرنا اجماعی طور پر جائز ہے۔

نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا:

نمازِ جنازہ ادا کرنا مسلمان کا حق ہے اور صحیح حق کی ادائیگی تب ہی ہوتی ہے جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ادا کیا جائے۔ دور حاضر میں دیکھا گیا ہے کہ جنازہ پڑھنے کے لیے ایک تو افراد کی کمی بہت ہوتی ہے، لوگ اسے فرض کفایہ سمجھ کر رسمی طور پر ادا

❶ ابن ابی شیبہ: ۳/ ٤٤ (۱۱۹٦۷)۔ مصنف عبدالرزاق: ۳/ ۳۲٦ (٦٥۷٦).

❷ موطا مالك كتاب الجنائز، باب الصلاة على الجنائز في المسجد: ۱/ ۱۹۹۔ ابن ابی شیبه، کتاب الجنائز: ۳/ ٤٤ (۱۱۹٦۹).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جنازہ پڑھانے والے افراد بھی ایک آدھ منٹ میں جنازہ پڑھا کر فارغ ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ میت کے ساتھ صحیح وفاداری تب ہی ہوتی ہے جب اس آخروقت میں اس کا جنازہ سنت کے مطابق ادا کیا جائے۔ نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھیں۔ بہر کیف فاتحہ پڑھنا تو لازم ہے۔ چند ایک احادیث صحیحہ ملاحظہ ہوں:

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف کہتے ہیں:

((صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّهَا سُنَّةٌ)) ❶

''میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: تاکہ تم جان لو یہ سنت ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھ کر تعلیم دے دی کہ نمازِ جنازہ میں فاتحہ پڑھنا سنت ہے اور جب صحابی رسول کہے کہ یہ عمل سنت ہے تو اس سے مراد سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوتی ہے۔

کفن پر قرآنی آیات لکھنا:

میت کے کفن پر قرآنی آیات، کلمہ شہادت، اہل بیت کے اسماء اور دیگر دعائیہ کلمات لکھنا کسی طرح بھی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کئی ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فوت ہوئے۔ آپ کی بیٹیاں بیٹے، زوجہ محترمہ وغیرہم اس دارفانی سے رخصت ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے متعلق بھی یہ بات ثابت نہیں کہ انہوں نے کفن پر دعائیہ کلمات وغیرہ لکھے ہوں اور ظاہر ہے جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں نہیں ہوا اور نہ ہی خیر القرون میں اس کا کوئی وجود ہے تو وہ بدعت ہی تصور ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ بخاري، كتاب الجنائز، باب قرأة فاتحة الكتاب على الجنازة (١٣٣٥).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) ❶

''جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی، جو اس میں سے نہیں ہے۔ وہ مردود ہے۔''

امام ابن الصلاح سے سوال کیا گیا:

کیا کفن پر قرآنی سورتیں یس، الکہف یا جو بھی سورت چاہے لکھنا جائز ہے یا یہ حلال نہیں میت کے بدن سے پیپ نکلنے اور آیات مقدسہ اور اسماء مبارکہ پر بہہ جانے کے خوف سے۔ تو انہوں نے جواب دیا: ''لَا يَجُوزُ ذٰلِكَ'' یہ جائز نہیں۔ ❷

اس فتویٰ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان آیات مقدسات اور اسماء حسنیٰ کی توہین کا پہلو بھی اس میں موجود ہے۔ میت کا وجود پھٹ سکتا ہے یا گل سڑ سکتا ہے اور میت کے بدن سے پیپ نکلنے کی وجہ سے ان اسماء کی توہین ہو سکتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی یہ درست نہیں ہے۔ بہر کیف انسان کی نجات عقائد حسنہ اور اعمال صالحہ پر ہے اور آدمی اس دنیا کی زندگی میں جو بوئے گا، وہی اخروی زندگی میں کاٹے گا۔ قبر اخروی زندگی کا پہلا مرحلہ ہے۔ وہاں پر اعمال ہی کام آئیں گے اور عقائد کی بنا پر نجات ہوگی۔ جو آدمی دنیا کی زندگی میں بہترین عمل کر کے گیا وہ تو سوالوں کے جواب دے لے گا اور جو یہاں پر اللہ کا باغی تھا، اس کے لیے مشکل ہوگی اور کفن پہ لکھی ہوئی تحریریں اس کے کسی کام نہیں آئیں گی۔

نماز جنازہ کی دعائیں:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَ غَآئِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيْمَانِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.)) ❸

---

❶ صحيح البخاري: ٢٦٩٧.

❷ فتاوى ومسائل ابن الصلاح: ١/ ٢٦٢.

❸ سنن ابي داود، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت: ٣٢٠١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! بخش دے ہمارے زندہ اور مردہ کو، چھوٹے اور بڑے کو، مرد اور عورت کو، حاضر اور غائب کو، اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے ایمان پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو فوت کرے اسے اسلام پر فوت کر، اے اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کر۔''

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَ أَكْرِمْ نُزُلَهُ وَ وَسِّعْ مَدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَ أَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ، وَ زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.))

دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ.)) [1]

''اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے اور اس سے درگزر فرما اور اس کی بہترین مہمان نوازی کر اور اس کی قبر کشادہ کر دے اور اسے پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال اور گناہوں سے ایسے صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے اور اسے اس کے (دنیا کے) گھر سے بہتر گھر عطا کر اور اسے اس کے (دنیا کے) اہل سے بہتر اہل عطا فرما اور اسے اس کی (دنیا کی) بیوی سے بہتر بیوی عطا کر اور اسے جنت میں داخل کر دے اور اسے قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے بچا۔''

((اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ، اِحْتَاجَ إِلٰى رَحْمَتِكَ، وَ أَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ حَسَنَاتِهِ، وَ إِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ.)) [2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ: ۹۶۳.

[2] مستدرك حاكم: ۱/ ۳۵۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! تیرا یہ بندہ اور تیری بندی کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہوا اور تو اس کے عذاب سے بے پروا ہے اگر یہ نیک تھا تو تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر گناہ گار تھا تو تو اسے معاف کر دے۔''

((اَللّٰھُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.)) ❶

''اے اللہ! یہ فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری رحمت کے سائے میں ہے، اسے قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے بچا، تو وفا اور تعریف کے لائق ہے، اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم کر، بلاشبہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

شہید کی نماز جنازہ:

شہید کی نماز جنازہ نہ ضروری ہے اور نہ ناجائز ہے بلکہ اس کا پڑھنا بھی جائز ہے اور نہ پڑھنا بھی۔ دونوں طرح کی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ شہداء کی نماز جنازہ پڑھنے کے متعلق چند ایک احادیث درج ذیل ہیں:

((عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ جَآءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ ثُمَّ قَالَ أُهَاجِرُ مَعَكَ فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ. ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُبَّتِهِ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ.)) ❷

''سیدنا شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

❶ سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت: ۳۲۰۲۔ ابن ماجه: ۱٤۹۹.

❷ یہ حدیث صحیح ہے اور امام نسائی کی السنن الکبریٰ: ۲۰۸۰، ۱/ ۲۳٤ اور امام طحاوی کی شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۹۱۔ مستدرک حاکم: ۳/ ۵۹۵، ۵۹٦ اور بیہقی: ٤/ ۱۵، ۱٦ میں موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا اور آپ پر ایمان لے آیا...... پھر وہ شخص جنگ میں شہید ہوگیا۔ نبی ﷺ نے اسے اپنے جبہ میں کفن دیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔''

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ اُحُدٍ بِحَمْزَةَ فَسُجِّيَ بِبُرْدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ اُتِيَ بِالْقَتْلٰى يَصُفُّوْنَ وَ يُصَلِّي عَلَيْهِمْ، وَعَلَيْهِ مَعَهُمْ.))

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حکم دیا۔ پس انھیں ایک چادر میں چھپا دیا گیا۔ آپ ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی نو تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی، پھر دوسرے شہداء باری باری لائے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی بھی نماز جنازہ ادا فرمائی اور ان کے ساتھ ساتھ حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز بھی ادا فرماتے رہے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں کتاب الجنائز ۔ باب الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيْدِ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ......)) ❷

''ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے پس آپ نے شہداء احد پر اس طرح نماز ادا کی جس طرح آپ میت پر نماز ادا کیا کرتے۔''

امام ابن حزم، امام احمد بن حنبل، امام ابن قیم اور علماء اہل حدیث رحمہم اللہ نے اس مسلک کو راجح قرار دیا ہے جس کی تفصیل (تحفة الاحوذی: ۲/ ۱۴۸، نیل الاوطار: ۴/ ۴۸، المغنی: ۳/ ۳۳۴) وغیرہ میں ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے تہذیب السنن: ۴/ ۲۹۵ میں فرمایا ہے:

---

❶ طحاوی: ۱/ ۳۳۸.

❷ بخاری: ۱۳۴۴، مسلم: ۷/ ۲۷، احمد: ۴/ ۱۴۹، طحاوی: ۱/ ۲۹۰، دار قطنی: ۱۹۷، السنن للنسائی: ۱/ ۶۳۵، ۲۰۸۱.

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَالصَّوَابُ فِي الْمَسْأَلَةِ أَنَّهُ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ وَتَرْكِهَا لِمَجِيْءِ الْآثَارِ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْأَمْرَيْنِ وَهٰذَا اِحْدَى الرِّوَايَاتِ عَنِ الْإِمَامِ اَحْمَدَ وَهِيَ الْأَلْيَقُ بِأُصُوْلِهِ وَمَذْهَبِهِ))

''مذکورہ بالا مسئلہ میں درست بات یہی ہے کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے اور ترک کرنے میں اختیار ہے، اس لیے کہ ہر ایک کے متعلق آثار مروی ہیں اور امام احمد رحمہ اللہ سے بھی یہ روایت مروی ہے جو ان کے اصول و مذہب کے زیادہ مناسب ہے۔''

دور حاضر کے محدث علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی رائے اس مسئلہ میں یہ ہے کہ شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنے سے، پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ نماز جنازہ دعا اور عبادت ہے۔

جنازہ اٹھاتے وقت بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھنا اور ذکر کرنا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسا کرنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں بلکہ جنازہ کے ساتھ آواز بلند کرنا ناجائز ہے اور اس کی کراہت منقول ہے۔ سیدنا قیس بن عباد سے مروی ہے کہ:

((كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُوْنَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْجَنَائِزِ)) [1]

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنازوں کے پاس آواز بلند کرنا ناپسند کرتے تھے۔''

اسی طرح ایک مرفوع حدیث، جو کہ اپنے مختلف شواہد کی بنا پر قوی ہے، میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَتْبَعُ الْجَنَازَةَ بِصَوْتٍ وَّلَا نَارٍ)) [2]

''جنازے کے پیچھے آواز اور آگ کے ساتھ نہ آ۔''

---

[1] بیہقی: ٤/ ٧٤.

[2] ابو داؤد: ٢/ ٦٤ ـ مسند احمد: ٢/ ٤٢٧، ٥٢٨، ٥٣٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان احادیث سے یہ بات بھی عیاں ہو جاتی ہے کہ جنازہ کے ساتھ آواز بلند کرنا منع ہے اور یہ جو ہمارے ہاں طریقہ رائج ہو چکا ہے کہ جنازہ کو کندھا دیتے وقت با آواز بلند کہا جاتا ہے ''کلمہ شہادت'' اور سننے والے ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.....'' پڑھتے ہیں، اس کا کوئی ثبوت نبی ﷺ، آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور شریعت اسلامیہ سے نہیں ملتا اور نہ ہی جنازہ کے ساتھ نعت گوئی کا کہیں تذکرہ ملتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((وَاعْلَمْ اَنَّ الصَّوَابَ وَالْمُخْتَارَ وَمَا كَانَ عَلَيْهِ السَّلَفُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمُ السُّكُوْتُ فِيْ حَالِ السَّيْرِ مَعَ الْجَنَازَةِ فَلَا يُرْفَعُ صَوْتٌ بِقِرَاءَةٍ وَّلَا ذِكْرٍ وَّلَا غَيْرِ ذٰلِكَ)) ❶

''جان لیجئے کہ صحیح اور مختار بات اور جس پر سلف صالحین رحمہم اللہ تھے وہ یہ ہے کہ جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے خاموشی ہو۔ جنازے کے ساتھ آواز نہ قراءت کے ذریعے بلند کی جائے اور نہ ہی ذکر وغیرہ کے ساتھ۔''

امام نووی رحمہ اللہ کی اس صراحت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنازہ کے ساتھ ذکر اذکار یا قراءت وغیرہ کی آواز بلند کرنے کا ثبوت کتاب وسنت سے نہیں ملتا۔ جو کام نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے نہیں کیا، نہ اسے جائز سمجھا نہ افضل تو ہم کیسے ایسے کام جائز و افضل بنا سکتے ہیں۔ بلکہ ان کے حاشیہ خیال میں بھی ''نیکی کا یہ کام'' نہیں آیا ہوگا، جو پاک و ہند کے مسلمانوں نے اپنایا ہوا ہے۔ خدا جانے ہم کب ان بدعات سے تائب ہوں گے اور نہ جانے کہاں سے یہ بدعات وخرافات دین کے نام پر ہمارے عقاید واعمال کا حصہ بن چکی ہیں۔

قبروں والی مسجد میں نماز کی شرعی حیثیت:

ایسی مسجدیں جہاں قبریں ہوں وہاں نماز ادا کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے جب حبشہ میں موجود ایک گرجے اور اس میں لگائی ہوئی تصویروں کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

❶ کتاب الاذکار: ۲۰۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

''بے شک جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔ یہ لوگ مخلوق میں سے اللہ کے ہاں قیامت والے دن بدترین ہوں گے۔''

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل بیان فرمایا:

((اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ)) ❷

''خبردار! جو لوگ تم سے پہلے تھے (یہود ونصاریٰ) وہ اپنے نبیوں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیتے تھے۔ خبردار! تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا، میں تمہیں (سختی سے) اس کام سے روکتا ہوں۔''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ قبروں پر مسجدیں بنانا شرعاً حرام وممنوع ہے تو ایسی مساجد میں نماز ادا کرنا بالاولیٰ منع ہے۔ ہمارے بھائی جو خود کو ''سچے عاشق رسول'' کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کے علاوہ کسی کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں، وہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان فرامین کو کس گوشے میں رکھیں گے؟ کب ان پر عمل کر کے حقیقی ''عاشق رسول'' ہونے کا ثبوت دیں گے؟

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے المحلی ۴/ ۲۷، ۲۸ میں امام احمد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

---

❶ بخاری، كتاب الصلاة: ٤٢٧۔ مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة: ٥٢٨۔ نسائی كتاب المساجد: ٧٠٣.

❷ صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلوة: ٥٣٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ صَلّٰی فِیْ مَقْبَرَةٍ اَوْ اِلٰی قَبْرٍ اَعَادَ اَبَدًا))

''جس نے قبروں والی جگہ یا قبر کی طرف نماز ادا کی، وہ اپنی نماز کو ضرور لوٹائے۔''

سیدنا ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا تُصَلُّوْا اِلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا)) ❶

''قبروں کی طرف نماز ادا نہ کرو اور نہ ان پر بیٹھو۔''

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبُرَةَ وَالْحَمَّامَ)) ❷

''ساری زمین مسجد ہے سوائے قبروں والی جگہ اور حمام کے۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يُّصَلّٰی بَيْنَ الْقُبُوْرِ)) ❸

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے درمیان نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔''

ان احادیث میں قبروں والی جگہ پر نماز پڑھنے کی ممانعت عام ہے خواہ قبر دائیں طرف ہو یا بائیں طرف، آگے ہو یا پیچھے، اس لیے کہ منع کی حدیث عام ہے۔ قبر کسی معروف شخصیت کی ہو یا گم نام کی، منع کرنے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچے دل سے محبت کرتے ہیں تو پھر ان کی بات زبانی نہیں، عملی طور پر مان کر اپنی محبت کا ثبوت دیں۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب النهی عن الجلوس علی القبر والصلاة علیه: ۹۷۲.

❷ ترمذی، ابواب الصلاة (۳۱۷) ۱/ ۳۴۱۔ ابوداود، کتاب الصلوٰة (۴۹۲).

❸ موارد الظمآن، کتاب المساجد: (۳۴۵) مسند بزار: (۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳) بحواله کتاب الجنائز: ۱/ ۲۷۰) امام ہیثمی فرماتے ہیں رواه البزار ورجاله رجال الصحيح اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز تہجد

نبی ﷺ سے ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم تہجد پڑھا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے اور تمھارے لیے اللہ کے قرب کا سبب، برائیوں سے دور ہونے کا ذریعہ اور گناہوں سے باز رکھنے والا عمل ہے۔'' ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَآءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُوا النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ.)) ❷

''رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے، عشاء کی نماز کو لوگ ((عَتَمَة)) ''اندھیرے کی نماز'' بھی کہتے تھے آپ ہر دو رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔''

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ رات کو تہجد کی نماز عام طور پر گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ نماز تہجد سے انسان کے اندر تقویٰ، پرہیز گاری اور اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے۔ تہجد بگڑے ہوئے نفس کی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس لیے اس کی ادائیگی کی عادت ڈالنی چاہیے تاکہ ہماری نفسانی خواہشات کا خاتمہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور نزدیکی میسر ہو۔

---

❶ ابن خزيمة : ١١٣٥ ـ مستدرك حاكم : ١/ ٣٠٨ ـ شرح السنة : ٩٢٢ .

❷ صحيح مسلم : ١/ ٢٥٤ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز تراویح

رمضان المبارک کی بابرکت راتوں میں عشاء کے بعد گیارہ رکعت کی ادائیگی کو نماز تراویح کہا جاتا ہے۔ حدیث میں اسے قیام رمضان، صلاۃ رمضان اور قیام اللیل وغیرہ کہا گیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

((مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً.)) (الحديث)

''رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔''

اس حدیث کو امام بخاری، امام محمد شاگرد امام ابوحنیفہ، امام بیہقی، علامہ زیلعی حنفی، علامہ ابن ہمام حنفی، علامہ حسن شرنبلالی حنفی رحمہم اللہ نے تراویح کے بیان میں ذکر کیا ہے، جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تراویح اور تہجد ایک ہی چیز ہے۔ ❶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہم کو گیارہ رکعت پڑھانے کا حکم دیا۔ ❷

ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو گیارہ رکعت تراویح ہی پڑھائی تھی۔ ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ گیارہ رکعت تراویح ادا کرتے تھے۔ ❹

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ تفصیل کے لیے دیکھیں: (مقالات ربانیہ ص: ۱۲۲ تا ۱۲۷)

❷ الموطا للمالك: ۱/ ۱۱٤ ـ البيهقي: ۲/ ٤۹٦.

❸ ابن ابی شیبه: ۲/ ۳۹۲ـ تاريخ المدينة المنورة ۱/ ۷۱۳.

❹ سنن سعید بن منصور بحواله التعليق الحسن: ۱/ ۳۹۲ـ الحاوى للفتاوىٰ: ۱/ ۳٤۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اٰخُذُ لِنَفْسِيْ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ هُوَ الَّذِيْ جَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْهِ النَّاسَ إِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً وَهِيَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَدْرِيْ مَنْ اَحْدَثَ هٰذَا الرُّكُوْعَ الْكَثِيْرَ .)) ❶

''تراویح کے متعلق جو بات میں اپنے لیے اختیار کرتا ہوں، وہ گیارہ رکعت ہے جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا تھا اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تھی اور میں نہیں جانتا کہ کس نے ان (۱۱) رکعات سے زیادہ نماز ایجاد کی ہے۔''

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ اور آثار صریحہ اور امام مالک رحمہ اللہ کی وضاحت سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل مبارک گیارہ رکعت تراویح ہی کا ہے اور اسی کو امام مالک رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔ اس لیے اگر کوئی شخص بیس یا کم وبیش رکعات ادا کرتا ہے تو وہ جان لے کہ اس کی تعداد بہرحال سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق نہیں۔ عافیت وسلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی منزل ایک ہی راستے سے مل سکتی ہے اور وہ راستہ نبی مکرم ورحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی ''غیر مشروط اور بلا واسطہ'' پیروی ہے۔ ایسی اتباع اور اطاعت جو کسی امتی کے اقوال وفرامین کی محتاج نہ ہو۔ جس میں آپ نیکی کے کام پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے لیے ائمہ کرام کی طرف منتظر نگاہوں سے نہ دیکھتے رہیں۔ آپ کا رویہ اور سوچ دین کے معاملات میں یہ نہ ہو کہ ''کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے میں کہ یہ حدیث ہمارے مذہب کے مطابق ہے یا نہیں'' بلکہ آپ کی سوچ اتنی واضح اور صاف ستھری ہو کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بعد ساری دنیا کی بات کو رد کر دیا جائے گا، بات اگر مان لی جائے گی تو صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مانی جائے گی۔

❶ الصلوٰۃ والتهجد ص : ۲۲۸۷۔ لعبد الحق الاشبیلی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز اشراق

اسے صلوٰۃ الضحیٰ اور صلوٰۃ الاوابین بھی کہا جاتا ہے، ضحیٰ کے معنیٰ ''دن کا چڑھنا'' اور اشراق کے معنیٰ ''طلوع آفتاب ہے'' یعنی جب آفتاب طلوع ہوکر کچھ بلند ہو تو اس وقت نوافل ادا کرنا نماز اشراق کہلاتا ہے۔

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو صلاۃ الضحیٰ پڑھتے دیکھا تو فرمایا: ''کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ یہ نماز اس وقت کے علاوہ وقت میں افضل ہے؟ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ.)) ❶

''اوابین کی نماز اس وقت ہے جب شدت گرمی کی بنا پر اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلتے ہیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُحَافِظُ عَلَى صَلَاةِ الضُّحَى اِلَّا اَوَّابٌ قَالَ : وَهِيَ صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ.)) ❷

''صلاۃ الضحیٰ کی ''اواب'' (بہت زیادہ رجوع کرنے والا) ہی حفاظت کرتا ہے اور فرمایا: یہی صلاۃ الاوابین ہے۔''

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الضحیٰ ہی صلاۃ الاوابین ہے جو لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کو صلاۃ الاوابین سمجھتے ہیں ان کے پاس کوئی صحیح دلیل موجود نہیں، اس کی کم از کم تعداد دو رکعت ہیں۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة المسافرين: ٧٤٨.

❷ ابن خزيمة: ١٢٢٤ـ مستدرك حاكم: ١/ ٣١٤ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١٩٩٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَ أَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى.)) ❶

''تم میں سے ہر ایک کے سب جوڑوں پر صبح سویرے صدقہ کرنا واجب ہے۔ پس ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب چیزوں سے صلاۃ الضحیٰ کی دو رکعت کفایت کرتی ہیں۔''

یہ نماز چار رکعت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ ❷

یہ نماز آٹھ رکعت بھی پڑھی جا سکتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے دن غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز ضحیٰ ادا فرمائی۔ ❸

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين: ٧٢٠.

❷ سنن ابى داود: ١٢٨٩ ـ مسند احمد: ٥/ ٢٨٦، ٢٨٧.

❸ صحيح البخاری، كتاب التهجد، باب صلاة الضحىٰ فى السفر: ١١٧٦ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين: ٨٠، ٣٣٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز استخارہ

جب کسی جائز کام کرنے کا ارادہ ہو تو ایسے موقع پر استخارہ کرنا سنت ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بندہ دو رکعت نماز ادا کرے، اس کے بعد یہ دعا کرے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ.)) [1]

”اے میرے اللہ! تجھ سے تیرے علم کے ذریعے خیر مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ذریعے طاقت مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں، بلاشبہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لیے، میرے دین، میری زندگی اور میرے انجام کار میں بہتر ہے تو اسے میرا مقدر بنا دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری زندگی اور میرے انجام کار میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور بھلائی

[1] صحيح البخاري، كتاب التهجد: ١١٦٢، ٦٣٨٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جہاں بھی ہو میرے مقدر میں کر دے پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔''

استخارہ دن یا رات کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔ عصر حاضر میں بعض لوگوں نے استخارے کو ایک کاروبار بنا لیا ہے اور یہ طریقہ ایک وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ لوگوں نے جگہ جگہ استخارہ کے اڈے بنا لیے ہیں، حالانکہ مسنون تو یہ ہے کہ آدمی خود استخارہ کرے، کسی دوسرے سے استخارہ کروانا نبی ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے۔ استخارہ کروانے والوں نے پھر یہ اعتقاد بنا لیا ہے کہ فلاں بزرگ سے استخارہ کرواؤں گا تو مجھے کوئی پکی بات مل جائے گی، جس پر عمل کر لوں گا اور وہ خواب دیکھ کر صحیح صورتحال سے آگاہ کر دیں گے حالانکہ استخارہ ضرورت مند آدمی اللہ وحدہ لاشریک لہ سے خود کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا سینہ کھول دے گا اور کسی جانب اس کی توجہ مبذول کر دے گا۔ اچھے کام کے لیے استخارہ کے علاوہ اصحاب الخیر سے مشورہ بھی جاری رکھنا چاہیے۔ استخارہ میں خواب کے ذریعہ رہنمائی ہونا کوئی یقینی بات نہیں۔ ایسا ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ استخارہ کا تو لفظی معنی ہی خیر کا طلب کرنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز عیدین

نماز عیدین باہر عیدگاہ میں ادا کرنا سنت ہے اور یہ نماز اذان اور تکبیر کے بغیر پڑھی جاتی ہے۔ ❶

اسی طرح نماز عیدین کے بعد ایک خطبہ ہوتا ہے جس میں امام اللہ سے ڈرنے، تقویٰ اختیار کرنے اور اطاعت رسول ﷺ کرنے کی ترغیب دے اور وعظ ونصیحت کرے، عورتوں کو صدقہ خیرات وغیرہ امور پر ابھارے اور جہنم سے ڈرائے۔ ❷

عید کا وقت نماز اشراق والا ہی ہے۔ ❸

عیدگاہ جاتے ہوئے تکبیرات کہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ ❹

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ یوں تکبیرات کہتے:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا.)) ❺

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یوں تکبیرات کہتے تھے:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَجَلُّ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.)) ❻

اس کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے قبلہ رخ کھڑے ہوں اور دو رکعت نماز عید کی نیت

---

❶ صحيح مسلم، كتاب العيدين: ٨٨٨.

❷ صحيح مسلم، كتاب العيدين: ٨٨٥.

❸ سنن ابی داود، باب وقت الخروج الى العيد: ١١٣٥.

❹ ابن ابی شيبه: ١/ ٤٨٧، ٤٨٨ ـ باب فی التكبير اذا خرج الى العيد.

❺ فتح الباری: ٢/ ٤٦٢ ـ عبدالرزاق بسند صحيح.

❻ ابن ابی شيبه: ٥٦٥٥، (١/ ٤٩٠).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلیں پھر ''اللہ اکبر'' کہہ کر رفع الیدین کرتے ہوئے ہاتھ سینے پر باندھ لیں اور جس طرح عام نماز ادا کرتے ہیں اسی طرح ادا کریں۔ فرق صرف اسی قدر ہے کہ اس نماز میں بارہ تکبیریں زائد ہیں۔ پہلی رکعت میں قراءت سے قبل سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل پانچ تکبیریں۔ ❶

نماز کی تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کرنا اس صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے جس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے جو رکوع سے پہلے کہتے۔ ❷

نماز عیدین میں چونکہ تکبیرات رکوع سے قبل ہیں، اس لیے ان میں رفع الیدین کرنا درست ٹھہرا۔ عیدین کی نماز میں مسنون قراءت کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

نماز عید کی تکبیرات:

دلائل صحیحہ کی رو سے قوی بات یہ ہے کہ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں ہیں۔ البتہ ۶ زائد تکبیرات بھی ثابت ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی سَبْعًا وَخَمْسًا سِوَی تَكْبِيْرَتَيِ الرُّكُوْعِ)) ❸

''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں سات اور پانچ

---

❶ سنن ابی داوٗد، کتاب الجمعة، باب التکبیر فی العیدین: ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۲) تفصیل کے لیے دیکھیں: (احکام العیدین، للامام الفریابی رحمة الله علیه)

❷ سنن ابی داوٗد، باب رفع الیدین فی الصلوٰة: ۷۲۲، المنتقٰی لابن جارود: ۱۱۷۸، مسند احمد: ۲/ ۱۳۴، دار قطنی: ۱/ ۲۸۹.

❸ ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوٰة والسنة فیها: (۱۲۸۰) ابوداؤد، کتاب الصلوٰة باب التکبیر فی العیدین (۱۱۵۰).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکبیریں کہیں۔ رکوع کی دو تکبیروں کے علاوہ۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَبَّرَ فِی صَلٰوةِ الْعِیدِ سَبْعًا وَخَمْسًا)) ❶

نافع مولیٰ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، میں نماز عید الاضحیٰ اور نماز عید الفطر میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر تھا۔ انہوں نے پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں قراءت سے پہلے کہیں۔ بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ ''وھی السنة'' یہ سنت طریقہ ہے۔ اس اثر کی سند بالکل صحیح بلکہ اصح الاسانید میں سے ہے، دیکھیں۔'' ❷

مذکورہ بالا دلائل صحیحہ سے معلوم ہوا کہ نماز عید میں اکثر دلائل اس بات کے مؤید ہیں کہ پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہی جائیں۔

صدقۃ الفطر کا حکم:

نبی کریم ﷺ نے صدقۃ الفطر عید کی نماز سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

((فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ)) ❸

''رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مسلمانوں کے

---

❶ ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوة والسنة فيها (١٢٧٨ ـ المنتقى لابن الجارود: (٢٦٢).

❷ الموطا للمالك، كتاب العيدين، كتاب الام للشافعي، بيهقي: ٣/ ٢٨٨ مختصر الخلافيات للبيهقي: ٢/ ٢٢٠.

❸ بخاري، كتاب الزكوة (١٥٠٣) مسلم كتاب الزكوٰة (٩٨٤).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے سب پر فرض کیا ہے اور لوگوں کو نماز عید کی طرف نکلنے سے پہلے اس کی ادائیگی کا حکم فرمایا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عید سے ایک یا دو دن پہلے صدقہ فطر ادا کر دیتے تھے۔ صحیح البخاری کتاب الزکوۃ باب **صدقة الفطر على الحر والمملوك** میں ہے:

''وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ''

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے صدقہ فطر دے دیتے تھے۔''

نافع سے روایت ہے کہ:

((اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ اِلَى الَّذِىْ يَجْمَعُ عِنْدَهُ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ)) [1]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر سے دو یا تین دن پہلے صدقہ فطر اس آدمی کی طرف بھیج دیتے تھے جو صدقہ جمع کرتا تھا۔''

[1] الموطا للمالك، فتح البارى: ٣/ ٣٧٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز استسقاء

جب کبھی قحط سالی آجائے اور بارش نہ برس رہی ہو یا مسلمانوں کو بارش کی شدید ضرورت ہو تو کسی دن پرانے کپڑے پہن کر بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ آبادی سے باہر کسی کھلے مقام پر جمع ہو کر منبر رکھا جائے اور نماز استسقاء ادا کی جائے۔ ❶

امام منبر پر بیٹھ کر خطبہ دے۔ ❷

خطبہ نماز سے پہلے بھی درست ہے۔ ❸ اور نماز کے بعد بھی ❹ نماز عید کی طرح اس نماز کے لیے بھی اذان اور اقامت کہنا ثابت نہیں۔

نماز استسقاء عید کی نماز کی طرح دو رکعت ہے۔ ❺

نماز استسقاء میں قراءت جہری کی جائے گی۔ ❻

نماز استسقاء میں چادر پلٹنا بھی صحیح احادیث میں وارد ہے، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے، جب آپ نے قبلہ رو ہو کر دعا کا ارادہ کیا تو اپنی چادر کو پلٹا۔ ❼

---

❶ سنن ابی داود، صلوٰۃ الإستسقاء: ١١٦٥۔ ترمذی: ٥٥٧۔ مستدرك حاكم: ١/ ٣٢٦.

❷ سنن ابی داود: ١١٧٣.

❸ ابن خزیمه: جماع ابواب صلوٰۃ الاستسقاء، باب خطبة قبل صلوة الإستسقاء: ١٤٠٧.

❹ مسند احمد: ٤/ ٤١.

❺ ابن خزیمه، جماع ابواب صلوٰۃ الإستسقاء، باب الخطبة قبل صلوٰۃ الإستسقاء: ١٦٥۔ معرفة السنن والآثار: ١٩٩٧۔ جامع ترمذی، باب ما جاء فی صلاة الإستسقاء: ٥٥٧، ابن خزیمه: ١٤٠٥.

❻ صحیح البخاری، باب کیف حول النبی ﷺ ظهره الی الناس: ١٠٢٥.

❼ صحیح البخاری، کتاب الإستسقاء، باب کیف حول النبی ﷺ ظهره الی الناس: ١٠٢٥۔ وصحیح مسلم، کتاب صلاة الإستسقاء: ٨٩٤۔ ابی داود: ١١٦٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آپ طلب باراں کے لیے نکلے تو آپ پر سیاہ چادر تھی، آپ نے اس کا نچلا حصہ اوپر لانا چاہا تو مشکل پیش آئی لہٰذا آپ ﷺ نے اسے کندھوں پر ہی الٹ دیا۔ ❶

امام کے ساتھ لوگ بھی اپنی چادریں الٹ دیں۔ (مسند احمد: ۴/۴۱) چادر پلٹتے وقت چادر کا دایاں کنارہ بائیں کندھے پر اور بایاں کنارہ دائیں کندھے پر ڈال دیں۔ ❷

پھر دعا کریں، دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اٹھائیں کہ بغلیں دکھائی دیں۔ ❸

لیکن ہاتھوں کو سر سے اونچا نہ کریں۔ ❹

ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف ہو۔ ❺

استسقاء کے لیے دعائیں:

((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا.)) ❻

''اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں پانی پلا۔''

((اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَ أَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ.))

''اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر دے۔''

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَ نَحْنُ

❶ سنن ابی داود، جماع ابواب صلوٰة الإستسقاء: ١١٦٤۔ ابن خزيمة: ١٤١٦.
❷ سنن ابی داود: ١١٦٣.
❸ صحيح البخاری، كتاب الإستسقاء: ١٠٣٠.
❹ سنن ابی داود، باب رفع اليدين فی الإستسقاء: ١١٦٨۔ مسند احمد: ٥/ ٢٢٣.
❺ مسلم: ٨٩٥.
❻ صحيح البخاری، كتاب الإستسقاء: ١٠١٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْفُقَرَآءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَ اجْعَلْ مَآ أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغًا إِلٰى حِيْنٍ.)) ❶

''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے، بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اے اللہ! تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو غنی ہے اور ہم فقیر ومحتاج ہیں۔ ہم پر بارش برسا اور جو بارش تو برسائے اسے ہمارے لیے ایک مدت تک قوت اور (مقاصد تک) پہنچنے کا ذریعہ بنا دے۔''

((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ.)) ❷

''اے اللہ! ہمیں پانی پلا، ہم پر ایسی بارش نازل کر جو ہماری تشنگی بجھا دے، جو ہلکی پھوار بن کر غلہ اگانے والی نفع بخش ہو، نقصان دینے والی نہ ہو، جلدی آنے والی ہو، نہ کہ دیر لگانے والی۔''

❶ سنن ابی داود، صلاة الإستسقاء: ١١٧٣۔ مستدرك حاكم: ١/ ٣٢٨۔ البيهقی: ٣/ ٣٤٩.

❷ سنن ابی داود، صلاة الإستسقاء: ١١٦٩۔ ابن خزيمة: ١٤١٦۔ مستدرك حاكم: ١/ ٣٢٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کسوف اور خسوف

سورج اور چاند گرہن لگنے کے وقت جو نماز ادا کی جاتی ہے اسے صلاۃ الکسوف یا صلاۃ الخسوف کہتے ہیں۔ یہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ ❶

اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھیں۔ اس میں لمبا قیام کریں، پھر لمبا رکوع کریں، پھر رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ لمبا قیام کریں، پھر پہلے رکوع سے ذرا چھوٹا رکوع کریں، پھر رکوع سے اٹھ کھڑے ہوں اور دو سجدے کریں۔ پھر سجدوں سے اٹھ کر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح لمبا قیام پھر لمبا رکوع، پھر لمبا قیام اور پھر رکوع کریں پھر دو سجدے کر کے تشہد میں بیٹھ جائیں اور نماز مکمل کریں، پھر اس کے بعد امام خطبہ دے۔ ❷

عورتیں بھی اس جماعت میں شریک ہوں۔ ❸

اس نماز کے لیے بھی اذان اور اقامت کہنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اس نماز میں قراءت جہری ہے۔ ❹

❶ صحیح البخاری، کتاب صلاۃ الکسوف، باب النداء ب ((الصلاۃ جامعۃ)) ۱۰۴۵۔ صحیح مسلم: ۹۱۰)

❷ صحیح بخاری، صلاۃ الکسوف، باب صلاۃ الکسوف جماعۃ: ۱۰۵۲۔ صحیح مسلم، صلاۃ الکسوف: ۹۰۷۱.

❸ صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ، باب من قال فی الخطبۃ بعد الثناء ((امابعد)) ۹۲۲ : وباب صلاۃ النساء مع الرجال فی الکسوف: ۱۰۵۳۔

❹ متفق علیہ بحوالہ بلوغ المرام مترجم: ۳۳۳۔ مطبوعہ دارالسلام ریاض.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحیۃ المسجد

جب بھی کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ کا اس کے لیے حکم ہے کہ وہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھے۔ سیدنا ابوقتادہ السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.)) [1]

''جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرے۔''

صحیح البخاری میں دوسرے مقام پر الفاظ یوں ہیں:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.))

''جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ اتنی دیر تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت ادا نہ کر لے۔''

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ میں (مسجد میں) داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں بھی بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے کون سی چیز مانع ہوئی ہے؟'' میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میں نے آپ ﷺ کو اور دیگر لوگوں کو بیٹھے دیکھا تو میں بھی بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ.)) [2]

''جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ اتنی دیر تک نہ بیٹھے جب تک کہ وہ دو رکعت ادا نہ کرے۔''

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب إذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین: ٤٤٤.

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین: ٧١٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم کی دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلِّ رَكْعَتَيْنِ.))

''(اٹھو اور) دو رکعت ادا کرو۔''

بہت سے لوگ اس مسئلہ میں کوتاہی اور لاپرواہی سے کام لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو جو مسجد میں آکر بیٹھ گئے تھے کہنا کہ اٹھ کر دو رکعت ادا کرو، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ تحیۃ المسجد کا ضرور خیال رکھنا چاہیے اور دو رکعت پڑھے بغیر مسجد میں نہیں بیٹھنا چاہیے۔ اتنی پختہ روایت کے بعد بھی ہمارا لاپرواہی کرنا یا لوگوں کے اقوال و آراء کی طرف دھیان دینا اور حدیث رسول ﷺ سے بے اعتنائی کرنا دین کے معاملے میں ہماری ذہنی کج روی کی علامت ہے۔ ہمیں اپنے رویے بدلنے چاہئیں۔ اپنی سوچ میں تبدیلی پیدا کرنی چاہیے۔ ہم زبان کی حد تک تو بہت بڑے ''عاشق رسول'' بنتے ہیں۔ مگر ہمارا عمل اس کے برعکس ہے۔ امت مسلمہ کی بربادی کے اسباب میں سے ایک بنیادی سبب نبی مکرم ﷺ کے احکامات سے روگردانی ہے۔ (واللہ اعلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفرق مسائلِ نماز

بیل بوٹے والی جائے نماز پر نماز پڑھنے کا حکم:

ایسی جائے نمازوں پر نماز ادا کرنا بہتر نہیں ہے۔ خواہ وہ نقش و نگار ہوں یا بعض مساجد کی تصاویر کیونکہ یہ تصاویر انسان کے ذہن اور دل کو اپنی طرف مشغول کرنے کا سبب بنتی ہیں جس سے نمازی کے خشوع میں خلل واقع ہوتا ہے۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک تصاویر والا پردہ تھا جس کے ساتھ انھوں نے اپنے گھر کو ایک طرف سے ڈھانپا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامِكِ هٰذَا فَاِنَّهُ لَا یَزَالُ تَصَاوِیْرُهُ تَعْرِضُ لِیْ فِیْ صَلَاتِیْ.)) ❶

''کہ ہم سے اس پردے کو ہٹا دو۔ اس کی تصویریں نماز میں میرے سامنے آتی ہیں۔''

دوسری دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ دھاری دار چادر میں نماز پڑھی۔ نماز میں اس چادر کی دھاریوں کی طرف ایک نظر دیکھا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس سے ایک سادہ چادر لے آؤ۔ اس چادر نے تو مجھے میری نماز سے غافل کر دیا۔ ❷

نماز میں کپڑوں اور بالوں سے کھیلنا:

نماز کے اندر اطمینان و سکون کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے اور نماز کے ارکان کی ادائیگی کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔ عام لوگوں کی جو عادت ہے کہ کبھی سر کے بالوں سے کھیلتے ہیں اور

---

❶ صحیح بخاری، ٣٧٤-٥٩٥٩۔ ❷ صحیح بخاری، کتاب الصلوٰة۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی داڑھی کے بالوں سے۔ نماز کے اندر ایسے افعال سے پرہیز کرنا چاہیے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ لَا اَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا)) ❶

''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے (اور یہ بھی حکم دیا گیا ہے) کہ نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹوں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں کپڑوں اور بالوں سے کھیلنا اور انہیں سمیٹنا، یہ درست نہیں ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

فرض نماز گھر میں پڑھنا کیسا ہے؟

تندرست اور غیر معذور آدمی پر فرض نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾ ''رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔'' یعنی نماز باجماعت ادا کرو۔ یہ امر ہے اور یہاں امر (حکم) وجوب کے لیے ہے۔ دارقطنی میں حدیث ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلٰوةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ)) ❷

''جس شخص نے اذان سنی، پھر وہ بغیر کسی عذر کے مسجد میں نہ آیا، اس کی نماز ہی نہیں۔''

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''اسنادہ صحیح'' اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

صحیح مسلم میں ہے، ایک نابینا شخص اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کوئی مجھے مسجد میں لانے والا نہیں۔ گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت دے دیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے رخصت دے دی۔ جب (اس نے رخ موڑا اور) واپس پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تو اذان سنتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (فَاَجِبْ) تو پھر قبول کر یعنی تیرا مسجد میں آنا لازمی ہے۔ اندازہ لگائیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نابینا شخص کو

---

❶ بخاری: ۱/ ۱۳۵. ❷ مشکوٰۃ: ۱/ ۳۳۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان سننے کے بعد اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی تو بینائی والے شخص کو بغیر شرعی عذر کے بھلا گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت کس طرح ہوگی۔ صحیحین میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں۔ پھر اذان کہلاؤں اور ایک شخص کو نماز باجماعت پڑھانے کے لیے کھڑا کر کے ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز باجماعت کے لیے حاضر نہیں ہوتے اور ان کو ان کے گھر سمیت جلا ڈالوں۔

یہ سخت وعید اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمانوں پر باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے معاشرے میں اس کی کوئی اہمیت نہیں اور لوگ اذان سننے کے بعد اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور بہت سے ایسے بھی ہیں جو اپنے اپنے مقام پر ہی نماز پڑھ لینا کافی سمجھتے ہیں جبکہ بغیر شرعی عذر کے ایسے لوگوں کی نماز ہوتی ہی نہیں جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ننگے سر نماز کا مسئلہ:

نماز میں ستر ڈھانپنا واجب ہے اور کندھوں پر بھی کسی چیز کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ کپڑے شریعت میں ضروری طور پر ثابت نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک کپڑے میں بھی نماز پڑھی ہے جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ایک دن ایک کپڑے کو جسم پر لپیٹے نماز پڑھ رہے تھے جبکہ دوسرا کپڑا قریب رکھا ہوا تھا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو کسی نے کہا، آپ ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کر رہے ہیں جبکہ دوسرا کپڑا آپ کے پاس موجود ہے۔ انہوں نے کہا ہاں میں چاہتا ہوں کہ تمہارے جیسے جاہل مجھے دیکھ لیں۔ ((رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ هٰکَذَا)) میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ [1]

صحیح بخاری میں ہی ایک دوسری روایت میں ایک کپڑے میں نماز کی کیفیت یہ بیان کی گئی ہے ((قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ)) کپڑے کو اپنی گدی پر باندھا ہوا تھا۔ (یعنی سر پر

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ بغیر رداء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ نہ تھا)

دوسری دلیل:...... عمر بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا:

((يُصَلِّيْ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ بَيْتَ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ))

اور صحیح مسلم کی روایت میں مُتَوَشِّحًا کے الفاظ ہیں۔ آپ ﷺ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے، اس کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر بندھے ہوئے تھے۔ اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے سر پر وہ کپڑا نہ تھا۔ آپ ﷺ ننگے سر تھے۔ ہاں عورت کی نماز ننگے سر نہیں ہوتی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ)) ❶

''بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔''

یہ حدیث بھی اس کا بین ثبوت ہے کہ مرد کی ننگے سر نماز ہو جاتی ہے۔ اس کے لیے سر ڈھانپنا شرط نہیں ورنہ نبی کریم ﷺ ضرور یہ فرما دیتے کہ مرد اور عورت کی نماز ننگے سر نہیں ہوتی۔

اب ان دلائل سے کوئی یہ مت سمجھے کہ ایک کپڑے میں نماز اس وقت درست تھی جب مسلمانوں کے پاس کپڑے کم تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے وسعت دے دی تو سر ڈھانپنا واجب ہو گیا۔ اس بات کی حقیقت معلوم کرنے کے لیے ہم امیر المومنین ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں کیونکہ وہ یقیناً ہم سے بڑھ کر شریعت کو سمجھنے والے تھے۔ ایسے ہی حالات میں کسی شخص نے ان سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سے زیادہ کپڑوں کو شمار کر لیا مگر ان میں سر ڈھانپنے والے کپڑے کا نام ہی نہیں۔ ❷

امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو تو فراخی وسعت کے وقت بھی یہی سمجھ آئی کہ سر ڈھانپنا واجب نہیں۔ اب ان احادیث صحیحہ مرفوعہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم کو ترک کر کے اپنی عقل کو سامنے رکھنا ہرگز انصاف نہیں۔

---

❶ ابو داؤد، ترمذی، صححه البانی۔

❷ بخاری، باب الصلوۃ فی القمیص والسراویل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا:

نبی اکرم ﷺ کی صحیح احادیث کی رو سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی ایک رات میں قرآن حکیم ختم نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ کی قراءت مختلف اوقات میں مختلف ہوتی تھی۔ آپ ﷺ کبھی زیادہ قرآن پڑھتے اور کبھی کم۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((وَلَآ اَعْلَمُ نَبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ)) ❶

''میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات میں پورا قرآن پڑھا ہو۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً حَتّٰى قَالَ فَاقْرَءْهُ فِيْ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ)) ❷

''ایک مہینے میں قرآن پڑھ، میں نے کہا: میں (اس سے کم وقت میں پڑھنے کی) قوت پاتا ہوں یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سات دنوں میں پڑھ اور اس سے زیادہ نہ کر۔''

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے انہیں مزید رخصت دیتے ہوئے فرمایا:

((لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ)) ❸

''جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا اس نے اسے نہیں سمجھا۔''

اس لیے رسول اللہ ﷺ خود بھی تین دنوں سے کم میں قرآن ختم نہیں کرتے تھے۔

---

❶ مسلم، كتاب صلوة المسافرين (١٣٩) المغني لابن قدامه: ٢/ ٦١٢.

❷ بخاری مع الفتح: ٩/ ٩٥ كتاب فضائل القراٰن، باب فی كم يقرء القراٰن؟۔ مسلم، كتاب الصيام (١١٥٩) باب النهی عن صوم الدهر.

❸ ابوداؤد، كتاب الصلوة باب تحزيب القراٰن (١٣٩٤) ترمذی مع تحفة الاحوذی: ٤/ ٦٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَءُ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ)) ❶

''نبی کریم ﷺ تین دن سے کم میں قرآن نہیں پڑھتے تھے۔''

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ ایک رات میں قرآن مجید ختم نہیں فرماتے تھے۔ آپ ﷺ تین راتوں سے کم میں قرآن مکمل نہیں کرتے تھے اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی فرمایا کہ جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا اس نے اسے سمجھا نہیں۔ لہٰذا مختار مذہب یہی ہے کہ تین دنوں سے کم میں قرآن نہ پڑھا جائے۔

سلف صالحین رحمہم اللہ میں سے کئی افراد سے تین دنوں سے کم میں قرآن پڑھنے کا ذکر کتب احادیث میں ملتا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کا عمل اور حکم سب پر فائق ہے۔ ممکن ہے ان اسلاف کو یہ معلوم نہ ہو۔

آداب المسجد:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک اعرابی آیا۔ وہ مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے ڈانٹنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر اس کا پیشاب منقطع نہ کرو، اسے چھوڑ دو۔ جب اس نے پیشاب کر لیا، آپ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا:

((إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)) ❷

''بلاشبہ مساجد پیشاب وگندگی کے لیے نہیں ہوتیں یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور قرآن کی تلاوت کے لیے تعمیر کی جاتی ہیں۔''

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

❶ ابن سعد: ۱/ ۳۷۶ کتاب اخلاق النبی ﷺ لابی شیخ (۲۸۱) بحوالہ صفۃ صلاۃ النبی للشیخ الالبانی: ۱۲۰.

❷ مسلم، کتاب الطھارۃ، باب وجوب غسل البول وغیرہ من النجاسات: ۲۵۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجدوں کو ہر قسم کی گندگیوں، کوڑا کرکٹ، تھوک، اونچی آوازوں، جھگڑوں، خرید و فروخت اور تمام اس قسم کے معاملات سے بچانا ضروری ہے۔'' ❶

اسی طرح وہ حدیث جس میں مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنا منع قرار دیا گیا ہے، اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں آواز بلند کرنا، شور وغیرہ منع ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا)) ❷

''جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ اسے کہہ دے اللہ تعالیٰ تیری چیز تجھ پر نہ لوٹائے۔ (یعنی تیری چیز نہ ہی ملے تو اچھا ہے) کیونکہ مسجدیں اس لیے نہیں بنائی گئیں۔''

نماز میں خشوع وخضوع کے مسائل:

جب آدمی مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرے گا تو نمازیوں کی نماز میں اس کے آواز بلند کرنے سے خلل واقع ہوگا اور ان کے خشوع وخضوع اور تذلل و عاجزی میں فرق آئے گا۔ جس بنا پر ایسا اعلان منع ہے تو اسی طرح مسجد میں نمازوں کے بعد چندہ وغیرہ لینے والے افراد کا ایسا اعلان بھی درست نہ ہوگا جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہوگا۔ اس طرح نماز کے فوراً بعد درسِ قرآن و حدیث یا کسی بھی طرح کا اعلان بھی مناسب نہیں بلکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ابھی نمازی ذکر اذکار میں مصروف ہوتے ہیں، دعا کرنے میں مصروف ہوتے ہیں، اور مسجد میں درس شروع ہو چکا ہوتا ہے۔ بہتر ہے کہ سامعین کی کیفیات کا خیال کیا جائے اور اس کو مدنظر رکھتے ہوئے وعظ و نصیحت کی جائے۔

---

❶ شرح مسلم للنووی: ٣/ ١٦٤.

❷ مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد (٥٦٨).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((اِعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَةِ فَكَشَفَ السِّتْرَ وَقَالَ أَلَآ إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ أَوْ قَالَ فِي الصَّلَاةِ)) [1]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اونچی آواز سے قراءت کرتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹا کر فرمایا: خبردار تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہے۔ تم ہرگز ایک دوسرے کو تکلیف نہ دو اور نہ ہی ایک دوسرے پر بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرو۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

((اِعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ فَاتُّخِذَ لَهُ فِيهِ بَيْتٌ مِنْ سَعَفٍ قَالَ: فَأَخْرَجَ رَأْسَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ بِمَا يُنَاجِي رَبَّهُ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقِرَاءَةِ)) [2]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھجور کی شاخوں کا گھر بنایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن سر نکالا اور فرمایا: بے شک نمازی اپنے رب عزت وجلال والے سے سرگوشی کرتا ہے، پس اسے یہ بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ وہ کس سے سرگوشی کر رہا ہے۔ تم ایک دوسرے پر اونچی آواز سے قرآن نہ پڑھو۔''

ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ مسجد میں ایسی اونچی آواز سے قرآن پاک کی تلاوت

---

[1] ابو داؤد، کتاب الصلاۃ باب فی رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل: ۱۳۳۲.

[2] مسند احمد: ۲/ ۶۷، ۳۶، ۱۲۹ اس کی سند صحیح ہے فقہ السنہ: ۱/ ۲۲۱).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ممنوع ہے جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہو۔ لہٰذا جب قرآن کی بلند آواز سے ایسی تلاوت ممنوع ہے جو نمازیوں کی نماز خراب کرے اور تشویش کا باعث ہو تو چندے وغیرہ کے لیے ایسا اعلان کیسے جائز ہوگا جس سے ذکر واذکار، تلاوت اور نماز میں خلل واقع ہوتا ہو۔

نبی مکرم ﷺ بیت اللہ میں جب نماز ادا فرماتے تو کفار بلند آواز سے سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تاکہ آپ ﷺ دل جمعی واطمینان سے نماز ادا نہ کرسکیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّ تَصْدِيَةً فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ (الانفال : ۳۵)

''اور ان کی نماز بیت اللہ کے پاس صرف یہ تھی سیٹیاں بجانا اور تالیاں مارنا، سو عذاب کا مزہ چکھو جو تم کفر کرتے تھے۔''

اس آیت کریمہ سے کم از کم یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عبادت کرنے والے کی عبادت میں مخل ہونا مسلمان کا شیوہ نہیں بلکہ کفار کا ہے۔ اور ہر وہ حرکت جو نمازیوں کے لیے نقصان وضرر کا باعث ہو وہ مسجد میں ناجائز وحرام اور عذاب کا باعث ہے۔

نابالغ بچوں کا مسجد میں آنا:

مساجد میں نابالغ لڑکے اور لڑکیوں کا آنا شرعاً جائز ومستحب ہے جبکہ وہ پاک وصاف ہوں۔ سیدنا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي الْعَاصِ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا)) [1]

''رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کو اٹھائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے جو کہ ابو العاص بن ربیعہ کی بیٹی تھیں۔ جب آپ ﷺ سجدے میں

[1] بخاری، کتاب الصلاۃ باب اذا حمل جاریة صغیرة علی عنقه فی الصلاۃ: ۵۱٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے تو اسے نیچے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔"

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ)) ❶

"میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو ارادہ کرتا ہوں کہ قراءت لمبی کروں، پس میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کو مشقت میں ڈال دوں گا۔"

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ بِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ)) ❷

"نماز کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچے کی اپنی ماں کے ساتھ رونے کی آواز سنتے تو چھوٹی سورت کی تلاوت کرتے۔"

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ صریحہ سے معلوم ہوا کہ بچوں کو مسجد میں لانا جائز ہے لیکن یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بچے صاف ستھرے ہوں، مسجد میں گندگی وناپاکی نہ پھیلے۔

اگر بچے مسجد میں شور وغوغا کریں، نمازیوں کے لیے تشویش کا باعث بنیں تو ایسی صورت میں بچوں کو مسجد میں لانے سے اجتناب بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ چھوٹے بچوں کو مسجد میں لانا جائز تو ہے لیکن واجب نہیں اور امر جواز پر اصرار کرنا درست نہیں بالخصوص جب مسجد میں بچوں کی بنا پر جھگڑا وفساد وغیرہ کھڑا ہو تو جواز پر اصرار کرنا مکروہ ہوگا۔

دورانِ نماز جیب میں روپے رکھنے کا حکم:

اس بات میں قطعاً شبہ نہیں کہ جاندار کی تصویر شرعاً حرام ہے اور اس پر نصوص قطعیہ،

❶ بخاری، کتاب الأذان، باب من أخف الصلاۃ عند بکاء الصبی: ۷۰۷.

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الأئمة بتخفیف الصلاۃ فی تمام ۴۷۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث صحیحہ وحسنہ کتاب وسنت میں موجود ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا:

((إِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ)) ❶

''بے شک اللہ کے ہاں انسانوں میں سے سخت ترین عذاب کے مستحق تصویر بنانے والے ہوں گے۔''

اور ایسی جگہ جہاں تصاویر آویزاں ہوں، عبادت کرنا درست نہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ))

''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں داخل ہونے سے انکار کیا اس میں (مشرکین) کے معبود تھے آپ نے انہیں نکالنے کا حکم دیا تو انہیں نکال دیا گیا، اس میں سے ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی تصاویر بھی نکالی گئیں ان دونوں کے ہاتھ میں تیر تھے۔'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ان مشرکین کو تباہ کرے، یقیناً انہیں علم ہے کہ ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے تیروں کے ذریعے کبھی فال نہ نکالی تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے آپ نے اس کے مختلف کونوں میں اللہ اکبر کہا اور باہر نکل آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز نہیں پڑھی۔ ❷

---

❶ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامۃ: (۵۹۵۰).

❷ صحیح البخاری کتاب المغازی: (۴۲۸۸) وکتاب الحج (۱۶۰۱) وکتاب الصلوٰۃ (۳۹۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی مکرم ﷺ پر نازل شدہ شریعت میں تصویر بنانا قطعی حرام، اور انہیں عبادت گاہوں میں آویزاں کرنا عیسائیت کی پیروی ہے اور جس جگہ آویزاں ہو، وہاں عبادت کرنا درست نہیں۔ البتہ رہی یہ بات کہ تصویر ہماری جیب میں بھی ہوتی ہے تو کیا اس سے نماز میں خلل واقع ہوتا ہے یا نہیں۔ اس کے بارے میں چند ایک باتیں قابل توجہ ہیں۔

(۱)......نوٹوں اور سکوں پر تصاویر حکومت شائع کرتی ہے اور وہ اس کی ذمہ دار ہے اور اللہ کے ہاں جواب دہ ہوگی۔

(۲)......ان نوٹوں اور سکوں کو اس ملک میں رہتے ہوئے استعمال کرنا ہماری مجبوری ہے کیونکہ ہر قسم کی خرید وفروخت کا دارومدار انہی نوٹوں اور سکوں پر منحصر ہے۔

(۳)......اگر عبادت کے وقت مساجد وغیرہ میں انہیں باہر نکال کر رکھیں تو دولت کے ضیاع کا قوی اندیشہ ہے۔

شریعت اسلامی میں اضطراری کیفیت میں حکم شرعی تبدیل ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (البقرۃ: ۱۷۳)

''جو شخص مجبور ہو، بغاوت کرنے والا اور حد سے بڑھنے والا نہ ہو، اس پر حرام کھانا گناہ نہیں۔''

لہٰذا جیب میں نوٹ اور سکے ایک تو پوشیدہ اور چھپے ہوتے ہیں، عبادت کے وقت سامنے نہیں ہوتے جس کی وجہ سے عبادت میں خلل نہیں آتا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ ہماری مجبوری ہے اور بامر مجبوری گناہ نہیں۔ لہٰذا اقرب الی الصواب بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ جیب میں اگر روپے ہوں تو نماز ادا کرنے میں خلل نہیں کیونکہ تصاویر اگر سامنے یا عبادت والے کمرے میں آویزاں ہوں تو وہاں نماز ادا نہیں کرنی چاہیے تاوقتیکہ اس مکان یا کمرے کو تصاویر سے پاک کر دیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوتے پہن کر نماز:

جوتے اگر پاک وصاف ستھرے ہوں، ان کے نیچے گندگی نہ ہو تو پھر ان میں نماز پڑھنا درست ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((إِذَا جَآءَ أَحَدُكُمُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرُ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا)) ❶

''جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد کی طرف آئے تو وہ دیکھے اگر اس کے جوتوں میں کوئی گندگی وغیرہ لگی ہو تو اسے صاف کرے اور ان میں نماز پڑھے۔''

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ)) ❷

''یہودیوں کی مخالفت کرو، وہ اپنے جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔''

یہ حکم وجوب کے لیے نہیں کیونکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ آپ ﷺ ننگے پاؤں بھی اور جوتوں میں بھی نماز پڑھتے تھے۔ ❸

معلوم ہوا کہ جوتے پہن کر بھی نماز پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ جوتوں میں کوئی گندگی وغیرہ نہ لگی ہو۔ لیکن اب ہماری مساجد پکے فرشوں والی ہوتی ہیں جن میں قالین اور دریاں وغیرہ بچھی ہوتی ہیں۔ ان میں جوتوں سمیت نماز کا مطلب صفائی کی بجائے مزید گندگی پھیلانا ہوگا، جو کہ شریعت مطہرہ کی تعلیمات کے منافی ہے۔ اس لیے ایسی مساجد میں جوتوں سمیت نماز پر اصرار کرنا درست نہیں۔ ویسے بھی ایک ایسا مسئلہ کہ جس میں جواز ہو، وجوب نہ ہو تو جواز پر اصرار کرنا بسا اوقات کراہت کے زمرے میں آسکتا ہے اور اگر جوتوں سمیت نماز پر اصرار سے اختلاف پیدا ہوتا ہو، جماعت میں تفرقہ اور نفرت پیدا ہو رہی ہو تو پھر ایسے کاموں سے بچنے کی اور زیادہ کوشش کی جائے۔

---

❶ ابوداؤد، کتاب الصلوة، باب الصلوة فی النعل: ٦٥٠.

❷ ابوداؤد: ٦٥٢. ❸ ابوداؤد: ٦٥٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مغرب کے بعد صلوٰۃ الاوابین ہے؟:

نماز مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرنے کو صلاۃ الاوابین قرار دینا رسول اکرم ﷺ سے ثابت نہیں۔ بعض احناف نے ان چھ رکعات کو صلاۃ الاوابین کہا ہے۔

حالانکہ یہ بات صحیح احادیث کے خلاف ہے۔ صحیح احادیث میں صلاۃ الضحیٰ کو ہی صلاۃ الاوابین کہا گیا ہے جیسا کہ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمُضُ الْفِصَالُ)) ❶

''بلا شبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صلاۃ الاوابین کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں ریت میں گرم ہونے لگتے ہیں۔''

اس مسئلہ میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یُحَافِظُ عَلٰی صَلَاۃِ الضُّحٰی اِلَّا اَوَّابٌ قَالَ وَھِیَ صَلَاۃُ الْاَوَّابِیْنَ)) ❷

''نماز ضحیٰ کی اواب ہی حفاظت کرتا ہے اور پھر فرمایا: یہی صلاۃ الاوابین ہے۔''

دوران سفر ادائیگی نماز:

گاڑی کا ڈرائیور جو ہر وقت سفر میں رہتا ہے نماز کس طرح ادا کرے؟

ڈرائیور شخص جب تک گاڑی چلاتا ہے اور سفر میں رہتا ہے تو وہ مسافر ہے اور نماز قصر ادا کرے گا۔ جب وہ اپنے گھر میں آئے گا تو پوری نماز ادا کرے گا کیونکہ یہاں وہ مقیم ہے اور گاڑی چلانے کے وقت وہ سفر میں ہے اور سفر کی نماز قصر ہے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب صلاۃ الأوابین حین ترمض الفصال: ١٤٤، ١٤٣/ ٧٤٨٩.

❷ المستدرك للحاكم: (١٢٢٣) ١/ ٦٢٢ ط جدید صحیح ابن خزیمه: ١٢٢٤.

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آیئے قرآن پڑھیں

قرآن فہمی کی منزل قریب سے قریب تر

- قرآن کریم کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کے لیے
- انتہائی آسان اور مفید انداز
- لفظی ترجمہ از شاہ رفیع الدین
- بامحاورہ ترجمہ از مولانا محمد جونا گڑھی
- رنگوں کے استعمال سے ہر لفظ نمایاں
- قرآن کریم کا انتہائی خوبصورت خط

عالم اسلام کے عظیم محدث علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآراء کتاب

سلسلۃ احادیث صحیحہ (اردو)

گلستان حدیث سے صحیح احادیث کا انتخاب

مکتبہ قدوسیہ کی روایت

کا پہلی بار اردو ترجمہ اور فوائد

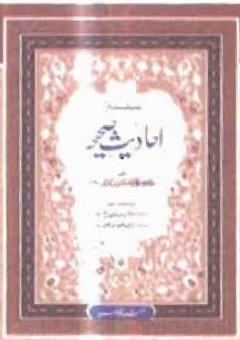

تالیف خالد محمد سعید باقرین

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک منفرد کتاب

مشکوٰۃ النبوۃ

جس میں صحیح احادیث کا اہتمام کیا گیا ہے

- حوالہ جات میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے خصوصی استفادہ
- نسب مبارک محمد ﷺ کو نقشہ سے ظاہر کیا گیا

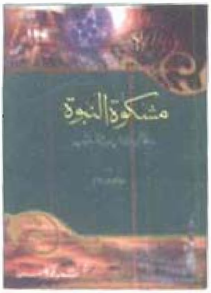

مکتبہ قدوسیہ
غزنی سٹریٹ ◉ اردو بازار ◉ لاہور ◉ پاکستان

Tel: 42-37351124 , 37230585
E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com
Find us on Facebook